بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

[illegible]

الحمد للہ

کہ دنیا میں نہاں صفت اقرآن بفضل

ایک ممتاز تحفہ عجائب و عجیب غرائب الی الیوم

مقبول بارگاہ شاہ کونین حضرت محمد رسول اللہ

مسمّٰی بہ

مجموعہ صلوات الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

جلد اوّل — ۱ تا ۶ پارے

[illegible]

حضرت خواجہ خواجگان خواجہ محمد عبدالرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ساکن چھوہر شریف ضلع ہری پور

صوبہ سرحد پاکستان

روضۂ مبارک قلبِ زماں خواجہ احمد شاہ سریکوٹی رح خلیفہ غوث الزماں حضرت خواجہ عبدالرحمٰن چھوہروی رحمۃ اللہ علیہ (شتالو شریف سریکوٹ)

دار العلوم اسلامیہ رحمانیہ ہری پور ہزارہ

مدرسہ طیبّیہ سُنّیہ چٹاگانگ (اندرُونی منظر)

مدرسہ طیبّیہ اسلامیّہ سُنیہ چٹاگانگ (بیرونی منظر)

مدرسہ طیبیّہ ودودیّہ سُنّیہ ۔ چندرگھونا ۔ چٹاگانگ

مدرسہ قدّوسِیہ طیبیّہ محُمّدپوُر ۔ ڈھاکہ

نام کتاب __________ مجموعہ صلوات الرسول

مولف __________ غوث زماں حضرت خواجہ عبدالرحمٰن چھوہروی رحمتہ اللہ علیہ

مترجم __________ شیخ الحدیث مولانا محمد اشرف سیالوی مدظلہ

پروف ریڈنگ __________ ممتاز احمد سدیدی

طبع __________ چہارم (۱۴۱۶ھ / ۱۹۹۵ء)

باہتمام

۱) حضرت سید محمد طاہر شاہ صاحب مدظلہ العالی سجادہ نشین دربار عالیہ قادریہ سریکوٹ شریف ہزارہ

۲) الحاج صاحبزادہ پیر سید صابر شاہ صاحب مدظلہ العالی سابق وزیر اعلیٰ سرحد

فہرست مجموعہ صلوات الرسول ﷺ

حمد و ثناء .... بقلم حضرت علامہ عصمت اللہ سریکوٹی... ص ۷

فضائل درود و سلام .... بقلم شیخ الحدیث علامہ محمد اشرف سیالوی... ص ۱۳

تذکرہ حضرت غوث زمان چھوہروی .... بقلم شیخ الحدیث علامہ محمد اشرف سیالوی.... ص ۵۵

مختصر حالات و کمالات حضرت خواجہ عبدالرحمٰن چھوہروی .... بقلم علامہ سید عصمت اللہ سریکوٹی........ ص ۵۹

مقدمہ مجموعہ صوات الرسول .... بقلم علامہ سید عصمت اللہ سریکوٹی........ ص ؍؍

فضائل درود شریف .... بقلم علامہ سید عصمت اللہ سریکوٹی........ ص ۷۵

حالات شیخ المشائخ حضرت علامہ سید احمد قادری سریکوٹی (عربی/اردو) .... ص ۸۷

شجرہ عالیہ قادریہ .... ص ۹۳

الجزء الاول (پہلا پارہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور و ظہور کے بارے میں........ ص ۱۰۳

الجزء الثانی (دوسرا پارہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ و سلام کے بارے میں........ ص ۱۸۷

الجزء الثالث (تیسرا پارہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن اور اعضاء کے بارے میں..... ص ۲۷۱

الجزاء الرابع (چوتھا پارہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس کے بارے میں........ ص ۳۳۵

الجزء الخامس (پانچواں پارہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حسب و نسب کے بارے میں... ص ۴۳۹

الجزء السادس (چھٹا پارہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف اور عظمت کے بارے میں... ص ۵۲۳

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حمد و ثناء

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ط **ترجمہ:** زمین و آسمان میں جتنی مخلوق ہے سب اللہ سبحانہ، کی پاکی بیان کرتی ہے وہ زبردست حکمت والا ہے۔ ”وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰکِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ“ **ترجمہ:** جاندار و غیر جاندار موجودات سب کے سب اللہ کی پاکی حمد کے ساتھ بیان کرتے ہیں، مگر تم ان کے طریقہ عبادت و محبت کو نہیں سمجھتے ہو۔ وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ یَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ۔ **ترجمہ:** اگر زمین کے تمام درخت قلم ہوں اور موجودہ دریا سیاہی ہوں جنّ و انس و ملک کاتب ہوں اور یہ سب لوگ خدا کی خوبیاں اور حمد و ثنا لکھیں پھر موجودہ دریا ختم ہو کر دوسرے ایسے سات دریا تحریرِ حسن و جمال محبوب کے لیے مدد کریں۔ غرض ان تمام قلموں اور ساری سیاہیوں سے اللہ کی باتیں لکھی جاویں پھر بھی خدا کی حمد و ثنا کی باتیں خلاص نہ ہوں۔ بلاشک اللہ زبردست حکمت والا ہے۔ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّیْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ۝ **ترجمہ:** اے نبی لوگوں سے کہہ دو کہ اگر میرے پروردگار کی ملاحتِ صفاتی و کمالِ ذاتی کی باتیں لکھنے کے لیے سمندر کا پانی سیاہی کی جگہ ہو تو بھی دریا سیاہی کا خلاص ہو جائے قبل اس کے کہ میرے پروردگار کی باتیں خلاص ہوں اگرچہ ہم اس کے مثل دوسرا دریا اس کی مدد کے لیے لاویں۔ ذات واجب الوجود اعنی ہویّت مجتت معرّا عن الصفات وراء الوراء عن الادراک ہے۔ قوۃ عقلیہ انسانیہ ناسوتیہ و قوتِ عقلیہ ملکیہ نوریہ وقوتِ عقلیہ جنیۂ ناریہ اس کے کنہہ کے ادراک سے عاجز ہے لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ یُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَقَدْ قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ فَهُوَ تَعَالٰی وَرَاءَ جَمِیْعِ الْاَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ وَوَرَاءَ جَمِیْعِ الشُّیُوْنِ وَالْاِعْتِبَارَاتِ وَوَرَاءَ

الظُّهُورِ وَالْبُطُوْنِ وَوَرَاءَ الْبُرُوْزِ وَالْكُمُوْنِ وَوَرَاءَ التَّجَلِّيَاتِ وَالظُّهُوْرَاتِ وَوَرَاءَ الْمُشَاهَدَاتِ وَالْمُكَاشَفَاتِ وَوَرَاءَ كُلِّ مَحْسُوْسٍ وَّمَعْقُوْلٍ وَوَرَاءَ كُلِّ مَوْهُوْمٍ وَّمَتَخَيَّلٍ فَهُوَ سُبْحَانَهٗ وَرَاءَ الْوَرَاءِ ثُمَّ وَرَاءَ الْوَرَاءِ ؎

اے برادر بے نہایت درگہیست
ہرچہ بروے میرسی بروے مائیست

وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا۔

ترجمہ: اور جب موسیٰ ہمارے وقت مقررہ پر کوہِ طور پر آئے اور ان کے پروردگار نے ان سے باتیں کیں تو موسیٰ نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار تو اپنے کو دکھا کہ میں تیری طرف ایک نظر دیکھوں تو خداوند نے فرمایا تم ہم کو ہرگز نہ دیکھ سکوگے مگر ہاں اس قوی و سخت طور پہاڑ کو دیکھو اس پر اپنے حسن کا پرتو نمودار کرتا ہوں اگر وہ میری ملاحت کو دیکھ کر ہوش و قرار قائم رکھ سکا تو تم بھی میرے حسن و جمال کو عنقریب دیکھ لوگے۔ پھر جب موسیٰ کے رب نے پہاڑ کو اپنے جمال کا جلوہ دکھا دیا تو پہاڑ کو اس نے چکنا چور کر دیا پہاڑ کی بیقراری پہاڑ کا وجد و جذبۂ عشقیہ دیکھ کر موسےٰ بے قرار و مدہوش ہو کر گر پڑے ؎

جسم خاک از عشق برافلاک شد — کوہ در رقص آمد و چالاک شد
عشق جانِ طور آمد عاشقا — طور مست و خرّ موسیٰ صاعقا
کوہِ طور از نورِ موسیٰ شد برقص — صوفیِ کامل شد و رست او ز نقص
یا الٰہی چشمِ بینائے بدہ — در سرم از عشق سودائے بدہ
آتش افگن در دلم مانند طور
شعلہ برخیزد بگردد زنگ دور

نعتِ سرورِ دوعالم صلّی اللہ علیہ وسلّم

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

ترجمہ: اے لوگو خدا کا رسول تم نوعِ انسان میں سے ہو کر تمہارے پاس آیا جس بات سے تم تکلیف میں پڑو وہ

بات ان کو ناگوار ہے۔ تمہارے دارینی بھلائیوں کے آرزو مند ہیں۔ خاص کر ایمان والوں پر تو نہایت شفیق و مہربان ہیں ؛ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ترجمہ : ہم نے تیری ذات بابرکات کو اے نبی تمام مخلوق کے لیے اپنی محبّت و رحمت کا نمونہ بنا کر ان کی طرف بھیجا ہے ؛ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ترجمہ : ہم نے تیرے قلب سے حُجُب ظلمانی نورانی اٹھا کر آپ کو ایسا انشراح صدر عطا کیا کہ جس سے علوم اولین و آخرین نصیب ہوئے جس ثقالت بشری و کثافت عنصری نے آپ کے کمر ہمّت کو قبل از نبوت توڑ دیا تھا، بعد از نبوت ان اوزار و حجُب کو اٹھا کر ایسی نورانیت و ہمت عطا فرمائی کہ جملہ انبیاء و ملائکہ پر سبقت لے گئے یعنی معراج نصیب ہوئی اور ہم نے تیرے جمال ظاہری و کمال باطنی کو بآوازِ بلند تمام عالم میں شہرت دے دی ؛ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ترجمہ : اے نبی ہم نے بذریعۂ نور و توحید کے ایسی قوت روحانی آپ کو عطا کی ہے کہ نری جسمانی طاقت کو اس نے صاف طور پر مفتوح و مغلوب کر دیا ہے حتّٰی کہ اسی جذبۂ توحید یہ کے ذریعہ قبل از نبوت بشری و عنصری جتنی کمزوریاں آپ میں موجود تھیں اللہ نے سب دور کریں۔ اور اللہ نے اپنی نعمت کو یعنی علوم اولین و آخرین اجمالاً و تفصیلاً کامل طور پر آپ کو عطا کئے۔ صراطِ شریعت کاملہ جو قوت روحانی و قوتِ جسمانی ہر دو کا منبع و سرچشمہ ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کو دکھایا اور صراطِ مستقیم کے اتباع کے باعث اللہ پاک نے آپ کو زبردست نصرت و غلبہ عطا کیا ؛ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ترجمہ : اللہ پاک اور اس کے فرشتے اظہار محبت کے لیے تحفۂ درود بھیجتے ہیں نبی پر اے ایمان والو تم بھی اِکمال ایمان و غفرانِ معاصی و اظہارِ محبت کے لیے تحفۂ درود و سلام اس نبی پر ضرور بھیجا کرو ؛ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ترجمہ : لوگو محمد صلی اللہ علیہ وسلم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں مگر اللہ پاک کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کے نگینہ ہیں ؛ وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ وَّاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ترجمہ : اے نبی بیشک آپ کے لیے اس تبلیغ رسالت پر ایسا اجر ہے جو کبھی ختم ہونے والا نہیں اور بلا شک آپ اخلاقِ حسنہ کے اعلیٰ سے اعلیٰ پیمانہ پر ہیں ؛ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ترجمہ : اور عنقریب اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا رب آپ کو ایسی نعمت عطا کرے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے ؛ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ترجمہ : اے نبی نزدیک ہے وہ وقت کہ تیرا رب تجھ کو مقامِ محمود میں کھڑا کرے گا ؛ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ

عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ۝ ترجمہ: اے نبی اللہ پاک نے آپ پر قرآن حکیم اتارا اور آپ کو وہ وہ علوم سکھائے جن کو آپ قبل از نبوت نہیں جانتے تھے اور اللہ کا فضل و کرم آپ پر بہت زیادہ ہے ٭ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ترجمہ: اے نبی سب لوگوں کو کہہ دو کہ اگر تم اللہ کے ساتھ رشتہ محبت کو جوڑنا چاہتے ہو تو میری تابعداری کرو پھر اللہ پاک بھی تم کو پیار کرے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا ٭ قُلْ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا ترجمہ: اے نبی تمام اولادِ آدم کو کہہ دو کہ مجھے اللہ پاک نے تم سب کی طرف ہدایت کے لیے بھیجا ہے ٭ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْ اُنْزِلَ مَعَهٗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ ترجمہ: جو لوگ ایسے رسول نبی امیّ کا اتباع کرتے ہیں جن کی تعریف کو یہ لوگ اپنے پاس توریت و انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں نیک باتوں کا انہیں حکم کرتے ہیں اور بُری باتوں سے انہیں روکتے ہیں اور پاک چیزوں کو ان کے لیے حلال خبیث چیزوں کو ان پر حرام کرتے ہیں اور اہلِ کتاب پر ان کی شریعت میں جو جو بوجھ اور تکالیفِ شاقہ لادے گئے تھے یہ نبی ان سے اٹھاتے ہیں تو ایسے موصوف بہمہ اوصافِ حمیدہ پیغمبر پر جو لوگ ایمان لائے اور ان کی حمایت و مدد کی اور جو نورِ ہدایت قرآن ان پر اتارا گیا اس کی اتباع کی ایسے خوش نصیب لوگ پوری فلاح پانے والے ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے پوچھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کے اخلاق کیسے تھے آپ نے فرمایا تم نے قرآن نہیں پڑھا ہے۔ جو کچھ قرآن میں ہے وہی خُلق و عادتِ محمدی ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ عالمِ اجسام میں حضور صلی اللہ علیہ وسلّم صفتِ علیۂّ الہیہ کا مجسم نمونہ ہیں اہلِ توحید و معرفت کا بھی یہی مذہب ہے کہ ذاتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ظہور کنز مخفی و بطن بطون کے لیے من حیث العلم تعینِ اوّل ہیں۔ آپ مرتبۂ امکان میں بشر ہیں آپ عبد ہیں۔ آپ امّی ہیں آپ مسکین ہیں آپ صاحبِ حصیر و کارہ تخت و سریر ہیں آپ صاحبِ کلام اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ ہیں آپ دائرۂ انبیاء و رسل و ملائکۂ مقربین کے مرکز و قطب ہیں آپ صاحب معراج ہیں آپ صاحبِ مقامِ محمود ہیں۔ آپ صاحبِ شفاعتِ کبریٰ ہیں آپ صاحبِ کوثر ہیں آپ ہی رحمۃ للّعٰلمین ہیں آپ قرآنِ ناطق ہیں آپ باعثِ ارسالِ رُسل ہیں آپ باعثِ انزالِ قرآن توریت و زبور و صحف باقی ہیں۔ آپ عرش کرسی

بیت المعمور، مسجد اقصےٰ، مسجد حرام سے افضل ہیں آپ کو باعتبار علم کے جبرائیل، میکائیل، عزرائیل، اسرافیل پر ایسی فضیلت و ترجیح ہے جیسے بحر محیط کو قطرہ پر آپ صاحبِ علومِ اوّلین و آخرین ہیں آپ مصاحبِ فقراء و مساکین ہیں آپ استادِ دنیا و دین ہیں آپ لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ کے مخاطَب ہیں آپ صاحب لیلۃ القدر ہیں آپ یوسف علیہ السلام سے زیادہ حسین ہیں آپ کنواری پردہ داروں سے زیادہ شرمگین ہیں آپ حورانِ جنان کے محبوبِ نازنین ہیں آپ وجوب و امکان کے برزخ ہیں آپ ہویتِ بحت کے صفتِ اولے ہیں آپ دائرۂ امکان کے ہیولے ہیں ؎

مرحبا اے فیض بخشِ کائنات یافت ترکیب از وجودِ تو حیات
اے کہ بودی در حریم لامکان چوں جدا گشتی بگو رازِ نہاں
مرحبا اے بلبلِ باغِ کہن از گلِ رعنا بگو با ما سخن
غرق بودی در محیطِ ذات پاک از تو روشن شد چرا این تیرہ خاک
در زماں ہفت آسماں راطے کنی
مرکبِ حرص و ہوا راپے کنی

آپ تخم نخلِ مراد ہیں آپ ہی نخلِ مراد و مقصود کے پھل ہیں آپ معلولِ اول واجب تعالیٰ کے ہیں آپ علّتِ تامّۂ ممکنات ہیں آپ حسنِ احد کے خال احمد ہیں آپ آئینہ جمالِ ذات کے محمّد ہیں۔ آپ مرکزِ وجوب کے دائرۂ اولیٰ ہیں آپ دائرۂ امکان کے قطبِ اعلیٰ ہیں ؎

آفریدہ حق ترا از نورِ ذات تا شناسم ذاتِ او را از صفات
يَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَيَا سَيِّدَ الْبَشَرْ مِنْ وَّجْهِكَ الْمُنِيْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرْ
لَا يُمْكِنُ الثَّنَاءُ كَمَا كَانَ حَقُّهٗ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر!

صلوا عليه وسلموا تسليما

أيها الذين آمنوا

فضائل دُرود شریف

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی خُصُوْصًا عَلٰی اَفْضَلِ رُسُلِہٖ وَسَیِّدِ الْاَنْبِیَآءِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الْبَرَرَۃِ التُّقٰی وَالنَّقٰی وَالتَّابِعِیْنَ لَھُمْ بِالْاِحْسَانِ اِلٰی یَوْمِ الْجَزَاءِ۔ اَمَّا بَعْدُ! اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ط

نبی اکرم رسول معظم صلّی اللہ علیہ وسلّم پر دُرود و سلام بھیجنا بہت بڑی عبادت بھی ہے اور سعادت بھی۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تقرب کا ذریعہ و وسیلہ ہے تو بارگاہِ رسالت میں حضور و شہود کا بھی۔ ربِ محمّد صلّی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے رفعتِ درجات، محوِ سیئات اور حصولِ حسنات کا موجب ہے تو محمّد کریم علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم کی طرف سے حصولِ دیدار اور جوابی تسلیمات و دعوات کا اور روزِ محشر اللہ تعالیٰ کے سایۂ عرش میں راحت و سکون کے حصول کا باعث ہے تو رحمتِ مجسم کے قرب اور ظلِ عاطفت کے حصول کا بھی ہم سطورِ ذیل میں صلواۃ و سلام کی اہمیت۔ اس کے فضائل و فوائد اور ثمرات و برکات اور نہ پڑھنے کی نحوست اور محرومی۔ اس کے پڑھنے کے موزوں و مناسب مقامات نیز غیر موزوں اور نامناسب مقامات اور اس کے صیغوں کے خصوص و عموم اور تعین یا اذنِ عام کے متعلق مختصراً عرض کریں گے تاکہ اس عظیم عبادت و سعادت کے دلدادگان کے لیے مزید ترغیب و تحریص کا سامان مہیا ہو تو اہلِ غفلت و کسالت اور محروموں کے لیے توبہ و انابت کا موجب ہو وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ۔

صلواۃ و سلام کی اہمیّت و ضرورت اور وجوہِ فضیلت

اوّل:

صلواۃ و سلام کی اہمیّت و ضرورت اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں واضح فرمادی ہے۔ پہلے اپنا عمل اور اپنے تمام

ملائکہ کا عمل انتہائی تاکیدی انداز میں بیان فرما کر اور اس پر مداومت اور مواظبت بیان فرما کر پھر اہل اسلام و ایمان کو خطاب کرکے فرمایا کہ میرے نبی پر صلوٰۃ بھیجو اور سلام جیسے کہ سلام بھیجنے کا حق ہے تو اس سے اس امر کی اہمیت اور قدر و قیمت روز روشن کی طرح نمایاں ہو جاتی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ جو ان کا خالق و مالک اور معبود و مسجود ہے اور نوری اور معصوم ملائکہ جو بلند و بالا مقامات و مناصب اور درجات و مراتب کے مالک اور آسمان آشیاں ہیں وہ درود بھیجتے رہتے ہیں تو تم جو ان سے ایمان و ایقان کی خیرات لینے والے ہو اور ان کی غلامی کے صدقے دینوی اور اخروی فوز و فلاح حاصل کرنے والے ہو تمہارے لیے ان پر دُرود و سلام بھیجنا انتہائی اہم فریضہ ہے اور لازمی امر ہے۔

دوم :

نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم ہمارے روحانی مربی ہیں اور حیاتِ قلب و روح عطا کرنے والے ہیں بلکہ حیاتِ ابد اور اخروی راحتوں اور نعمتوں کے حصول کے وسیلہ و ذریعہ اور شریعتِ مطہرہ میں جسمانی حیات اور بدنی تربیت کرنے والے والدین کے ساتھ احسان و مروت سے پیش آنا اور ان کی خدمت کرنا لازم ہے کَمَا قَالَ تَعَالٰی وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا اور ان کے لیے دعائیں کرنا کَمَا قَالَ تَعَالٰی حِکَایَةً عَنْ نُوْحٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ الآیۃ وَقَالَ تَعَالٰی اٰمِرًا قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا۔ تو اس عظیم محسن و مربی کی خدمت اور آپ کے لیے دُرود و سلام کی صورت میں دُعا کرنا لازم و ضروری ہے تاکہ ان کے عظیم احسانات کا کچھ نہ کچھ شکریہ ادا ہو جائے۔

سوم :

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰهَ مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا نہیں کرتا۔ جب عوام الناس کے عام قسم کے احسانات پر ان کا شکر ادا کرنا لازم ہے تو سید الخلق علی الاطلاق کے عظیم ترین اور ان گنت احسانات کا شکریہ ادا کرنا بطریق اولیٰ لازم و ضروری ٹھہرا اور جب عوام الناس کے احسانات کا شکر ادا نہ کرنے والا رب تبارک و تعالیٰ کی ادائیگی شکر سے محروم ہے تو اس محسنِ خلائق اور محبوبِ خداوند تعالیٰ کا شکر ادا نہ کرنے والا یقیناً حرماں نصیب ہو گا اور آپ کے شکریہ کی بہترین صورتوں میں سے صلوٰۃ و سلام کا نذرانہ پیش کرنا بھی ہے لہٰذا آپ پر صلوٰۃ و سلام بھیجنا لازمی اور ضروری ہے۔

چہارم :

درود و سلام اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا اہم ذریعہ ہے کیونکہ اس میں اس کے محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ توسل ہے اور خود اس نے توسل کا حکم دیا کما قال "وَابْتَغُوْٓا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ" اور کوئی وسیلہ محبوب

کریم علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے قریب تر اور اس کے ہاں عظیم تر نہیں ہے۔ مطالع المسرات میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السّلام کی طرف وحی فرمائی۔ یَا مُوْسٰی اَتُرِیْدُ اَنْ اَکُوْنَ اَقْرَبَ اِلَیْكَ مِنْ کَلَامِكَ اِلٰی لِسَانِكَ وَمِنْ وَسْوَاسِ قَلْبِكَ اِلٰی قَلْبِكَ وَمِنْ رُوْحِكَ اِلٰی بَدَنِكَ وَمِنْ نُوْرِ بَصَرِكَ اِلٰی عَیْنِكَ قَالَ نَعَمْ یَارَبِّ قَالَ فَاَکْثِرِ الصَّلٰوۃَ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ اے موسیٰ کیا تمہاری خواہش و آرزو ہے کہ میں تجھ سے زیادہ قریب ہوں بنسبت تمہارے کلام کے تمہاری زبان سے اور بنسبت تمہارے قلبی خیالات کے تمہارے قلب سے اور بنسبت تمہاری روح کے تمہارے بدن سے اور بنسبت تمہارے نور نگاہ کے تمہاری نگاہ و بصر سے تو انہوں نے عرض کیا ہاں اے میرے پروردگار تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم پر زیادہ سے زیادہ درود و صلوٰۃ بھیجا کرو۔

نیز درود و سلام اللہ تعالیٰ کے ہاں اس قدر مقبول وسیلہ ہے کہ جس دعا کے اوّل و آخر درُود شریف پڑھا جائے وہ وہ فوراً اس کی بارگاہ میں قبولیت پاتی ہے ورنہ زمین و آسمان کے درمیان معلق رہتی ہے اور اُوپر جا ہی نہیں سکتی چہ جائیکہ شرف قبولیت پائے جیسے کہ حضرت عمر فاروق اور حضرت علی مرتضےٰ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ دُعَاءٍ اِلَّا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ السَّمَاءِ حِجَابٌ حَتّٰی یُصَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ فَاِذَا فُعِلَ ذٰلِكَ انْخَرَقَ الْحِجَابُ وَدَخَلَ الدُّعَاءُ وَاِنْ لَّمْ یُفْعَلْ ذٰلِكَ رَجَعَ الدُّعَاءُ اَخْرَجَہُ الْاَصْبَھَانِیُّ۔ (خصائص کبریٰ جلد ثانی ص۶۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر دُعا اور آسمان کے درمیان حجاب حائل ہوتا ہے جب تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر درُود و صلوٰۃ نہ بھیجی جائے اور جب درود بھیجا جائے تو وہ حجاب پھٹ جاتا ہے اور دعا مقام قبولیت میں داخل ہو جاتی ہے ورنہ واپس لوٹ آتی ہے۔

عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَلدُّعَاءُ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ فِیْہِ شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیْ عَلٰی نَبِیِّكَ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ خصائص کبریٰ جلد ثانی ص۶۵۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دعا زمین و آسمان کے درمیان روک دی جاتی ہے بالکل اُوپر نہیں چڑھ سکتی۔ جب تک اے دُعا مانگنے والے تو اپنے نبی صلّی اللہ علیہ وسلم پر درُود نہ بھیجے اور یہی مضمون قاضی اسماعیل نے حضرت سعید بن مسیّب سے نقل کیا ہے۔

سوال: تقرب الی اللہ اس کے حق کے ساتھ ہونا چاہیئے نہ کہ حق غیر کے ساتھ جبکہ صلوٰۃ و سلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کا حق ہے۔ لہٰذا اس میں مشغولیت سے تقرب الٰہی کا حصول کیونکر ہو سکتا ہے۔

جواب اوّل :

چونکہ صلواۃ وسلام کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اور اسے ایمان پر معلق فرما کر تقاضائے ایمان قرار دے دیا اور صلواۃ بھیجنے اور ملائکہ کے صلواۃ بھیجنے کا ذکر کر کے اقتداء واتباع کی ترغیب دی ہے لہٰذا اس میں مشغولیت اللہ تعالیٰ کے فرمان کی تعمیل وامتثال ہے اور موجبِ تقرب جیسے کہ ملائکہ کا آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنا حکم باری تعالیٰ کا امتثال تھا اور موجب تقرب اور ابلیس لعین کا اس سے اباء وامتناع موجبِ حرمان وخسران کذا فی مطالع المسرات

جواب ثانی :

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام میں چونکہ اللہ تعالیٰ سے رحمت اور لطف وکرم اور سلامتی وعافیت کی طلب و دعا ہوتی ہے اور دعا عین عبادت بلکہ روح اور جان عبادت ہے کَمَا قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اَلدُّعَاءُ ھُوَ الْعِبَادَۃُ وَقَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ۔ تو اس طرح صلواۃ وسلام میں مشغولیت گویا اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغولیت ہے لہٰذا یہ تقرب حق باری تعالیٰ میں مشغولیت کے ذریعے ہی پایا گیا۔

جواب ثالث :

درود وسلام میں جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہوتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کا بھی ذکر ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ذکر وہی ہوتا ہے جس میں اس کے محبوب کا ذکر بھی اس کے ساتھ کیا جائے جیسے کہ ابن عساکر نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ اللہ تعالیٰ نے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا قَرَنْتُ اسْمَكَ مَعَ اسْمِیْ فَلَا اُذْكَرُ فِیْ مَوْضَعٍ حَتّٰی تُذْكَرَ مَعِیْ۔ خصائص کبریٰ جلد ثانی ص۱۹۳۔ میں نے تمہارے نام کو اپنے نام کے ساتھ ملا دیا ہے لہٰذا میں کسی بھی مقام میں ذکر نہیں کیا جاؤں گا حتیٰ کہ تم میرے ساتھ ذکر کیے جاؤ گویا تمہارے ذکر کے بغیر اپنا ذکر قبول ہی نہیں کروں گا۔ اور ابن جریر۔ ابن ابی حاتم۔ ابو یعلیٰ۔ ابن حبان اور ابو نعیم نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے جبرئیل امین نے "وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ" کی تفسیر وتوضیح میں کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اِذَا ذُكِرْتُ ذُكِرْتَ مَعِیْ۔ جب مجھے یاد کیا جائے گا تو تمہیں میرے ساتھ یاد کیا جائیگا یعنی ہم دونوں کا ذکر اکٹھا ہوگا۔ اور ابو نعیم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا لَا اُذْكَرُ اِلَّا ذُكِرْتَ مَعِیْ خصائص جلد ثانی ص۱۹۶ و ۱۹۷۔ میرا ذکر نہیں کیا جائے گا مگر تمہارا ذکر میرے ساتھ کیا جائے گا بلکہ اللہ تعالیٰ اپنا ذکر قبول ہی اس وقت کرے گا جب محبوب کا ذکر اس کے ساتھ ہوگا۔

تو اس صورت میں بھی درود و سلام کے ساتھ تقرب کا حصول یقینی ہے اور اسے حق غیر کے ساتھ اشتغال قرار دینا غلط ہے۔

جواب رابع :

نبی الانبیاء صلی اللہ علیہ وعلیہم وسلم پر صلوٰۃ وسلام اللہ تعالیٰ کے ذکر و شکر پر بھی مشتمل ہے اور اس کے ارسال رسل اور بعثت انبیاء اور بالخصوص سید انبیاء کی بعثت و ارسال کے انعام عمیم اور احسان عظیم کی معرفت پر مشتمل ہے اور اس کے شکریہ پر کہ ان کی بدولت رب تعالیٰ کی معرفت حاصل ہوئی اور اس کے اسماء وصفات کی اور اس کی رضامندی کے اسباب کی اور اخروی اجور و انعامات کی تو اس طرح صلوٰۃ و درود گویا کل ارکانِ ایمان کو محیط ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کے وجوب وجود کا اقرار ہے جس سے دُعا کی جا رہی ہے اور اس کے جاننے ۔ سُننے کا بھی اور اس کی قدرت اور ارادہ و مشیت کا بھی اور کلام و دیگر صفات کا بھی اور ارسال رُسل اور ان کی تصدیق کا بھی اور ان سے کمال محبت کا بھی اور یہ سبھی اصول ایمان ہیں اور مدارِ اسلام تو اس طرح صلوٰۃ وسلام افضل ترین عبادت ہے۔" كَذَا قَالَ ابْنُ الْقَيِّمِ فِي جِلَاءِ الْأَفْهَامِ"
لہٰذا اس کے ساتھ تقرب حق باری تعالیٰ میں اشتغال و مصروفیت کے ذریعے ہی تقرب ہے ۔

جواب خامس :

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کا اور آپ کے لیے درود و سلام کا محرک و باعث اور سبب و موجب چونکہ آپ کا منصب نبوت و رسالت ہے اور اس جہت سے آپ کا ذکر اور آپ کی محبت اور تعظیم و توقیر اور اکرام و احترام اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے اور اس کی محبت اور اسی کی تعظیم و تکریم اور اسی کی عبادت کما قال تعالیٰ : " وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ "، جو شخص اللہ تعالیٰ کے شعائر کی تعظیم و تکریم کرے تو وہ دلوں کے تقویٰ اور توحید و ایمان میں سے ہے ۔ اور اسی حیثیت میں آپ کا بولنا اللہ تعالیٰ کا بولنا ہے " وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى "، اور آپ کی بیعت اللہ تعالیٰ کی بیعت ہے اور آپ کا ہاتھ گویا اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے ۔ قَالَ تَعَالَى : " إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ "، اور آپ کا مارنا اللہ تعالیٰ کا مارنا ۔ کما قَالَ تَعَالَى : " وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَكِنَّ اللّٰهَ رَمَى " اور آپ کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے ۔ کما قال تعالیٰ : " وَمَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ " اور آپ کی نافرمانبرداری اللہ تعالیٰ کی نافرمانبرداری کی طرح موجب ضلالت و گمراہی ہے " وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا " اور آپ کی اتباع اللہ کے ہاں محبوب بننے اور گناہوں کی میل کچیل سے پاک وصاف ہونے کی ضمانت ہے کَمَا قَالَ تَعَالَى : فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَغَيْرَ

ذٰلِكَ مِنَ الْاٰيَاتِ الْبَيِّنَاتِ" تو اس لحاظ سے بھی صلوٰۃ وسلام کے ساتھ تقرب کا جواز اور اس کا حصول شک و شبہ اور ریب و تردد سے بالاتر ہے۔

پنجم :

صلوٰۃ وسلام میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے اور جب کسی ہستی کا ذکر کثرت کے ساتھ کیا جائے تو اس کے ساتھ مناسبت اور قلبی ربط و تعلق اور محبت والفت پیدا ہوتی ہے اور مناسبت کاملہ اور محبت والفتِ تامہ حاصل ہونے پر محبوب کے ساتھ روحانی قرب اور جمعیت حالی حاصل ہو جاتی ہے تو اس طرح درود و صلوات اور تسلیمات کی وجہ سے دنیا و آخرت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب خاص اور ان کی معیت خاصہ کا شرف حاصل ہو جائے گا اور یہ معیت اور قرب عظیم سعادت ہے جیسے کہ حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ کو نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مانگ جو مانگنا ہے تو انہوں نے عرض کیا "اَسْئَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ" میں آپ سے یہ طلب کرتا ہوں کہ مجھے جنت میں اپنی رفاقت کا شرف بخشیں تو آپ نے فرمایا اَوَغَيْرَ ذٰلِكَ قَالَ هُوَ ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اس سے افضل اور بہتر کوئی شئے معلوم ہوتی ہے تو وہ مانگ لو تو انہوں نے عرض کیا نہیں میرا مطلوب و مدعا وہی ہے کہ آپکی رفاقت و معیت جنت میں بھی حاصل ہو جیسے کہ یہاں حاصل ہے ؎

تجھ سے مانگوں میں تجھی کو کہ سبھی کچھ مل جائے
سو سوالوں سے یہی ایک سوال اچھا ہے

اور درحقیقت یہی مدعا و مطلوب تمام مطالب و مقاصد سے ارفع و اعلیٰ ہے کیونکہ اس طرح بندہ اللہ تعالیٰ کے ان انوار و تجلیات سے بھی بہرہ ور اور مشرف ہو جائے گا جن کی اہلیت و صلاحیت صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے اور براہ راست کوئی ان کا متحمل نہیں ہو سکتا مگر آپ کی معیت و رفاقت کے حصول سے یہ عظیم شرف اور فضیلت بھی حاصل ہو جائے گی جیسے کہ حضرت سعدی نے ناچیز مٹی کی زبانی جمال یار سے امتیازی مقام پر فائز ہونے کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا ؎

گلے خوشبوئے در حمام روزے
رسید از دست محبوبے بدستم
بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری
کہ از بوئے دل آویزے تو مستم
بگفتا من گل ناچیز بودم
ولیکن مدتے با گل نشستم!
جمال ہمنشیں در من اثر کرد
وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

اسی بلند و بالا مقام و مرتبہ کا مژدہ سناتے ہوئے رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ

بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً" اخرجہ الترمذی وابن حبان عن ابن مسعود وایضاً اخرجہ احمد عنہ در منثور ج ۵ صـ۲۱۸ اور خصائص کبریٰ جلد ثانی صـ۲۵۹ ۔ بیشک سب لوگوں سے میرے قریب تر قیامت کے دن وہ شخص ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ پر درُود وصلواۃ بھیجنے والا ہوگا۔

اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول محتشم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ ہر جمعہ کو مجھ پر بکثرت درود و صلواۃ پڑھاکرو "فَاِنَّ صَلٰوۃَ اُمَّتِیْ تُعْرَضُ عَلَیَّ فِیْ کُلِّ جُمُعَۃٍ فَمَنْ کَانَ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً کَانَ اَقْرَبُھُمْ مِنِّیْ مَنْزِلَۃً" اخرجہ البیہقی بسند حسن ۔خصائص صـ۲۶۱ ج ۲ ۔کیونکہ میری اُمّت کے درود وصلوات مجھ پر ہر جمعہ کو پیش کئے جاتے ہیں تو جو شخص سب سے زیادہ صلواۃ پڑھنے والا ہوگا وہ ازروئے منزلت ومقام سب سے زیادہ میرے قریب ہوگا۔

فائدہ جلیلہ :

پہلی روایت میں قیامت کے دن قریب تر ہونے کا ذکر ہے اور دوسری مطلق ہے جو دُنیا وآخرت دونوں میں قرب اور رفاقت ومعیت کی دلیل ہے اور پہلی روایت میں قرب کی روز قیامت سے تخصیص کی حکمت ظاہر ہے کہ اس دن یہ قرب اور رفاقت ومعیت ہر ایک پر ظاہر ہوگی اور کسی کے لیے شک وتردد کی گنجائش نہیں ہوگی جیسے کہ آپ نے فرمایا "اَنَا سَیِّدُ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ" حالانکہ آپ اب بھی سب کے سردار اور آقا ہیں اور اللہ تعالیٰ نے بھی اسی لیے اپنے آپ کو "مَالِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ" فرمایا۔ حالانکہ وہ روز اول سے ہر شئی کا مالک ہے۔ الغرض بکثرت صلواۃ پڑھنے والے کو دنیا وآخرت دونوں میں یہ معیت اور رفاقت اور قربِ معنوی اور روحانی حاصل ہونا لازم ہے کیونکہ آپ تمام صفات الٰہیہ سے متصف ہیں اور ان کا مظہر اتم اور ان صفات وکمال میں سے یہ صفت بھی ہے "اَنَا جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَنِیْ" ۔جو مجھے یاد کرے میں اس کا ہمنشین ہوتا ہوں۔

شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی نے مدارج النبوت کے تکملہ میں بعض عارفین رغوث کبیر شیخ عبدالکریم جیلی قدس سرہ العزیز) کی زبانی اس ربط وتعلق اور حضور وشہود کو بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ صـ۶۲۱ ج ۲ مدارج النبوت

ذکر کن او را و درود بفرست بروے صلی اللہ علیہ وسلم وباش درحال ذکر گویا حاضر است پیش تو درحالت حیات و می بینی تو او را متادب با جلال وتعظیم وہیبت وحیاء۔ بدانکہ وے صلّی اللہ علیہ وسلم مے بیند ومے شنود کلام ترا زیراکہ وے متصف است بصفات اللہ تعالیٰ ویکے از صفات الٰہی آنست کہ انا جلیس من ذکرنی و پیغمبر را صلّی اللہ علیہ وسلّم نصیب وافر است ازیں صفت زیراکہ عارف وصف او و وصف معروف اوست سبحانہ ووی صلّی اللہ علیہ وسلّم اعرف الناس باللہ تعالیٰ است ۔

ترجمہ: رسول معظم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ذکر کرو اور ان پر درود بھیجو اور حالت ذکر و صلواۃ میں یوں سمجھو کہ آپ تمہارے سامنے اپنی حالت حیات میں موجود ہیں اور تم آپ کی زیارت کر رہے ہو با ادب ہو کر کامل تعظیم و تکریم اور آپ کی ہیبت و جلالت کو ملحوظ رکھتے ہوئے شرم و حیا کے ساتھ یقین جانو کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم تمہیں دیکھ رہے ہیں اور تمہارا کلام سن رہے ہیں کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفات کمال کے ساتھ متصف ہیں اور ان صفات میں سے ایک صفت یہ ہے کہ میں اپنا ذکر کرنے والے کا ہمنشین ہوتا ہوں اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلّم کو اس صفت سے وافر حصّہ حاصل ہے کیونکہ آپ کی صفت ہے عارف اور وصف باری تعالیٰ آپ کا معروف و معلوم ہے اور آپ سب لوگوں سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا عرفان رکھتے ہیں۔

علاوہ ازیں بندۂ محبوب کے متعلّق زبان رسالت مآب صلّی اللہ علیہ وسلّم پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا "كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِيْ يَبْصُرُ بِهِ الْحَدِيْث" کہ میں بندہ محبوب کے کان۔ آنکھ اور ہاتھ پاؤں اور زبان اور دل و دماغ بن جاتا ہوں اور محدثین کرام اور علماء اعلام نے اس کی تشریح و توضیح میں فرمایا کہ گویا اللہ تعالیٰ اپنے آپ کو بندے کے اعضاء و جوارح اور قوائے فاعلہ و موثرہ بنا دیتا ہے۔ فتح الباری ص ۲۹۵ ج ۱۱۔ اللہ تعالیٰ کا نور اس کے کان اور آنکھ اور ہاتھ بن جاتا ہے تو وہ قریب و بعید کو یکساں دیکھتا اور سنتا ہے اور قریب و بعید اور مشکل و آسان میں تصرف پر قادر ہوتا ہے۔ تفسیر کبیر ص ۴۶۷ ج ۵
اور نفلی قرب کے ثمرات سے یہ ہے کہ "صفات بشریہ سالک سے زائل ہو جاتے ہیں اور صفاتِ حق وہاں پر جلوہ گر ہو جاتے ہیں۔ امداد السلوک حاجی امداد اللہ مہاجر مکّی ص ۳۰

الغرض جب غلامی کی وجہ سے منصبِ محبوبیّت حاصل کر کے بندے نورانی بھی ہو جائیں اور صفات الٰہیہ کا مظہر بھی تو جو ہستیٔ پاک محبوب گر ہیں اور تمام محبوبین کے آقا و مولیٰ اور سب انبیاء و رسل اور اغوات و اقطاب اور ابدال و اوتاد وغیر ہم کے واسطہ فیض تو ان کا مقام اس سے بھی ارفع و اعلیٰ ہوگا اور کیوں نہ ہو جبکہ ان کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ" کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم مومنین کے لیے ان کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں اور فرمایا "وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ" محبوب کریم علیہ السلام تمام جہانوں کے لیے رحمت ہیں اور فرمایا "رَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ" میری رحمت ہر شئ کو محیط ہے۔ علی قاری شرح شفا میں فرماتے ہیں "اِنَّ رُوْحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضِرَةٌ فِيْ بُيُوْتِ اَهْلِ الْاِسْلَامِ" شرح شفاء ص ۴۶۴ ج ۳۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مقدس اہل اسلام کے گھروں میں موجود ہوتی ہے لہٰذا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تو تمام اہل ایمان و اسلام کے ساتھ قرب معنوی اور روحانی و نورانی ثابت ہے اور ہر لحمہ و ہر آن اور ہر زمان و مکان میں حاصل ہے، بُعد اور دوری تھی تو بندوں

کی طرف سے اور اس کے زائل کرنے کی موثر ترین اور زود اثر صورت یہی کثرت ذکر اور کثرت درود وسلام ہے شیخ محقق فرماتے ہیں۔

آیا نمی بینی تو او را صلی اللہ علیہ وسلم کہ میگوید و وے اصدق القائلین است "اَکْثَرُکُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً اَقْرَبُکُمْ اِلَیَّ (الی) و ایں بجہت آنست کہ مصلی تعلق میگیرد خاطر وے بجمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پس عاشق میگردد دل وے بر صورت روحانیہ وے پس قریب میگردد بوے پس میباشد نزد وے و باوے اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ (مدارج ص۶۲۳ ج ۲)

ترجمہ: کیا دیکھتے نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اور وہ سب سے سچے ہیں کہ تم میں سب سے زیادہ درود پڑھنے والا سب سے زیادہ میرے قریب ہے۔ اور یہ اس وجہ سے ہے کہ درود بھیجنے والے کا قلبی تعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال باکمال سے ہوجاتا ہے پس اس کا دل آپ کی روحانی صورت پر عاشق ہوجاتا ہے اور بدیں وجہ آپ کے قریب ہوجاتا ہے پس آپ کے نزدیک ہوتا ہے اور آپ کے ساتھ (جیسے کہ حدیث شریف میں ہے) ہر شخص اپنے محبوب کے ساتھ ہوتا ہے۔

وصیت میکنم ترا اے برادر بدوام ملاحظہ صورت و معنیٰ او اگرچہ باشی تو متکلف و مستحضر پس نزدیک است کہ الفت گیرد روح تو بوے پس حاضر آید ترا وے صلی اللہ علیہ وسلم عیاناً و یابی او را و حدیث کنی باوے و جواب دہد ترا وے و چوں حدیث گوئی باو و خطاب کند ترا فائز شوی بدرجۂ صحابۂ عظام و لاحق شوی بایشاں ان شاء اللہ تعالیٰ۔ (مدارج ص۶۲۳ ج ۲۔)

ترجمہ: اے بھائی میں تجھے وصیت کرتا ہوں ہمیشہ کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت و معنیٰ کے ملحوظ خاطر رکھنے کی اگرچہ تو اس ملاحظہ و استحضار میں کلفت و شدت سے ہی دوچار کیوں نہ ہو کیونکہ عنقریب تیری روح آپ کے ساتھ انس اور الفت حاصل کرے گی تو آپ بلا حجاب اور آشکارا طور پر تیرے سامنے حاضر و موجود ہوں گے اور تو آپ کو محسوس کرے گا اور چشم سر سے دیکھے گا اور آپ سے بات کرے گا اور آپ تجھے جواب مرحمت فرمادیں گے اور جب تو آپ سے بات کرے گا اور آپ تجھ سے خطاب فرمائیں گے تو معنوی طور پر تو صحابۂ عظام کے درجہ و مرتبہ پر فائز ہوجائے گا اور ان شاء اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ لاحق ہوجائے گا۔

شیخ ابو عبداللہ ساحلی بغیۃ السالک میں فرماتے ہیں اور علامہ محمد مہدی فاسی مطالع المسرات ص۳۰ پر نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و صلوٰۃ کے عظیم و جلیل ثمرات و فوائد سے یہ فائدہ و ثمرہ بھی ہے۔ اِنْطِبَاعُ صُوْرَتِہِ الْکَرِیْمَۃِ فِی النَّفْسِ اِنْطِبَاعًا کَامِلًا مُتَأَصِّلًا مُتَّصِلًا وَ ذٰلِكَ بِالْمُدَاوَمَۃِ عَلَی الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاِخْلَاصِ الْقَصْدِ وَ تَحْصِیْلِ الشُّرُوْطِ وَ الْاٰدَابِ وَ تَدَبُّرِ الْمَعَانِیْ حَتّٰی یَتَمَکَّنَ

حُبُّهُ مِنَ الْبَاطِنِ تَمَكُّنًا خَالِصًا صَادِقًا يَصِلُ بَيْنَ نَفْسِ الذَّاكِرِ وَ نَفْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ يُوَلِّفُ بَيْنَهُمَا فِي مَحَلِّ الْقُرْبِ وَالصَّفَا تَأْلِيفًا بِحَيْثُ تَمَكَّنَ حُبُّهُ مِنَ النَّفْسِ فَالْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ وَ يَجِبُ الْاِتِّبَاعُ لِلْمَحْبُوْبِ وَالْاِتِّبَاعُ يُؤْذِنُ بِالْوِصَالِ " قَالَ اللهُ تَعَالٰى " مَنْ يُّطِعِ اللهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا " وَالْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا اِئْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ ۔

ترجمہ: کہ آپ کی صورت کریمہ درود وصلواۃ پڑھنے والے کے نفس میں نقش کامل ودائم کی طرح منقش ہوجاتی ہے اور اس نعمت عظیمہ کا حصول درود وصلواۃ پر خلوص نیت کے ساتھ مداومت اور شرائط وآداب کے ملحوظ رکھنے اور معانی میں تدبر وتفکر کی بدولت ہوتا ہے حتّٰی کہ آپ کی محبت اس بندے کے نفس وقلب میں پوری طرح جاگزین ہوجاتی ہے درآنحالیکہ صاحب ذکر کے نفس وروح اور نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے نفس وروح کے درمیان وصل واتصال اور الفت ومناسبت پیدا ہوجاتی ہے مقام قرب واتصال اور صفاء واخلاص میں تو جب محبت دل وجان میں اس طرح متمکن ہوجائے تو محبوب سے معیت حاصل ہوجاتی ہے اور محبت محبوب کی اتباع کی موجب بنتی ہے اور اتباع محبوب وصال محبوب والے مقصد سے بہرہ ور ہونے کا اعلان کررہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ جو اللہ تعالیٰ اور رسول معظم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی اطاعت کرے تو وہ ان کی معیت میں ہوگا جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیاء وصدیقین اور شہداء وصالحین اور وہ حضرات بہت اچھے رفیق ہیں۔ اور احدیث شریف میں ہے، روحیں الگ الگ جماعتوں اور گروہوں میں منقسم ہیں جن میں باہم تعارف ہوگیا ان میں الفت اور موانست پیدا ہوجاتی ہے اور جن میں اجنبیت قائم رہتی ہے ان میں باہم اختلاف رہتا ہے۔

اقول۔ یہی مقام فناء فی الرسول اور بقاء بالرسول کا ہے جس طرح ذکر خداوند تبارک وتعالیٰ سے فنافی اللہ اور بقاء باللہ کا مقام حاصل ہوجاتا ہے اسی طرح ذکر رسول صلّی اللہ علیہ وسلم سے فنافی الرسول اور بقاء بالرسول کا مقام حاصل ہوگا بلکہ درود وصلواۃ چونکہ دونوں ذکروں پر مشتمل ہے تو گویا یہ ان دونوں مقامات کی تکمیل کا سبب موجب اور ان عظیم ثمرات وفوائد کے حصول کا باعث ہے۔ لہٰذا یہ انتہائی اہم عبادت ہے۔

ششم:

نبی مکرم رسول معظم صلّی اللہ علیہ وسلّم پر درود وصلواۃ جب اللہ تعالیٰ بھی بھیجتا ہے اور اس کے ملائکہ بھی تو بندوں کے درود وسلام کی آپ کو ضرورت نہیں ہوسکتی نیز ہماری صلواۃ کا مطلب طلب رحمت ہے اور انہیں اللہ تعالیٰ نے تمام

جہانوں کے لیے سراپا رحمت بنایا ہے تو اس وجہ سے بھی ہماری صلوات کے آپ محتاج نہیں ہیں تو پھر تمام اہل ایمان کو درود و سلام کا پابند کرنے کا صرف اور صرف یہ مقصد ہے کہ وہ اس کے ثمرات و برکات سے مستفیض و مستفید ہوں جس طرح اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ بندوں پر یہ انوار منعکس ہوں اور وہ خود منزہ و مقدس ہو جائیں تو اسی طرح یہاں بھی مقصود حقیقی یہی ہے کہ صلواۃ و سلام کی بدولت وہ رحمت و عنایت اور سلامتی اور عافیت کے حقدار ہو جائیں اور یہ بہت اہم اور عظیم مقصود و مطلوب بھی ہے۔ اور فائدہ و ثمرہ بھی۔

(۱) اسی لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلٰوتَكُمْ عَلَيَّ زَكٰوةٌ لَكُمْ۔ أَخْرَجَهُ الْقَاضِيْ إِسْمٰعِيْل وَالْاَصْبَهَانِيّ فِي التَّرْغِيْبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ۔ مجھ پر دُرود بھیجو کیونکہ تمہارا مجھ پر درُود بھیجنا تمہاری طہارت و پاکیزگی کا موجب ہے۔

(۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلٰوتَكُمْ عَلَيَّ كَفَّارَةٌ لَكُمْ (خصائص کبریٰ ص ۲۶۰ ج ۲) مجھ پر صلواۃ بھیجو کیونکہ تمہاری صلواۃ تمہارے لیے کفارہ (ذنوب و آثام) ہے

(۳) اصبہانی نے ترغیب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا إِنَّ أَنْجَاكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَهْوَالِهَا وَمَوَاطِنِهَا أَكْثَرُكُمْ عَلَيَّ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا صَلٰوةً، إِنَّهُ قَدْ كَانَ فِي اللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ كِفَايَةٌ وَلٰكِنْ خَصَّ الْمُؤْمِنِيْنَ بِذٰلِكَ لِيُثِيْبَهُمْ عَلَيْهِ۔ (خصائص کبریٰ۔ تفسیر در منثور ص ۲۱۹ ج ۵) بیشک تم سب سے زیادہ قیامت کی ہولناکیوں اور ان کے مقامات سے نجات پانے والا وہ شخص ہوگا جو دار الدنیا میں مجھ پر تم سب سے زیادہ صلواۃ و درُود بھیجا کرے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ (کا صلواۃ بھیجنا ہی) کافی تھا لیکن مومنین کو خصوصی حکم اس لیے دیا تاکہ اس صلواۃ کی بدولت انہیں عظیم اجر و ثواب عطا کرے۔

(۴) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مَرْفُوْعًا إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِّنْ طُهُوْرِهٖ فَلْيَشْهَدْ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ لِيُصَلِّ عَلَيَّ فَإِذَا قَالَ ذٰلِكَ فُتِحَتْ لَهٗ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ أَخْرَجَهُ الْاَصْبَهَانِيْ (خصائص کبریٰ) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے کہ جو شخص وضو سے فارغ ہو کر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی شہادت دے اور محمّد صلّی اللہ علیہ وسلم کی عبدیتِ خاصہ اور رسالت کی شہادت دے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درُود و صلواۃ بھیجے تو اس کے لیے رحمت کے دروازے کھول دئے جائیں گے۔

(۵) امام احمد نے مسند میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔ مَنْ صَلّٰى عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَمَلَائِكَتُهٗ بِهَا سَبْعِيْنَ صَلٰوةً فَلْيُقِلَّ الْعَبْدُ مِنْ ذٰلِكَ أَوْ

لِیکثُرَ۔ (خصائص کبریٰ)

جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام ملائکہ اس کے بدلے اس پر ستّر دُرود و صلواۃ بھیجیں گے تو بندے کی مرضی تھوڑا دُرود پڑھے یا زیادہ۔

ف، یہ موقوف روایت حکم مرفوع میں ہے کیونکہ ایسی تقدیرات و تحدیدات اپنے قیاس اور گمان سے ممکن نہیں ہیں بلکہ یہ صرف رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کا ہی منصب ہے۔

(۶) عَنْ سَعْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَادِقًا مِنْ نَفْسِهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَرَفَعَهٗ عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَكَتَبَ لَهٗ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ۔

سعد بن عمیر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جس نے مجھ پر خلوص دل سے ایک مرتبہ درود بھیجا تو اللہ تعالیٰ اس پر دس درود بھیجے گا اور اس کے دس درجے بلند کرے گا اور دس نیکیاں اس کے بدلے اس کے لیے ثبت فرمائے گا۔

(۷) اَخْرَجَ الْقَاضِيْ اِسْمَاعِيْل عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اللهُ لَهٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمُحِيَ عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَرَفَعَ لَهٗ عَشْرَ دَرَجَاتٍ (خصائص) اس روایت میں دس گناہ معاف کئے جانے کی تصریح ہے اور حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت میں اس کی تصریح ہے جسے عبد الرزاق نے ذکر کیا ہے۔ اور ابن ابی شیبہ۔ احمد۔ عبد بن حمید اور ترمذی نے بھی ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت نقل کی ہے جس میں صحابہ کرام کی طرف سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ ہم آپ کے چہرۂ انور میں بڑی فرحت و شادمانی کے اثرات دیکھ رہے ہیں (اس کی وجہ کیا ہے؟) تو آپ نے فرمایا میرے پاس رب تبارک وتعالیٰ کی طرف سے فرشتہ آیا ہے اور اس نے کہا ہے۔ جس اُمتی نے تم پر ایک مرتبہ دُرود و صلواۃ بھیجی اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کے لیے دس نیکیاں لکھے گا اور دس گناہ معاف فرمائے گا اور دس درجے بلند فرمائے گا اور اس پر دس دُرود بھیجے گا۔ (در منثور صہ ۲۱۹ ج ۵)

فائدہ جلیلہ:

جس بدبخت نے حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی طرف ایک عیب کی نسبت کی تھی اور آپ کو مجنون کہا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کے دس عیب بیان کئے کما قال تعالیٰ "وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ (الی) بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ۔ تو جب اس بارگاہِ والا جاہ میں اساءت و بے ادبی کا بدلہ دس گنا ہے جبکہ عام قاعدہ کے مطابق وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ

فَلَا یُجْزیٰ اِلَّا مِثْلَهَا برائی کی جزاء اس کی مانند ہے تو لامحالہ اس محبوب کے لیے کلمۂ خیر اور ادب و نیاز اور خلوص و وفا پر مشتمل کلمات کی جزاء بھی عام قاعدہ " مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا " یعنی ایک کے بدلے دس سے زائد ہوگی جیسے کہ روایاتِ عدیدہ کی رو سے ستّر مرتبہ درود و صلوٰۃ ستر مرتبوں دس نیکیوں کے حصول اور دس درجات کی بلندی اور دس گناہوں کی معافی سے واضح ہے گویا سو گنا اجر اور نیکی حاصل ہوگی۔ وَاللّٰهُ یُضَاعِفُ لِمَنْ یَّشَاءُ

الغرض درود و سلام کے لزوم و وجوب کا بنیادی مقصد نبی رحمت کے طفیل ان کے غلاموں کو ان رحمتوں اور خیرات و برکات سے نوازنا ہے اور یہ امر صلوٰۃ و سلام کے اہم اور افضل ترین مقاصد سے ہونے کا روشن برہان ہے۔

هفتم :

درود و سلام میں چونکہ اللہ تعالیٰ سے نبی رحمت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے شایان شان رحمت بھیجنے کی دُعا ہے اور آپ کے لیے گویا سفارش ہے اور ہر نیکی اور خیر خواہی کا بدلہ اس کی مانند ہوتا ہے " هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ " تو اس کا لازمی ثمرہ و نتیجہ اور فائدہ یہ ہوگا کہ اس بندے کو محبوبِ کریم علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم کی شفاعت نصیب ہوگی کیونکہ آپ سے بڑھ کر لجپال اور کریم کوئی نہیں تو لامحالہ آپ کی طرف سے عظیم شفاعت اور کمال شفقت و عنایت نصیبِ عبد ہوگی اور سرورِ عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے درود و سلام پڑھنے والوں کو یہ مژدہ خود سنایا ہے۔

(۱) اَخْرَجَ الطَّبَرَانِیُّ بِسَنَدٍ جَیِّدٍ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ حِیْنَ یُصْبِحُ عَشْرًا وَحِیْنَ یُمْسِیْ عَشْرًا اَدْرَکَتْهُ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت مجھ پر دس مرتبہ درود پڑھے اور شام کے وقت دس مرتبہ تو قیامت کے دن میری شفاعت اس کو حاصل ہوگی اور اس کا احاطہ کئے ہوئے ہوگی۔

(۲) اَخْرَجَ الْبَیْهَقِیُّ فِی الشُّعَبِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَکْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَیَّ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ وَلَیْلَةِ الْجُمُعَةِ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ كُنْتُ لَهٗ شَهِیْدًا اَوْ شَافِعًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا مجھ پر جمعہ کے دن اور اس کی رات بکثرت درود بھیجا کرو اور جو شخص بکثرت درود و صلوٰۃ بھیجے گا تو میں اس کے لیے قیامت کے دن گواہ ہوں گا اور شفاعت کروں گا۔

(۳) طبرانی نے عبد الرحمٰن بن سمرہ سے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آپ نے خواب میں دیکھا اَنَّ رَجُلًا مِنْ اُمَّتِیْ یَرْعَدُ عَلَی الصِّرَاطِ کَمَا تَرْعَدُ السَّعْفَةُ فَجَاءَتْهُ صَلٰوتُهٗ عَلَیَّ فَسَکَنَتْ رَعْدَتُهٗ۔ کہ میری

اُمّت سے ایک شخص پل صراط پر کھڑا لرز رہا ہے جیسے کھجور کی شاخ لرزتی ہے تو اس نے جو صلوٰۃ مجھ پر بھیجی تھی وہ اس کے پاس پہنچ گئی تو اس کا لرزہ ختم ہو گیا اور اسے سکون و قرار نصیب ہو گیا۔

(۴) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے قریب عرش کے ساتھ کشادہ مقام پر کھڑے ہوں گے اور سبز حلہ اور پوشاک زیب تن کئے ہوں گے۔ ان کی بلند ترین کھجور کی مانند بلند و بالا قامت ہوگی ان کی اولاد سے جو جنّت کی طرف لے جایا جائے گا اسے بھی دیکھ رہے ہوں گے اور جو دوزخ کی طرف لے جایا جائے گا اسے بھی دیکھتے ہوں گے اسی دوران ان کی نظر اچانک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک اُمّتی پر پڑے گی جسے دوزخ کی طرف لے جایا جا رہا ہوگا تو آپ کو پکار کر کہیں گے اے احمد اے احمد آپ کہیں گے لبیک اے ابوالبشر تو وہ کہیں گے۔ یہ آپ کا اُمّتی ہے جس کو دوزخ میں پھینکنے کے لیے لے جایا جا رہا ہے آپ فرماتے ہیں۔

فَاَشُدُّ الْمِیْزَرَ وَاَھْرَعُ فِیْ اَثَرِ الْمَلَائِکَۃِ وَاَقُوْلُ یَارُسُلَ رَبِّیْ قِفُوْا فَیَقُوْلُوْنَ نَحْنُ الْغِلَاظُ الشِّدَادُ الَّذِیْنَ لَا نَعْصِی اللّٰہَ مَا اَمَرَنَا وَنَفْعَلُ مَا نُؤْمَرُ۔ میں اپنی چادر مضبوطی سے باندھوں گا اور ملائکہ کے پیچھے دوڑوں گا اور کہوں گا اے میرے پروردگار کے بھیجے ہوئے ملائکہ ٹھہر جاؤ، تو وہ کہیں ہم وہ سخت طبع اور قوی و توانا ہیں جو امر الٰہی کی خلاف ورزی نہیں کرتے اور جو حکم ہوتا ہے پورا کرتے ہیں۔

جب آپ ان سے مایوس ہوں گے تو اپنا بایاں ہاتھ اپنی ڈاڑھی مبارک پر رکھیں گے اور چہرہ انور عرش اعظم کی طرف کر کے اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے رَبِّ قَدْ وَعَدْتَنِیْ اَنْ لَّا تُخْزِیَنِیْ فِیْ اُمَّتِیْ اے میرے رب تو نے میرے ساتھ پختہ وعدہ کیا ہوا ہے کہ مجھے اُمّت کے معاملہ میں پریشان اور شرمندہ نہیں کرے گا۔ تو اللہ تعالیٰ ملائکہ کو فرمائے گا "اَطِیْعُوْا مُحَمَّدًا وَّرُدُّوْا ھٰذَا الْعَبْدَ اِلَی الْمَقَامِ محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کے حکم کی تعمیل کرو اور اس بندے کو سابقہ قیامگاہ کی طرف لوٹا دو۔ فَاُخْرِجُ مِنْ حُجْزَتِیْ بِطَاقَۃً بَیْضَاءَ کَالْاَنْمُلَۃِ فَاُلْقِیْھَا فِیْ کِفَّۃِ الْمِیْزَانِ الْیُمْنٰی وَاَنَا اَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰہِ فَتَرْجَحُ الْحَسَنَاتُ عَلَی السَّیِّئَاتِ فَیُنَادٰی سَعُدَ جَدُّہٗ وَثَقُلَتْ مَوَازِیْنُہٗ اِنْطَلِقُوْا بِہٖ اِلَی الْجَنَّۃِ۔ تو میں اپنے کمر بند سے اُنگلی کے پورے کی مانند ایک سفید کاغذ نکالوں گا اور اسے میزان کے دائیں پلڑے میں بسم اللہ پڑھ کر رکھ دوں گا تو اس کی نیکیاں برائیوں پر بھاری ہو جائیں گی تو نداء دی جائے گی یہ بندہ نیک بخت ہو گیا اور اس کی محنت بار آور ہو گئی اور اس کا پلڑا نیکیوں والا وزنی ہو گیا ہے لہٰذا اسے جنّت کی طرف لے جاؤ۔

تو وہ بندہ کہے گا اے اللہ کے رسول ٹھہرو میں اللہ تعالیٰ کے ہاں مکرم و معظم ترین اس ہستی سے ایک سوال کر لوں تب وہ کہے گا بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي مَا أَحْسَنَ وَجْهَكَ وَأَحْسَنَ خُلُقَكَ مَنْ أَنْتَ فَقَدْ أَقَلْتَنِي عَثْرَتِي وَرَحِمْتَ عَبْرَتِي۔ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ کا چہرہ کتنا حسین ہے اور اخلاق کتنے حسین ہیں آپ کون ہیں؟ آپ نے میری لغزشوں سے درگزر کرائی ہے اور میرے بہتے آنسوؤں پر ترس کھایا ہے۔ تو آپ فرمائیں گے۔ أَنَا نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ وَهٰذِهٖ صَلَوٰتُكَ الَّتِي كُنْتَ تُصَلِّي عَلَيَّ وَافَتْكَ أَحْوَجَ مَا تَكُونُ إِلَيْهَا ——— خصائص ص۲۶۱

میں تیرا نبی محمد ہوں اور سفید نورانی کاغذ کا پرزہ تیری صلوٰۃ تھی جو مجھ پر پڑھتا تھا اس نے تجھے پا لیا اور تیرے ساتھ وفا کی جبکہ تو اس کی امداد و اعانت کی طرف بہت محتاج تھا۔

(۵) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم موذن کو اذان دیتے سنو تو وہ کلمات دہراؤ جو وہ کہتا ہے۔ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلوٰةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشَرًا۔ پھر مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا تو اللہ تعالےٰ اس پر دس مرتبہ درود بھیجے گا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَأَرْجُوا أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ۔ (رواہ مسلم۔ مشکوٰۃ باب الاذان)

پھر میرے لیے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ کا سوال کرو کیونکہ وہ جنت میں ایک منزل و مقام ہے جو بندگانِ خداوند تعالےٰ میں سے صرف ایک بندہ کے شایان شان ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ میں ہی وہ عبد خاص ہوں گا تو جو شخص میرے لیے وسیلہ والے مقام کا سوال کرے گا تو اس کے حق میں مجھ پر شفاعت لازم ہو گی۔

فائدہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام وسیلہ پر فائز ہونے کو بصورت رجاء اور امید ظاہر فرمایا ہے اور یہ محض بارگاہِ خداوندی میں ادب و نیاز اور تواضع کا اظہار ہے اور درحقیقت جزم اور یقین کے ساتھ اس کے حصول کا بیان ہے۔ چہ رجائے حبیب در حضرت مجیب ہرگز خیبت نپذیرد۔ اشعۃ اللمعات جلد اول ص۳۳۶۔ کیونکہ حبیب مکرم کی بارگاہِ مجیب الدعوات جل وعلیٰ میں رجاء و امید ہرگز ناتمام اور تشنہ تکمیل نہیں رہ سکتی۔ اقول۔ اور اس جزم و یقین کی وجہ سے حدیث جابر رضی اللہ عنہ میں اس مقام کے حصول کو وعدہ سے تعبیر کیا اور فرمایا وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُودَ الَّذِي وَعَدْتَّهُ اور انہیں مقام محمود پر فائز فرما جس کا تو نے انہیں وعدہ دیا ہے اور باری تعالیٰ کے وعدہ کا خلاف محال ہے۔

الغرض جب وعدہ ہو چکا اور اس کا خلاف بھی محال ہے تو پھر اُمت کو اس کے متعلق دُعا کرنے اور اللہ تعالیٰ سے اس کا سوال کرنے کا حکم دینا صرف اور صرف اس لیے ہے کہ آپ کی طرف سے اظہار عبدیت ہو جائے اور اُمت اس

دُعا اور سوال کی بدولت اور خیر خواہی و اخلاص کی بدولت اس مقام وسیلہ اور مقام محمود کے برکات اور فیوضات سے مشرف ہو جائے اور اگرچہ ہر اُمّتی آپ کی شفاعت سے بہرہ ور ہوگا مگر ایسے مخلصین خصوصی شفاعت کے حقدار ہونگے اور اپنے لیے خصوصی استحقاق اور اہلیت ثابت کرلیں گے۔ اور اسی سے ہمارا مدعا و مقصود روز روشن کی طرح واضح ہوگیا کہ جب آپ خود مجسم رحمت ہیں اور سب عالمین کو آپ کی رحمت محیط ہے اور اللہ تعالیٰ اور ملائکہ آپ پر صلوٰۃ بھیجتے رہتے ہوں اور بھیجتے رہیں گے تو پھر اُمّت کو اس کا حکم اور اس کی مختلف اسالیب اور عناوین سے ترغیب صرف اسی لیے ہے کہ وہ ان صلوات کے ثمرات اور فوائد اور ان کے انوار و برکات سے مستفید ہوں اور اس خلوص و خیر خواہی کے عوض شفاعت کے حق دار بن جائیں ؎ پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

ہشتم :

اللہ تعالیٰ نے زبانِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم پر فرمایا کَانَ اللّٰہُ فِیْ حَاجَۃِ الْعَبْدِ مَا کَانَ الْعَبْدُ فِیْ حَاجَۃِ اَخِیْہِ۔ (مشکوٰۃ شریف) اللہ تعالیٰ بندے کی امداد و اعانت میں رہے گا جب تک بندہ اپنے بھائی کی امداد و اعانت اور اس کے معاملات سدھارنے میں مصروف رہے گا۔ جب عام بندے کے ساتھ ہمدردی اور خیر خواہی کا نتیجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بندے کے معاملات کا کفیل و ضامن بن جائے اور اپنی قدرتِ قاہرہ سے اس کی امداد و اعانت کرے تو اس کا کوئی مدعا و مقصود اور غرض و مطلب تشنۂ تکمیل نہیں رہ سکتا تو اس پس منظر میں اس بندے کو اپنے معاملات اور مقاصد میں ناکامی اور نامرادی کیونکر ہو سکتی ہے جو اپنے تمام امور پر نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے درود و صلوٰۃ اور سلام نیاز کو ترجیح دے اور اپنے تمام اوقاتِ عزیز کو اس محبوب مکرم اور محمود خلائق اور محمودِ الٰہی کی خیر خواہی اور آپ کے لیے طلبِ رحمت اور دعائے رفعت میں صرف کردے اور اسی حقیقت کو خود نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم نے واضح کرتے ہوئے فرمایا جیسے کہ

(۱) قاضی اسماعیل نے فضل الصلوٰۃ میں یعقوب بن زید بن طلحہ تیمی سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرشتہ آیا اور اس نے کہا کہ جو شخص آپ پر درود بھیجے گا تو اس کے عوض اللہ تعالیٰ اس پر دس درود بھیجے گا تو ایک صحابی نے اُٹھ کر عرض کیا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَجْعَلُ نِصْفَ دُعَائِیْ لَکَ قَالَ اِنْ شِئْتَ قَالَ اَلَا اَجْعَلُ ثُلُثَیْ دُعَائِیْ لَکَ قَالَ اِنْ شِئْتَ قَالَ اَجْعَلُ دُعَائِیْ لَکَ کُلَّہٗ قَالَ اِذًا یَکْفِیْکَ اللّٰہُ ھَمَّ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ ـــــ خصائص کبریٰ ص ۲۵۹ ج ۲ درمنثور ص ۲۱۸ ج ۵ بروایتہ عبد الرزاق۔ یارسول اللہ کیا میں اپنی ذات کے لیے مختص اوقات دُعا میں سے نصف وقت آپ (پر صلوٰۃ)

کے لیے نہ مختص کردوں آپ نے فرمایا اگر چاہے تو اس طرح کرلے۔ تو اس نے عرض کیا کہ دو تہائی وقت دُعا کے اوقات سے آپ کے لیے مختص کردوں؟ آپ نے فرمایا تیری مرضی اگر اس سے زیادہ کرے تو بہتر ہے۔ اس نے عرض کیا کیا میں اپنے تمام اوقاتِ دُعا آپ کی صلوات کے لیے مختص نہ کردوں؟ تو آپ نے فرمایا تب تو اللہ تعالیٰ تیری دنیاوی اور اخروی تمام مہمات میں کفایت فرمائے گا۔

(۲) ترمذی اور حاکم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں آپ پر بکثرت درود پڑھتا ہوں تو کتنا وقت آپ پر صلواۃ بھیجنے میں صرف کروں آپ نے فرمایا جتنا قدر تو چاہے میں نے عرض کیا چوتھائی حصہ اوقاتِ اوراد و وظائف سے؟ آپ نے فرمایا جتنا قدر تو مناسب سمجھے لیکن زیادہ کرے تو بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا آدھا وقت اس میں صرف کروں تو آپ نے فرمایا جتنا قدر تیری مرضی ہو اگر اس سے زیادہ وقت درود و صلواۃ میں صرف کرے تو تیرے لیے زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا دو تہائی وقت؟ تو آپ نے فرمایا تیری مرضی مگر زیادہ کرے تو بہتر ہے تو فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اَجْعَلُ لَکَ صَلٰوتِیْ کُلَّھَا قَالَ اِذًا تَکْفِیْ ھَمَّکَ وَیُغْفَرُ لَکَ ذَنْبُکَ۔ خصائص ص۲۵۹ ج ۲۔ میں اپنے تمام اوقاتِ دُعا اور اوراد و وظائف کی ساعات آپ پر صلوات پڑھنے میں صرف کروں گا تو آپ نے فرمایا تب یہ صلوات تیری ہر ھمّ اور مشکل میں کفایت کریں گی اور تمہارا ہر گناہ بخش دیا جائے گا۔

(۳) اصبہانی نے حضرت خالد بن طہمان سے روایت نقل کی ہے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً وَّاحِدَۃً قُضِیَتْ لَہٗ مِائَۃُ حَاجَۃٍ۔ خصائص۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا تو اس کی سو حاجات پوری کی جائیں گی۔

(۴) بیہقی نے شعب الایمان میں اور ابن عساکر اور ابن منذر نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ اَقْرَبَکُمْ مِنِّیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فِیْ کُلِّ مَوْطِنٍ اَکْثَرُکُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً فِی الدُّنْیَا مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَلَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ قَضَی اللّٰہُ لَہٗ مِائَۃَ حَاجَۃٍ سَبْعِیْنَ مِنْ حَوَائِجِ الْاٰخِرَۃِ وَثَلَاثِیْنَ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْیَا ثُمَّ یُوَکِّلُ اللّٰہُ بِذٰلِکَ مَلَکًا یُّدْخِلُہٗ فِیْ قَبْرِیْ کَمَا یُدْخَلُ عَلَیْکُمُ الْھَدَایَا یُخْبِرُنِیْ بِمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ بِاسْمِہٖ وَنَسَبِہٖ اِلٰی عَشِیْرَتِہٖ فَاُثْبِتُہٗ عِنْدِیْ فِیْ صَحِیْفَۃٍ بَیْضَاءَ۔ (درمنثور ص۲۱۹ ج۵)

ترجمہ: بیشک تم میں سے میرے قریب تر قیامت کے دن ہر مقام میں وہی شخص ہوگا جو دُنیا میں مجھ پر بکثرت درود و صلواۃ بھیجتا رہا ہوگا جو شخص مجھ پر جمعہ کے دن اور اس کی رات سو مرتبہ درود و صلواۃ بھیجے گا اللہ تعالیٰ

اس کی سو حاجتیں بر لائے گا ستر اخروی حاجات اور تیس دنیوی پھر اللہ رب العزت ان صلوات پر ایک فرشتہ مقرر فرماتا ہے جو انہیں میری قبر میں مجھ پر پیش کرتا ہے جیسے کہ تم پر ہدیے اور تحفے پیش کئے جاتے ہیں۔ جس نے مجھ پر وہ درود پڑھا ہوتا ہے اس کا نام بتلاتا ہے اور دس پشتوں تک اس کا نسب بھی تو میں اس (درود و صلوٰۃ کو اور اس کے نام و نسب کی تفصیل) کو اپنے ہاں سفید اور نورانی صحیفہ اور کاغذ پر لکھ لیتا ہوں اور محفوظ کر لیتا ہوں۔

نہم :

درود و صلوٰۃ بندہ کی طرف سے بہترین ہدیہ اور تحفہ ہے جو بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کیا جاتا ہے اور ہدیہ و تحفہ کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ فَإِذَا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا جب تمہیں کوئی ہدیہ پیش کیا جائے تو اس سے بہتر تحفہ دو یا اسی کو واپس کر دو یعنی اگر بہتر دینے کی گنجائش نہیں ہے لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جیسے رحمت مجسم اور رؤف و رحیم نبی کے متعلق اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیا و آخرت کے خزائن پر تصرف میں مختار و ماذون محبوب کے متعلق یہ تصور نہیں کیا جا سکتا کہ وہ بہتر بدلہ دینے سے قاصر ہوں یا بہتر بدلہ دینے پر قدرت کے باوجود اس سے اجتناب فرماویں تو لامحالہ وہ کریم و لجپال اور اُمت کا ہمدرد و غمخوار نبی انہیں اپنی شان کے لائق بہترین تحفہ اور ہدیہ سے نوازے گا۔ جس کی ایک صورت یہ ہے کہ اس کے حق میں شفاعت فرما کر دوزخ کی دہکتی آگ سے بچا لیں اور دوزخ کے ملائکہ سے اسے واپس لے لیں گے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ اسے اپنے ساتھ رکھیں گے اور اپنے ظلِ عاطفت میں جگہ دیں گے جیسے کہ اس مضمون کی روایات ذکر کی جا چکی ہیں۔ تیسری صورت یہ ہے کہ اس بندے نے چونکہ حکم خداوند تعالیٰ کی تعمیل میں درود و سلام پیش کیا تو اللہ تعالیٰ اس کی دنیوی و اخروی حاجات بر لائے، اس پر درود بھیجے، اس کے درجے بلند فرمائے اور گناہ معاف فرمائے جن کی تفصیل نظر نواز ہو چکی اور یہ سب عنایت و کرم نوازی محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ کے صدقہ میں ہوتی ہے تو یہ بھی گویا ان کی طرف سے ہی جوابی تحفہ اور ہدیہ ٹھہرا۔ چوتھی صورت یہ ہے کہ جب بندہ بطور خطاب درود و سلام عرض کرے تو خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جواب عطا فرماتے ہیں جیسے کہ ابوداؤد شریف میں حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے " مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيَّ رُوحِي حَتّٰى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ۔ جو مسلمان بھی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ مجھ پر میری روح کو لوٹاتا ہے حتّٰی کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں (مشکوٰۃ باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم) محبِ مخلص اور نیاز کیش غلام کے لیے یہ کتنا بڑا مژدہ ہے اور عظیم بشارت ہے کہ محبوبِ خدا، سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اس کو زبان اقدس سے جواب مرحمت فرماویں اور وہ بھی ہر سلام کا اور اس زبانِ حقیقت ترجمان سے جس سے سرزد ہونے والا ہر لفظ کن کی کنجی اور

تیر قضا ہوتا ہے۔ اس لیے آپ کے پروانے تڑپ کر عرض کرتے ہیں ؎

بہر سلام مکن رنجہ درجواب آں لب ۔ کہ صد سلام مرا بس یکے جواب از تو

یا رسول اللہ ہر سلام کے جواب میں ہونٹوں کو جواب میں جنبش کی زحمت دینے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ ہمارے سینکڑوں سلاموں کے جواب میں ایک مرتبہ ہی آپ کا وعلیک السلام فرما دینا کافی ہے۔

بلکہ ان سوختگانِ محبت کے لیے تو فقط یہ مژدہ ہی آبِ حیات ہے اور نئی زندگانی کا موجب کہ اس بارگاہ والا جاہ میں اس کا نام لیا جائے اور اس کا نسب بیان کیا جائے اور اس کے درود و سلام پیش کرنے کا تذکرہ ہی ہو جائے جیسے کہ حدیث پاک میں ذکر ہو چکا ہے لَكَ الْبِشَارَةُ فَاخْلَعْ مَا عَلَيْكَ فَقَدْ ذُكِرْتَ ثَمَّہ عَلٰی مَا فِيْكَ مِنْ عِوَجٍ تیرے لیے بشارت اور مژدہ جانفزا ہے اپنے اُوپر سے ہر گرانی کو اتار پھینک کیونکہ تمامتر کجرویوں اور کوتاہیوں کے باوجود اس بارگاہ عرش آستاں میں تیرا ذکر کیا گیا ہے ؎

جاں میدہم در آرزو اے قاصد آخر باز گو ۔ درمجلس آں نازنین حرفے کہ از ما میرود

چہ جائیکہ جوابِ میں سلام بھی مرحمت ہو اور وہ بھی ہر سلام کے جواب میں جو یقیناً مقبول اور موجب فلاح ہے۔ ازینجا میتواں دانست کہ سلام بر آنحضرت چہ فضیلت دارد و سلام گوینده بر آنحضرت خصوصاً بسیار گوینده راچہ شرف است، اگر سلام تمام عمر را یک جواب آید سعادت است چہ جائے آنکہ ہر سلام را جواب شنود۔ (اشعۃ اللمعات جلد اول ص۴۱۴ و ص۴۳۶)

بس بود جاہ و احترام مرا

یک علیک از تو صد سلام مرا (علامہ حقی۔ روح البیان)

فائدہ جلیلہ :

جب بندہ نماز میں دست بستہ قیام کرتا ہے پھر بارگاہ کے نیچے دوتا پشت ہونے کا رکوع کی صورت میں عملی اظہار کرتا ہے اور پھر تواضع اور انکساری کی انتہاء کرتے ہوئے اشرف الاعضاء کو ارذل الاشیاء پر رکھ دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے حریم ناز میں داخل ہونے کا اسے اذن بخشتا ہے اور وہ مسند کرامت پر بٹھائے جانے کے بعد ہدیہ پیش کرنے لگتا ہے۔ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ ۔ اور مناجات و ہمکلامی سے اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں تو اسے تنبیہ کیا جاتا ہے کہ اس مقام بالا اور منصب عالی تک رسائی نبی رحمت کی برکت متابعت اور ان کے طفیل حاصل ہوئی ہے تو وہ ادھر متوجہ ہوتا ہے اِذَا الْحَبِيْبُ فِيْ حَرَمِ الْحَبِيْبِ حَاضِرٌ فَاَقْبَلُوْا عَلَيْهِ قَائِلِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ۔ فتح الباری جلد ثانی ص۲۵۹ ۔ عمدۃ القاری ج ۲ ص۱۱۱ و کذا فی مدارج النبوۃ جلد اول

ناگاہ کیا دیکھتا ہے کہ حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حبیب جل وعلیٰ کے حریم قدس میں حاضر ہیں تو وہ ادھر متوجہ ہوتے ہیں اور بطور خطاب و بالمشافہہ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ عرض کرتے ہیں نیز اہل عرفان کی بیان کی ہوئی اس وجہ خطاب سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں پیش کیا ہوا بندوں کا تحفہ بھی اس وقت تک قبول نہیں فرماتا جب تک وہ رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیۂ اخلاص و نیاز پیش نہ کریں اسی لیے نماز کے درمیانی اور آخری تشہد میں اپنے تحیات کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام اور صلوٰۃ کو ملا دیا ہے۔ علاوہ ازیں یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز جس طرح اللہ تعالیٰ کے حریم ناز تک رسائی کا ذریعہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عالیہ تک رسائی کا ذریعہ بھی ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ دونوں کی بارگاہ دراصل ایک ہی ہے اور دونوں اکٹھے ہوتے ہیں فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِكَ۔

دہم :

علامہ اسماعیل حقی نے روح البیان ص۲۲۶ پر فرمایا کہ نفس انسانی بدنی علائق اور طبعی موانع و عوائق میں ڈوبا رہتا ہے اوصاف ذمیمہ اور اخلاق ردیہ میں غرق رہتا ہے اور فیاض اقدس جل وعلیٰ انتہائی منزہ و مقدس ہے تو نفس انسانی اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی مناسبت نہ ہوئی رجبکہ فیض رسانی اور حصول فیض کے لیے عادت جاریہ اور قانون قدرت یہی ہے کہ باہم مناسبت و موافقت ہو تو اللہ تعالیٰ سے فیض کا حصول انسانوں کے لیے صرف اسی واسطہ و وسیلہ کے ذریعے ممکن ہوگا جو دوہری صلاحیت و استعداد کا مالک و حامل ہو یعنی تجرد و نورانیت سے موصوف ہو اور اس میں مادیت اور بشریت بھی ہو جیسے آگ اور ترا یندھن کے درمیان خشک لکڑی اور ہڈی اور گوشت کے درمیان غضروف یعنی ہڈیوں کے سرے جو نرمی میں گوشت کے مناسب اور شکل میں ہڈی کے موافق ہوتے ہیں وَتِلْكَ الْوَاسِطَۃُ حَضْرَۃُ صَاحِبِ الرِّسَالَۃِ عَلَیْہِ السَّلَامُ حَیْثُ یَسْتَفِیْضُ مِنْ جِھَۃِ تَجَرُّدِہٖ وَیُفِیْضُ مِنْ جِھَۃِ تَعَلُّقِہٖ اور وہ واسطہ و وسیلہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ ہے جو اپنے تجرد و نورانیت کی رو سے اللہ تعالیٰ سے فیض حاصل کرتے ہیں اور تعلق یعنی بشریت کی رو سے ہمیں فیض پہنچاتے ہیں فَالصَّلٰوۃُ عَلَیْہِ وَاجِبَۃٌ عَقْلًا کَمَا اَنَّھَا وَاجِبَۃٌ شَرْعًا اَیْ بِھٰذِہِ الْاٰیَۃِ۔ لہٰذا آپ پر درود و صلوٰۃ بھیجنا از روئے عقل بھی واجب و لازم ہے جیسے کہ اس آیت کریمہ کی رو سے شرعاً واجب و لازم ہے یعنی درود و صلوٰۃ وسیلہ بن جاتا ہے اس ذات مقدسہ کے ساتھ رابطہ و تعلق کا اور وہ وسیلہ ہیں اللہ کے فیض کا تو اس طرح درود و صلوٰۃ اس فیض قدس کے حصول کا ذریعہ ہونے کی وجہ سے واجب و لازم ٹھہرا۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَصَلَّی اللہُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ۔

دُرود وسلام نہ پڑھنے کی مذمت

جتنا قدر درود وسلام پڑھنا اہم اور ضروری ہے اور فضائل وکمالات کا موجب ہے اتنا قدر ہی اس کا نہ پڑھنا محرومی اور بدنصیبی کا موجب ہوگا کیونکہ اتنی کریم ورحیم اور محسن ومہربان ہستی کے لیے صرف زبان ہلانا بھی گوارا نہ ہو تو اس سے زیادہ حرمان نصیبی اور سیاہ بختی کیا ہوسکتی ہے جبکہ اس میں سراسر اپنی بھلائی اور بہتری ہو اور فلاح وکامرانی اور سرخروئی اور فائز المرامی ہو۔ اسی لیے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غافلی وکاہلی اور ناسپاسی اور احسان ناشناسی سے دور رکھنے کے لیے مختلف اسالیب اور طرق سے ڈرایا اور متنبہ فرمایا۔

۱- مسند امام احمد اور ترمذی میں حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اَلْبَخِیْلُ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ بڑا بخیل ہے وہ شخص جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا پس اس نے مجھ پر دُرود نہ بھیجا۔

۲- ابن ماجہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:

مَنْ نَسِیَ الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ اَخْطَأَ طَرِیْقَ الْجَنَّۃِ۔ جو مجھ پر درود وصلوٰۃ کو بھول گیا (اور اس کا تارک ہوگیا) تو وہ راہِ جنّت سے بھٹک گیا۔

۳- امام ترمذی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بسند حسن نقل کیا ہے کہ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَّجْلِسًا لَمْ یَذْکُرُوا اللّٰہَ فِیْہِ وَلَمْ یُصَلُّوْا عَلٰی نَبِیِّھِمْ اِلَّا کَانَ عَلَیْھِمْ تِرَۃً فَاِنْ شَاءَ عَذَّبَھُمْ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَھُمْ۔ نہیں بیٹھتی کوئی قوم ایسی مجلس میں کہ جس میں وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کریں اور نہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود بھیجیں مگر ان کا وہاں بیٹھنا سراسر حسرت ہوگا (قیامت کے دن) پھر اللہ چاہے تو انہیں عذاب دے اور اگر چاہے تو بخش دے۔

۴- امام بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ ثُمَّ تَفَرَّقُوْا عَنْ غَیْرِ ذِکْرِ اللّٰہِ وَصَلٰوۃٍ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَامُوْا عَنْ اَنْتَنِ جِیْفَۃٍ۔ نہیں جمع ہوتی کوئی قوم اور پھر منتشر ہوتی بغیر اللہ کے ذکر اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود بھیجنے کے مگر (گویا) وہ اُٹھتے ہیں انتہائی بدبودار مردار پر سے یعنی وہ اسلام وایمان بلکہ انسانیت کے تقاضوں سے

دُور رہے اور گدھوں کے ساتھ لاحق ہو گئے۔

۵ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَا يَجْلِسُ قَوْمٌ مَّجْلِسًا لَا يُصَلُّوْنَ فِيْهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةٌ وَاِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ لِمَا يَرَوْنَ مِنَ الثَّوَابِ۔ اَخْرَجَهُ النَّسَائِى وَابْنُ اَبِى عَاصِمٍ وَاَبُوْبَكْرٍ فِى الغَيلانِيَاتِ وَالبَيْهَقِى فِى الشُّعَبِ۔

جو قوم ایک جگہ مل بیٹھے اور اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم پر صلواۃ نہ بھیجے تو یہ امران کے لیے قیامت کے دن سراسر حسرت وارمان کا موجب ہوگا خواہ جنت میں داخل ہو بھی جائیں جبکہ وہ اس صلواۃ (اجتماعیہ) کے ثواب کو دیکھیں گے۔

۶۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:

اَتَانِى جِبْرَئِيْلُ فَقَالَ رَغِمَ اَنْفُ امْرِئٍ ذُكِرْتَ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ۔ اَخْرَجَهُ البَيْهَقِىُّ فِى الشُّعَبِ

جبرئیل علیہ السّلام میرے پاس آئے تو کہا اس شخص کی ناک خاک آلودہو جس کے پاس تمہارا ذکر کیا گیا مگر اس نے آپ پر درُود نہ بھیجا۔

۷۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:

كَفٰى بِهٖ شُحًّا اَنْ يَّذْكُرَنِىْ قَوْمٌ فَلَا يُصَلُّوْنَ عَلَىَّ۔ اَخْرَجَهُ الْقَاضِىْ اِسْمَاعِيْلُ۔

بخیلی کی انتہاء کو پہنچنے کے لیے یہی کافی ہے کہ ایک قوم میرا ذکر کرے مگر مجھ پر درُود وصلواۃ نہ بھیجے۔

۸۔ امام بخاری نے الادب المفرد میں حضرت جابر اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک ہی مضمون کی دو روایتیں نقل کی ہیں کہ رسول معظم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے منبر شریف کی تین سیڑھیوں میں سے ہر ایک پر قدم مبارک رکھتے وقت آمین آمین آمین کہی جب اس کا سبب دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا۔ میں نے پہلے درجہ پر قدم رکھا تو جبرئیل نے کہا۔ بدبخت و نامراد ہو وہ شخص جس نے رمضان کو پایا مگر وہ گزر گیا اور اس کی مغفرت کا سامان نہ ہو سکا میں نے کہا آمین۔ پھر اس نے کہا بدبخت و نامراد ہو وہ شخص جس نے والدین کو یا ان میں سے ایک کو پایا مگر انہوں نے اس کو جنت میں داخل نہ کیا میں نے کہا آمین۔ پھر اس نے کہا "شَقِىَ عَبْدٌ ذُكِرْتَ عِنْدَهٗ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ فَقُلْتُ اٰمِيْنَ" بدبخت و نامراد ہو وہ شخص جس کے پاس آپ کا ذکر کیا گیا اور اس نے آپ پر درُود نہ بھیجا تو میں نے کہا آمین۔

(تفسیر درمنثور صفحہ ۲۱۷ و صفحہ ۲۱۸ ج ۵)

صلوٰۃ وسلام کا فقہی حکم

اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو خطاب فرما کر صلوٰۃ وسلام کا امر فرمایا اور از روئے اصولِ فقہ اور قواعدِ شرعیہ امر وجوب کے لیے ہوتا ہے اور جمہور علماء اسلام اور ائمۂ اسلام نے بھی وجوب کا قول کیا ہے، جیسے کہ علامہ آلوسی نے فرمایا۔ اَلْاَمْرُ فِی الْاٰیَۃِ عِنْدَ الْاَکْثَرِیْنَ لِلْوُجُوْبِ بَلْ ذَکَرَ بَعْضُھُمْ اِجْمَاعَ الْاَئِمَّۃِ وَالْعُلَمَاءِ عَلَیْہِ ۔ کہ اکثرین نے اس امر وحکم کو وجوب وفرضیت پر محمول کیا ہے بلکہ بعض نے اس پر ائمہ وعلماء کا اجماع ذکر کیا ہے ماسوائے محمد بن جریر طبری کے جو اس کو استحباب پر محمول کرتے ہیں مگر ان کا قول مؤول ہے یا پھر مردود۔

لیکن اس میں پھر اختلاف ہے کہ عمر بھر میں صرف ایک مرتبہ فرض و واجب ہے کیونکہ مطلق امر تکرار کو نہیں چاہتا اور مامور بہ کی نفس ماہیت فردِ واحد کے ضمن میں متحقق ہو جاتی ہے۔ جمہور علماء اُمت بمع امام ابوحنیفہ اور امام مالک اسی کے قائل ہیں اور بعض نے کہا تشہد میں واجب ہے خواہ فرائض و واجبات ہوں یا سنن ونوافل اور بعض نے بکثرت صلوٰۃ وسلام پڑھنے کو واجب کہا بغیر کسی عدد کی تعیین وتخصیص کے اور یہی قاضی ابوبکر بن بکیر کا مختار ہے اور بعض نے کہا کہ ہر مجلس میں ایک مرتبہ واجب ہے خواہ آپ کا ذکر مبارک بار بار ہوتا ہے اور بعض حضرات نے کہا کہ جب بھی آپ کا ذکر کیا جائے درود وسلام واجب ولازم ہے اور علماء احناف کی ایک جماعت اسی کی قائل ہے جن میں امام طحاوی بھی شامل ہیں جیسے کہ فرمایا تَجِبُ کُلَّمَا سَمِعَ ذِکْرَہٗ مِنْ غَیْرِہٖ اَوْ ذَکَرَہٗ بِنَفْسِہٖ اور علماء مالکیہ میں سے طرطوشی۔ ابن عربی اور فاکہانی وغیرہم اس کے قائل ہیں اور شوافع حضرات میں امام حلیمی۔ استاذ ابواسحاق اسفرائنی اور شیخ ابوحامد اسفرائنی وغیرہم اسی کے قائل ہیں اور اس قول کی تائید وتقویت کے لیے وہ احادیث مبارکہ کافی ہیں جن میں ذکرِ حبیب کے بعد درود وسلام ذکر نہ کرنے پر مختلف وعیدات ذکر کی گئی ہیں اور کسی فعل کے ترک پر وعید کا ذکر اس کے وجوب کی علامت ہے۔ کما ہو مختار اکثر العلماء والتفصیل فی روح المعانی ص۶۵، ۶۶ جلد ۲۲

اقول وجوب فرض کے معنی میں آتا ہے اور فرض وسنت کے درمیانی مرتبہ پر بھی اطلاق کیا جاتا ہے یعنی جس کا انکار کفر تو نہ ہو لیکن ترکِ عمل پر عذاب ترکِ فرض کی مانند ہو۔ تو ایسی صورت میں عمر بھر میں ایک دفعہ اس کا پڑھنا فرض ہوگا مانند کلمۂ توحید کے اور تشہد صلوات میں اور مجالس میں ذکر پاک آنے پر واجب ہوگا نہ کہ فرض ہذا واللہ ورسولہ اعلم

افضل الصلوات والتسلیمات

علماء اسلام کا اس میں بھی اختلاف ہے کہ سب سے افضل درود کونسا ہے بعض نے نماز میں پڑھے جانے والے دُرود کو افضل قرار دیا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تعلیم دی اور ظاہر ہے کہ آپ نے افضل و اعلیٰ کیفیت ہی اپنے لیے اختیار فرمائی ہوگی۔ اسی لیے نووی علیہ الرحمہ نے کہا کہ اگر کوئی حلف اُٹھائے کہ میں نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم پر افضل ترین دُرود پڑھوں گا تو اس کی قسم صرف اسی درود کے پڑھنے سے پوری ہوگی لیکن دوسرے علماء اسلام نے ان سے اختلاف کیا ہے۔

١۔ رافعی نے مروزی سے نقل کیا ہے کہ قسم اس دُرود کے پڑھنے سے پوری ہوگی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُوْنَ وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْهُ الْغَافِلُوْنَ

اے اللہ صلواۃ نازل فرما محمدؐ کریم اور آل محمدؐ پر ہر بار کہ اہل ذکر تیرا ذکر کریں اور ہر بار کہ ان سے اہلِ غفلت غفلت برتیں۔

٢۔ قاضی حسین فرماتے ہیں قسم پوری ہونے کی صورت یہ ہے کہ یہ دُرود پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَمُسْتَحِقُّهٗ اے اللہ محمدؐ کریم پر دُرود بھیج جیسے کہ وہ اس کے لائق اور مستحق ہیں

٣۔ علامہ بارزی نے کہا کہ افضل ترین درود یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِكَ اے اللہ محمدؐ وآل محمدؐ پر افضل ترین درود بھیج اپنے (لامحدود) معلومات کے مطابق۔

٤۔ علامہ کمال بن الہمام حنفی نے فرمایا کہ درود شریف کے متعلق منقول تمام کیفیات اور صیغے اس درود میں آجاتے ہیں لہٰذا یہ سب سے افضل ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ اَبَدًا اَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِنَا عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ تَسْلِيْمًا وَّزِدْهُ شَرَفًا وَّتَكْرِيْمًا وَّاَنْزِلْهُ الْمَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ اے اللہ ہمیشہ اپنا افضل ترین دُرود بھیج ہمارے سردار اپنے عبدِ خاص اور نبی و رسول محمدؐ پر اور آپ کی آل پر اور سلام بھیج اور ان کے شرف و کرامت میں اضافہ فرما اور قیامت کے دن انھیں اپنے قریب ترین منزل میں جگہ عطا فرمانا۔

٥۔ صحابہ کرام اور تابعین بالاحسان کی عظیم جماعت سے یہی منقول ہے کہ نبی الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر صلواۃ بھیجنے میں

منصوص کیفیت پر انحصار و توقف نہیں ہے بلکہ جس کو اللہ تعالیٰ نے فصاحت و بلاغت سے نوازا ہو اور وہ ان معانی و مطالب کو فصیح اور صریح عبارات سے ادا کر سکتا ہو جو آنحضور کے کمال شرف اور عظمت حرمت پر مشتمل ہوں تو اسے یہ حق حاصل ہے اور اس کی دلیل حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی وہ روایت ہے جسے عبدالرزاق۔ عبد بن حمید۔ ابن ماجہ اور ابن مردویہ نے آپ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا جب نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و صلوٰۃ بھیجو تو اچھی سے اچھی صلوٰۃ بھیجو کیونکہ تمہیں کیا معلوم کہ ہو سکتا ہے وہ آپ پر پیش کی جائے تو عرض کیا گیا کہ آپ ہی ہمیں ایسی عمدہ صلوٰۃ سکھلاؤ تو آپ نے فرمایا اس طرح عرض کیا کرو۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ اِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ، اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا يَّغْبِطُهُ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اے اللہ اپنی صلوات اور رحمت و برکات نازل فرما سید المرسلین۔ امام المتقین اور آخر الزمان نبی محمدؐ پر جو تیرے عبد خاص ہیں اور خیر و بھلائی کی طرف رہبر و قائد ہیں اور سراپا رحمت رسول ہیں۔ اے اللہ ان کو مقام محمود پر پہنچا جس کی وجہ سے اولین و آخرین ان کے ساتھ رشک کریں گے۔ اے اللہ صلوٰۃ نازل فرما محمدؐ و آل محمدؐ پر جیسے تو نے صلوٰۃ نازل فرمائی ابراہیم و آل ابراہیم پر بیشک تو ہمیشہ کے لیے سراہا ہوا ہے اور بزرگ و برتر ہے

(روح المعانی ص۴۷ جلد ۲۲)

۶۔ دارقطنی نے افراد میں اور ابن نجار نے تاریخ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے نقل فرمایا کہ میں بارگاہ نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں حاضر تھا کہ ایک آدمی حاضر خدمت ہوا، اس نے سلام پیش کیا اور آپ نے اس کا جواب عنایت فرمایا بڑی خندہ پیشانی سے پیش آئے اور اپنے پہلو میں بٹھایا جب وہ اپنا مدعا پورا کر کے رخصت ہوا تو آپ نے فرمایا، اے ابوبکر یہ وہ شخص ہے کہ جس کا ہر روز تمام روئے زمین والوں کے برابر عمل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے۔ میں نے عرض کیا یہ کیسے اور کیونکر ہوتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ جب بھی یہ صبح کرتا ہے تو دس مرتبہ تمام مخلوق کے برابر درود بھیجتا ہے میں نے عرض کیا وہ کیسے تو آپ نے ارشاد فرمایا یہ کہتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ عَدَدَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ مِنْ خَلْقِكَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ كَمَا يَنْبَغِيْ لَنَا اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ كَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْهِ۔　(درّ منثور ص۲۱۶ ج ۵۔)

اے اللہ صلوٰۃ و رحمت کاملہ نازل فرما نبی محمدؐ پر مطابق تعداد اپنی مخلوق میں سے صلوٰۃ بھیجنے والوں کے اور

صلواۃ نازل فرما نبی محمد پر جیسے کہ ہمارے لیے مناسب ہے کہ ہم ان پر درود و صلواۃ بھیجیں اور اپنے نبی محمد پر درود و صلواۃ بھیج جیسے کہ تو نے ہمیں ان پر صلواۃ کا حکم دیا۔

۷۔ ابن عدی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اور ابوداؤد۔ ابن مردویہ اور بیہقی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل فرمایا کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسے یہ امر خوشی و مسرت عطا کرے کہ اسے کامل اکمل پیمانہ کے ساتھ پوری پوری جزاء دی جائے جبکہ وہ ہم اہل بیت پر درود و صلواۃ بھیجے تو چاہیئے کہ وہ یوں کہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔
حضرت ابوہریرہ کی روایت میں یہ کلمات ہیں۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔ درمنثور صـ۲۱۸ ج ۵ اور یہ امر واضح ہے کہ اگر یہ درود افضل ترین نہ ہوتا تو کامل و اکمل پیمانہ کے ساتھ پوری پوری جزاء کا موجب نہ ہوتا۔

۸۔ عبدالرزاق اور عبد بن حمید نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ آپ جب درود و صلواۃ پڑھتے تو یوں کہتے ۔ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ شَفَاعَةَ مُحَمَّدِ نِ الْكُبْرٰى وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ الْعُلْيَا وَاَعْطِهٖ سُؤْلَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى كَمَا اٰتَيْتَ اِبْرَاهِيْمَ وَمُوْسٰى ۔ اے اللہ محمد کریم کی شفاعتِ کبریٰ قبول فرما اور ان کا درجہ عالیہ بلند فرما۔ اور ان کا مطلوب و مدعا دنیا و آخرت میں عطا فرما جیسے کہ تو نے حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کو ان کا مطلوب اور مدعا عطا فرمایا۔

۹۔ علامہ آلوسی نے فرمایا فِي عِدَّةِ طُرُقٍ عَنْ عِدَّةٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ اَنَّهُمْ لَمَّا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالُوْا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ۔ متعدد اسانید سے مختلف صحابہ کرام علیہم الرضوان سے مروی ہے کہ وہ جب عرض کرتے یا رسول اللہ تو ساتھ ہی عرض کرتے صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ۔

اقول نیز تمام محدثین و مفسرین اور فقہاء و اصولیین اپنی تصانیف میں لکھتے ہیں اور دوران تقریر و تکلم ہر مقرر اور متکلم کہتا ہے صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اور اسم گرامی آئے اور صحابہ کرام علیہم الرضوان حاضر خدمت ہوتے وقت السلام علیک یا رسول عرض کرتے تھے اور تشہد میں منقول و منصوص الفاظ استعمال نہیں کرتے تھے تو صرف درود ابراہیمی کو افضل ترین صلواۃ ماننے سے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے عہد سے لے کر آج تک تمام اُمت کا ترکِ افضل پر اجماع لازم آئے گا اور خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف

سے افضل ترین صلوٰۃ کی قولی اور تقریری طور پر مخالفت بھی لازم آئے گی جس کا بطلان واضح ہے۔ لہٰذا یہ امر تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں کہ سلام کے وہ مخصوص الفاظ اور صلوٰۃ کی وہ مخصوص کیفیت صرف نماز سے متعلق ہے عام نہیں ہے اور روایات سے بھی یہی تخصیص ثابت ہے لہٰذا اس کی افضیلت نماز تک محدود ہے۔

۱۰۔ ابن خزیمہ، حاکم اور بیہقی نے حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا اَمَّا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ إِذَا نَحْنُ صَلَّيْنَا عَلَيْكَ فِي صَلَوٰتِنَا. لیکن سلام پیش کرنے کا طریقہ تو ہم نے جان لیا تو درود و صلوٰۃ کس طرح بھیجیں جب ہم آپ پر نماز میں صلوٰۃ بھیجیں یہ سوال سن کر آپ خاموش رہے پھر فرمایا جب صلوٰۃ بھیجو تو یوں کہو۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. (درمنثور ص ۲۱۷ ج ۵)

علامہ ابن قیم نے جلاء الافہام میں ذکر کیا کہ .:. اِذَا نَحْنُ صَلَّيْنَا فِي صَلَوٰتِنَا والے اضافہ کو امام احمد نے نقل کیا ہے اور اس کو ابن خزیمہ اور حاکم نے اپنی اپنی صحیح میں اسی اضافہ کے ساتھ نقل کیا ہے اور حاکم نے اس کو علی شرط مسلم تسلیم کیا ہے۔ اور اس سند میں محمد بن اسحاق کی وجہ سے جو جرح کی جاتی ہے اس کا جواب دیتے ہوئے کہا اِنَّ ابْنَ اِسْحَاقَ ثِقَةٌ لَمْ يُجْرَحْ بِمَا يُوْجِبُ تَرْكَ الْاِحْتِجَاجِ بِهٖ وَقَدْ وَثَّقَهُ كِبَارُ الْاَئِمَّةِ وَاَثْنَوْا عَلَيْهِ بِالْحِفْظِ وَالْعَدَالَةِ الَّذِيْنَ هُمَا رُكْنَا الرِّوَايَةِ ص ۵

ابن اسحاق ثقہ ہے اس پر ایسی جرح نہیں کی گئی جس سے اس کی روایت کے ساتھ استدلال کا ترک لازم ہو جائے جبکہ اکابر ائمہ نے اس کی توثیق کی ہے اور حفظ و عدالت کے ساتھ اس کی ثناء کی ہے جو روایت کے رکن ہیں نیز محمد بن اسحاق کی روایت میں تدلیس کا اندیشہ ہوتا ہے اور اس روایت میں اس کی طرف سے سماع کی تصریح موجود ہے لہٰذا یہ اندیشہ اور توہم بھی ختم ہو گیا۔

نیز علامہ موصوف نے ہی دوسرے مقام پر فرمایا " قَدْ صَحَّحَ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ جَمَاعَةٌ مِّنَ الْحُفَّاظِ مِنْهُمْ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ ص ۲۰۸ یعنی صحابی رسول حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ کے استفسار اور ابو مسعود انصاری بدری صحابی کی روایت میں مذکور اس اضافہ کی " کہ جب ہم نماز میں آپ پر صلوٰۃ بھیجیں تو کس طرح بھیجیں " کی توثیق حفاظ حدیث کی جماعت نے فرمائی ہے جن میں ابن خزیمہ، ابن حبان، حاکم، دار قطنی اور بیہقی رحمہم اللہ تعالیٰ شامل ہیں۔ وکذا فی فتح الباری للعسقلانی ص ۲۰۹ ج ۸

علاوہ ازیں صحابہ کرام علیہم الرضوان نے جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا "هٰذا السَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكَ ۔ بہ مامور بہ سلام تو ہم پیش کرنے کا طریقہ جان چکے فرمائیں صلواۃ پیش کرنے کی کیفیت کیا ہے وَمِنَ الْمَعْلُوْمِ اَنَّ السَّلَامَ الَّذِیْ عَلِمُوْهُ هُوَ قَوْلُهُمْ فِی الصَّلٰوةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ فَوَجَبَ اَنْ تَكُوْنَ الصَّلٰوةُ الْمَقْرُوْنَةُ هِيَ فِی الصَّلٰوةِ ۔ جلاء الافہام ص۱۹۹

اور یہ امر معلوم و مسلم ہے کہ جو سلام انھیں معلوم تھا وہ یہی نماز میں ان کا۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ کہنا ہی تھا لہٰذا ضروری ٹھہرا کہ اس استفسار پر جو صلواۃ کی کیفیت سکھلائی گئی اس کا تعلق بھی نماز سے ہی ہو۔

علامہ ابن القیم حنبلی نے ہی جلاء الافہام ص۲۰۸ پر فرمایا

مزید وضاحت اس دعوٰی کی اس امر سے ہوجاتی ہے کہ اگر اس صلواۃ اور سلام سے مراد نماز سے باہر کی کیفیت کا بیان ہوتا تو ہر صحابی بوقت سلام ہی عرض کرتا ۔۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ " وَمِنَ الْمَعْلُوْمِ اَنَّهُمْ لَمْ يَكُوْنُوْا يَتَقَيَّدُوْنَ فِی السَّلَامِ عَلَيْهِ بِهٰذِهِ الْكَيْفِيَّةِ ۔ اور یہ سبھی کو معلوم ہے کہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سلام پیش کرتے وقت اس کیفیت خاصہ کی پابندی نہیں کرتے تھے بلکہ کوئی حاضر خدمت ہوتا تو السلام علیکم عرض کرتا اور بعض "اَلسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ" کہتے اور کچھ "اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ" عرض کرتے نیز صحابہ کرام ابتداء اسلام سے آپ کو سلام پیش کرتے چلے آرہے تھے جو اسلام میں ان کو سکھلایا گیا تھا اور بعد ازاں ان کو جو سکھلایا گیا وہ نماز کا سلام تھا۔

الغرض یہ حقیقت مہر نیمروز کی طرح روشن ہوگئی کہ بہ طریقہ صلواۃ بھیجنے کا نماز سے مخصوص ہے اور صلواۃ کو علٰی الاطلاق اس کیفیت مخصوصہ میں مقید ٹھہرانا نص قطعی کے اطلاق کو منسوخ کرنے کے مترادف ہے جبکہ ظنی روایت اور خبر واحد کے ساتھ قطعی کا نسخ بالکل جائز نہیں ہے۔

نیز اس خبر واحد میں کوئی حصر اور تخصیص کا کلمہ بھی نہیں کہ فقط یہی الفاظ ادا کئے جائیں دوسرے الفاظ سے صلواۃ کی ادائیگی درست نہیں۔ پھر تمام صحابہ کرام اور تابعین و تبع تابعین کے عہد سے آج تک اس درود و سلام پر بھی عمل چلا آرہا ہے۔ صلّی اللہ علیہ وسلّم" اور سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلم سے بھی مختلف صیغے مروی و منقول ہیں اور صحابہ کرام نے اپنے طور پر بھی مختلف انداز سے درود و سلام پڑھے اور پڑھنے کا حکم دیا اور مشائخ کرام نے درود و سلام کے صیغوں پر مشتمل کتابیں تصنیف فرمائیں جو ہزاروں درودوں اور سلاموں پر مشتمل ہیں اور سلاسل اربعہ میں ان کا بڑھتا مروج اور معمول ہے اور مشائخ اپنے متعلقین کو بھی ان کے پڑھنے کی تلقین کرتے ہیں اور مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی نے بھی شہاب ثاقب

ص۶۶ پر دلائل الخیرات شریف وغیرہ کے متعلق علماء دیوبند کے معمولات میں سے ہونے اور اپنے متعلقین کو بھی اس کے پڑھنے کی تلقین کی تصریح کی ہے چنانچہ لکھتے ہیں کہ "وہابیہ خبیثہ کثرت صلواۃ وسلام ودرُود برخیر الانام علیہ الصلواۃ والسلام اور قراءت دلائل الخیرات وقصیدہ بردہ وقصیدہ ہمزیہ وغیرہ اوراس کے پڑھنے اور استعمال کرنے اور ورد بنانے کو سخت قبیح ومکروہ جانتے ہیں (تا) حالانکہ ہمارے مقدس بزرگانِ دین اپنے متعلقین کو دلائل الخیرات وغیرہ کی سند دیتے رہے ہیں اوران کو کثرتِ درود وسلام وتحزیب وقراءت دلائل الخیرات وغیرہ کا امر فرماتے رہے ہیں۔ ہزاروں کو مولانا گنگوہی و مولانا نانوتوی نے اجازت فرمائی اور مدتوں خود بھی پڑھتے رہے۔ شہاب ثاقب ص۶۶

علامہ اسماعیل حقی رحمہ اللہ نے روح البیان جلد سابع ص۲۲۳ پر فرمایا۔

وَاعْلَمْ اَنَّ الصَّلَوٰاتِ مُتَنَوِّعَةٌ اِلٰی اَرْبَعَةِ اٰلَافٍ وَفِیْ رِوَایَةٍ اِلٰی اِثْنَیْ عَشَرَ اَلْفًا عَلٰی مَا نُقِلَ عَنِ الشَّیْخِ سَعْدِ الدِّیْنِ مُحَمَّدِ الْحَمَوِیِّ قُدِّسَ سِرُّہٗ کُلٌّ مِّنْہَا مُخْتَارُ جَمَاعَةٍ مِّنْ اَھْلِ الشَّرْقِ وَالْغَرْبِ بِحَسْبِ مَا وَجَدُوْہُ رَابِطَةَ الْمُنَاسَبَةِ بَیْنَہُمْ وَبَیْنَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَفَھِمُوْا فِیْہِ الْخَوَاصَ وَالْمَنَافِعَ۔

آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ درود وصلوات چار ہزار انواع واقسام ہیں اور ایک روایت کے مطابق بارہ ہزار اقسام جیسے کہ شیخ سعدالدین محمد حموی قدس سرہ سے منقول ہے جن میں سے ہر ایک درُود شرق وغرب کے اخیار واصفیاء اور کاملین کی ایک جماعت کا مختار ہے جس کی بنائے اختیار اس درود وصلواۃ کی بدولت ان کے اور نبی الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان قائم ہونے والے ربط اور روحانی تعلق پر ہے اوران خواص اور منفعتوں پر جو انہیں ان درودوں اور صلوات میں معلوم ہوئیں (اپنے نورِ فراست اور کشف کے ذریعے اور اپنے تجربات ومشاہدات کی بدولت)

منہا قولہ "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ. اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ. اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَلِیْلَ اللّٰہِ (الی) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَحْمَدُ. اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدُ صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَرُسُلِہٖ وَحَمَلَۃِ عَرْشِہٖ وَجَمِیْعِ خَلْقِہٖ عَلَیْكَ وَعَلٰٓی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

ایں صلوات را صلوات فتح گویند چہل کلمہ است صلوات مبارکست ونزد علماء معروف ومشہور وبہر مرادے کہ خواہند حاصل گردد، ہر کہ چہل بامداد بعد از ادائے فرض بگوید کار بستہ او بکشاید و بر دشمن ظفر یابد واگر در حبس بود حق تعالیٰ سبحانہ اورا رہائی بخشد وخواص او بسیار است ص۲۳۶ ج ۷۔ ان درودوں اور صلوات میں سے یہ درود وصلواۃ بھی ہے۔ اس کو صلوات فتح کہتے ہیں جو چالیس کلمات (ندائیہ) پر مشتمل ہے۔ بہت بابرکت درود ہے اور علماء کرام کے نزدیک مشہور ومعروف اور جس مرام ومقصد کے لیے اسے پڑھیں وہ ضرور حاصل ہوگا جو شخص چالیس روز صبح کی نماز فرض ادا کرنے کے بعد یہ درود

پڑھے تو اس کی مشکل حل ہو جائے گی اور اسے دشمن پر ظفر و کامیابی حاصل ہو گی اور اگر قید و حبس میں ہو تو اللہ سبحانہ وتعالےٰ اس کو رہائی اور خلاصی بخشے گا اور علاوہ ازیں بھی بہت خواص ہیں۔ منہا قولہ "اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اِمَامَ الْحَرَمَیْنِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اِمَامَ الْخَافِقَیْنِ (الی) عَلَیْكَ وَعَلٰی عِتْرَتِكَ وَاُسْرَتِكَ وَاَوْلَادِكَ وَاَحْفَادِكَ وَاَزْوَاجِكَ وَاَفْوَاجِكَ وَخُلَفَائِكَ وَنُقَبَائِكَ وَنُجَبَائِكَ وَاَصْحَابِكَ وَاَحْزَابِكَ وَاَتْبَاعِكَ وَاَشْیَاعِكَ سَلَامُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ این را تسلیمات سبعہ گویند کہ ہفت سلام است ہر کہ بکارے درماند و مہمات او فرو بستہ باشد ہفت روزے بعد از ادائے نمازے یازدہ بار صلوات فرستد پس این تسلیمات را ہفت بار بخواند مہم کفایت شود و حاجت روا گردد ص۲۳۶

انہیں تسلیمات سبعہ کہتے ہیں کیونکہ سات (صیغے) سلام کے ہیں، جو شخص کسی کام میں عاجز آجائے اور اس کے اہم معاملات میں رکاوٹ پیدا ہو جائے تو سات دن نماز ادا کرنے کے بعد گیارہ مرتبہ درود پڑھے پھر یہ سات سلام سات مرتبہ پڑھے تو اس کی مشکل دور ہو جائے گی اور حاجت روا ہو جائے گی۔

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی چشتی صابری قدس سرہ العزیز نے سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی زیارت کا شرف حاصل کرنے کے لیے جو درود و صلوات تلقین فرمائی ہیں وہ بھی صیغۂ نداء پر ہی مشتمل ہیں۔ فرماتے ہیں

"طریق زیارت صلی اللہ علیہ وسلم"

بعد نمازِ عشا با طہارت کامل و جامۂ نو و استعمال خوشبو بادب تمام روبسوئے مدینہ منورہ بنشیند و ملتجی از جناب اقدس حقیقت محمدی برائے حصول زیارت جمال مبارک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شود و دل را از جمیع خطرات خالی کردہ صورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلباس بسیار سفید و عمامۂ سبز و چہرۂ منور مثل بدر بر کرسی تصور کند والصلواۃ والسلام علیک یا رسول اللہ راست۔ الصلواۃ والسلام علیک یا نبی اللہ چپ، الصلواۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ در دل خود ضرب کند ایں درود شریف را ہر قدر کہ تواند پے در پے تکرار کند بعد ازاں ایں ہر سہ درود۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُصَلِّیَ عَلَیْهِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ اَهْلُهٗ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَاهُ۔ ہر قدر کہ تواند بعدد طاق بخواند و بوقت خفتن بست و یکبار سورۂ اذا جاء نصر اللہ خواندہ بتصور جمال مبارک درود گویاں سر بسوئے قطب و رو بقبلہ و بر دست راست بخسپد الصلواۃ والسلام علیک یا رسول اللہ خواندہ برکف راست دمیدہ وزیر سر نہادہ بخسپد ایں عمل شب جمعہ یا شب دوشنبہ بکند، چند بار بعمل آرد ان شاء اللہ تعالےٰ بمطلوب خواہد رسید (ضیاء القلوب ص۸۱)

نماز عشاء کے بعد کامل طہارت کے بعد نئے کپڑے پہن کر اور خوشبو لگا کر کامل ادب کے ساتھ منہ مدینہ منورہ کی طرف کر کے بیٹھے اور حقیقت محمدیہ کی بارگاہ اقدس میں جمال مبارک کی زیارت کی التجاء کرے اور دل کو تمام خیالات و وساوس سے خالی کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت مبارک کا تصور اس طرح کرے کہ آپ بہت سفید لباس زیب تن فرمائے، سبز عمامہ سرانور پر باندھے چودھویں کے چاند جیسے چمکتے چہرہ انور کے ساتھ میرے سامنے کرسی پر جلوہ افروز ہیں اور پھر الصلواۃ والسلام علیک یارسول اللہ دائیں جانب متوجہ ہو کر۔ الصلواۃ والسلام علیک یانبی اللہ بائیں جانب متوجہ ہو کر اور الصلواۃ والسلام علیک یاحبیب اللہ دل کی طرف متوجہ ہو کر پڑھے اور اس درود کو پے در پے جس قدر بھی استطاعت وقدرت ہو بار بار پڑھے۔ اس کے بعد یہ تین درود جتنا قدر ممکن ہو اس قدر زیادہ تعداد میں طاق مرتبہ پڑھے اور سوتے وقت اکیس مرتبہ سورۂ اذا جاء نصر اللہ پڑھے اور جمال مبارک کا تصور کرتے ہوئے درود پڑھتے پڑھتے سر قطب شمال کی طرف اور منہ قبلہ کی طرف کر کے لیٹے اور الصلواۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھ کر دائیں ہاتھ پر دم کر کے اسے سر کے نیچے رکھ کر سو جائے اور یہ عمل جمعہ کی رات یا سوموار کی رات کرے اگر کئی مرتبہ اس پر عمل پیرا ہو گا تو انشاء مطلوب حاصل ہو جائے گا۔

اور دوسرے مقام پر اسی سعادت کے حصول کا طریقہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"ذکر کشف روح مبارک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

صورت مثالیہ آنحضرت را تصور نمودہ درود خواند وبطرف راست یا احمد وچپ یا محمد ودر دل یا رسول اللہ ضرب کند ہزار بار بگوید علانیہ یا در خواب از دولت دیدار مبارک مشرف شود (ضیاء القلوب ص۵۸)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مثالیہ کا تصور کرتے ہوئے درود پڑھے اور دائیں جانب یا احمد (الصلواۃ والسلام علیک یا احمد) اور بائیں جانب (الصلواۃ والسلام علیک) یا محمد اور دل پر ضرب لگاتے ہوئے (الصلواۃ و والسلام علیک یارسول اللہ) ہزار مرتبہ کہے۔ بیداری میں یا خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہو جائے گا۔

علامہ ابن القیم نے جلاء الافہام ص۲۵۸ اور علامہ حافظ شمس الدین سخاوی نے القول البدیع ص۱۷۳ پر حضرت شبلی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مقبولیت اور آپ کی ان پر نظر التفات اور نگاہ لطف وکرم کا سبب یہ بیان کیا ہے کہ وہ ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ یہ آیت کریمہ پڑھتے تھے " لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ۔ اور پھر تین مرتبہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ پڑھتے تھے۔

چنانچہ جب حضرت شبلی حضرت ابوبکر بن مجاہد کے پاس ان کی مسجد میں تشریف لائے تو وہ ان کے استقبال کو اُٹھے اور انھیں گلے لگایا اور ان کی پیشانی پر بوسہ دیا تو ابوبکر محمّد بن عمر نے ان سے عرض کیا "یَا سَیِّدِیْ تَفْعَلُ هٰذَا بِالشِّبْلِی اَنْتَ وَجَمِیْعُ مَنْ بِبَغْدَادَ یَتَصَوَّرَ اِنَّهٗ مَجْنُوْنًا؟ فَقَالَ فَعَلْتُ بِهٖ کَمَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ بِهٖ۔ اے میرے مخدوم و مولیٰ تم شبلی کے ساتھ اس طرح تعظیم و تکریم سے پیش آ رہے ہو حالانکہ تم خود اور تمام اہلِ بغداد ان کو مجنون سمجھتے ہیں تو انہوں نے فرمایا میں نے ان کے ساتھ ویسے ہی سلوک کیا ہے جیسے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو ان کے ساتھ کرتے دیکھا ہے۔

پھر اس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میں خواب میں دیدار مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے مشرف ہوا اور دیکھا کہ شبلی آپ کی خدمت میں حاضر ہو رہے ہیں تو آپ ان کے لیے اُٹھے اور ان کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ جب میں نے عرض کیا کہ آپ ان سے یہ مہربانی کیوں فرما رہے ہو تو فرمایا یہ ہر نماز کے بعد یہ آیت پڑھتا ہے اور اس کے بعد یہ تین مرتبہ "صَلَّی اللهُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدُ" پڑھتا ہے چنانچہ جب شبلی میرے پاس تشریف لائے تو میں نے ان کے نماز کے بعد والے ورد و وظیفہ کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے اس وقت بھی وہی کیفیت بیان کی۔

اور علامہ سخاوی نے مزید کہا کہ امام ابوبکر بن مجاہد نے کہا "اَلَا اَقُوْمُ لِمَنْ یُعَظِّمُهٗ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کیا میں اس کے لیے قیام کیوں نہ کروں جس کی رسول پاک تعظیم کریں پھر فرمایا کہ مجھے رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلّم نے خواب میں دیدار سے مشرف فرمانے کے بعد کہا کہ کل تیرے پاس ایک جنتی شخص آئے گا لہٰذا اس کے آنے پر اس کی تعظیم و تکریم کرنا۔ جب میں نے تعمیل ارشاد میں حضرت شبلی کی تعظیم و تکریم کی تو دو تین رات بعد پھر آپ نے دولت دیدار سے مشرف فرمایا "اَکْرَمَكَ اللهُ کَمَا اَکْرَمْتَ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔ اللہ تعالیٰ تجھے بزرگی و برتری بخشے جیسے کہ تو نے ایک جنتی آدمی کی تعظیم و تکریم کی ہے۔ جب میں نے اس کرم نوازی اور بندہ پروری کا سبب دریافت کیا تو فرمایا یہ وہ شخص ہے جو اسّی سال سے ہر نماز کے بعد یہ عمل کرتا چلا آ رہا ہے "اَفَلَا اُکْرِمُ مَنْ یَّفْعَلُ هٰذَا" تو کیا ایسے پاکیزہ عمل والے شخص کی میں تعظیم نہ کروں۔

اگر یہ دُرود کسی فضیلت و برتری کا حامل نہ ہوتا تو اس کا پڑھنے والا اس قدر تعظیم و تکریم اور جنّت کی بشارات کا مستحق کیونکر ہوتا؟ گویا یہ دُرود اس قدر مقبول بارگاہِ رسالت اور مقبول بارگاہِ خداوند تعالیٰ ہے کہ ہر مراد بر آتی ہے ہر مشکل حل ہوتی ہے اور دولتِ دیدار جیسی عظیم نعمت بھی اس کی بدولت حاصل ہوتی ہے اور چشم بخت وا ہو جاتی ہے اور دل کی میل دھل جاتی ہے اور آئینہ قلب اس قدر صاف اور اجلا ہو جاتا ہے کہ آفتاب حقیقت محمدیہ کے جلوے اس میں جھلکنے

لگتے ہیں اور دیدۂ بصیرت اور دیدۂ بصر حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے دیدار والی نعمت عظمیٰ سے مشرف ہوجاتے ہیں اور نبی الانبیاء صلّی اللہ علیہ وسلم ایسے درود پڑھنے والوں کی خود بھی تعظیم وتکریم فرماتے ہیں اور دوسروں کو بھی اس کا حکم دیتے ہیں۔ اگر یہ درود اور صلوٰۃ ہی نہ ہوتے اور ان کا پڑھنا بدعت اور ناجائز ہوتا تو یہ فوائد عظیمہ کیونکر ان کی بدولت حاصل ہوتے۔ جب اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب کریم کو یہ سب درود وسلام پسند ہیں تو پھر کسی دوسرے سے اس کے جواز کی سند حاصل کرنے کی ضرورت ہی کیا ہو سکتی ہے۔

"کیا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ سپیکری درود ہے"

آج کل بعض بے باک اور گستاخ لوگ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کو سپیکری درود اور بریلی کے درود سے تعبیر کر کے اس کی اہمیت کو کم کرنے بلکہ اس کو ناجائز ثابت کرنے کی سعی ناپاک کرتے ہیں تو ان کی توجہ کے لیے عرض ہے کہ ان اقوال کو غور سے پڑھیں تاکہ حقیقتِ حال واضح ہو جائے اور اس درود وسلام کے فوائد عظیمہ اور اس کی شان قبولیت کھل کر سامنے آجائے اور یہ توہم بیخ وبن سے اکھڑ جائے۔ نیز مزید توضیح بھی پیش خدمت ہے ہوسکتا ہے باعث ہدایت اور موجب انابت ہو۔

علامہ حافظ شمس الدین سخاوی فرماتے ہیں "ذَهَبَ الْجُمْهُوْرُ اِلَى الْاِجْزَاءِ بِكُلِّ لَفْظٍ اَدَّى الْمُرَادَ مِنَ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَالَ بَعْضُهُمْ لَوْقَالَ فِيْ اَثْنَاءِ التَّشَهُّدِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ اَجْزَاَهُ" ـــ جمہور علماء کا مذہب یہ ہے کہ ہر وہ لفظ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ کے مقصد کو پورا کردے وہ کافی ہے حتّٰی کہ بعض نے کہا کہ اگر تشہد کے دوران "اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ" کہہ دے تو یہ نمازی کے لیے کافی ہے یعنی صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا پر اس صورت میں عمل ہو گیا اور تعمیل فرمان ہو گئی۔

اور علامہ حسین احمد دیوبندی شہاب ثاقب میں تصریح کرتے ہیں کہ درود کے ضمن میں ندائے یارسول اللہ جائز ہے یعنی الصلوٰۃ والسّلام علیک یارسول اللہ چنانچہ فرماتے ہیں۔ وہابیہ خبیثہ یہ صورت نہیں نکالتے اور جملہ انواع کو منع کرتے ہیں چنانچہ وہابیۂ عرب کی زبان سے بارہا سنا گیا کہ وہ "الصّلوٰۃ والسّلام علیک یارسول اللہ" کو سخت منع کرتے ہیں اور اہل حرمین پر سخت نفریں اس نداء اور خطاب پر کرتے ہیں اور ان کا استہزاء اڑاتے ہیں اور کلمات ناشائستہ استعمال کرتے ہیں حالانکہ ہمارے مقدس بزرگان دین اس صورت اور جملہ صورت درود شریف کو اگرچہ بصیغۂ نداء وخطاب کیوں نہ ہوں مستحب اور مستحسن جانتے ہیں اور اپنے متعلقین کو اس کا امر کرتے ہیں۔ شہاب ثاقب ص ۶۵

اس اقتباس سے واضح ہوگیا کہ یہ صرف بریلی کا درود نہیں بلکہ دراصل اہلِ حرمین کا ہے اور صدیوں پہلے کے اکابر نے اس کو جائز بھی کہا اور اس پر عمل پیرا بھی رہے اور علمائے دیوبند بھی کل تک ان اہلِ حرمین سے متفق تھے اور اس درود کے منکروں کو خبیث اور پلید سمجھتے تھے مگر اب وہی خبیث اسی روش و کردار اور نظریہ و عقیدہ پر ہوتے ہوئے طیب اور پاک ہوگئے ہیں تو اس کا سبب موجب اور باعث بیان کرنا اخلافِ دیوبند کی ذمہ داری ہے؛
اَلَیْسَ مِنْکُمْ رَجُلٌ رَّشِیْدٌ۔

نیز اس فرق کا بطلان بھی واضح ہوگیا کہ روضۂ اقدس پر تو الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ جائز ہے مگر دور سے جائز نہیں کیونکہ حسین احمد مدنی صاحب نے خود بھی دور سے پڑھنے کو جائز رکھا اور اہلِ مکہ کا پڑھنا بھی تسلیم کیا اور ظاہر ہے کہ وہ دوری اور نداءِ غائبانہ کی صورت ہی ہے اور اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ بالقول بعض علماء "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ" جو تشہد میں پڑھتے ہیں وہ بعید سے بھی پڑھا جاتا ہے لہٰذا یہ تفرقہ بھی غلط ہے۔

"مقاماتِ کراہتِ صلوٰۃ وسلام"

اگرچہ صلوٰۃ وسلام کا حکم مطلق ہے اور از روئے قواعد و اصول مطلق کو اپنے اطلاق پر رکھا جانا لازم ہے تاوقتیکہ تقیید و تخصیص پر کوئی دلیل اسی پائے کی موجود نہ ہو مگر اللہ تعالیٰ نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی تعظیم و توقیر اور اجلال و تکریم کا حکم دیتے ہوئے فرمایا: "لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَتُعَزِّرُوْہُ وَتُوَقِّرُوْہُ وَتُسَبِّحُوْہُ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا" تاکہ تم ایمان لاؤ اللہ کے ساتھ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور اس رسول کی تکریم و توقیر کرو اور صبح و شام ان کی طہارت و تقدیس بیان کرو اور فرمایا وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰہِ فَاِنَّھَا مِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ۔ اور جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو وہ دلوں کے تقویٰ و طہارت سے ہیں اور اس آیت کریمہ کے اندازِ بیان سے واضح ہے کہ ان کی تعظیم و تکریم کا خلاف تقویٰ و ایمانداری کے منافی ہے لہٰذا کسی ایسے مقام پر درود و سلام پڑھنا جو عظمتِ رسالت اور آدابِ نبوت کے مطابق اور شایانِ شان نہ ہو تو وہ درست نہیں ہوگا علمائے اسلام نے ایسے مقامات کی تصریح کرتے ہوئے فرمایا:

(۱) اِنَّمَا یُصَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِنِیَّۃِ الْقُرْبَۃِ وَالْاِحْتِسَابِ وَقَصْدِ التَّعْظِیْمِ وَرَجَاءِ الثَّوَابِ وَلِھٰذَا کَرِہَ الْعُلَمَاءُ الصَّلٰوۃَ عَلَیْہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَبْعَۃِ مَوَاضِعَ وَھِیَ الْجِمَاعُ وَحَاجَۃُ الْاِنْسَانِ وَشُھْرَۃُ الْمَبِیْعِ وَالْعَثْرَۃُ وَالتَّعَجُّبُ وَالذَّبْحُ وَالْعُطَاسُ عَلٰی خِلَافٍ فِی الثَّلَاثَۃِ الْاَخِیْرَۃِ وَذِکْرُ

الشَّیْخ یُوسُفُ بْنُ عُمَرَ الْاَکْل بَدْلَ شُھْرَۃِ الْمَبِیْعِ وَزَادَ الرَّصَّاعُ مَا یَصْدُرُ مِنَ الْعَوَامِ فِی الْاَعْرَاسِ وَ غَیْرِھَا مِنْ اشْتِھَارِھِمْ اَفْعَالَھُمْ لِلنَّظْرِ اِلَیْھَا بِالصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَ زِیَادَۃِ عَدَمِ الْوَقَارِ وَالْاِحْتِرَامِ بَلْ بِضِحْكٍ وَلَعِبٍ ثُمَّ ذَکَرَ مِنَ الْمَوَاضِعِ الَّتِیْ نُھِیَ عَنِ الصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ فِیْھَا اَلْاَمَاکِنَ الْقَذِرَۃَ وَاَمَاکِنَ النَّجَاسَۃِ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔ (مطالع المسرات ص۲۶)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام عبادت اور رضا الٰہی کے حصول، تعظیم وتکریم کے ارادہ اور حصول ثواب کی امید ور جاء پر بھیجا جائے اور اسی لیے علماء کرام نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر سات مقامات میں دُرود وصلوٰۃ کو مکروہ قرار دیا ہے۔ جماع کے وقت۔ قضاء حاجت کے دوران قابل فروخت شئی کی تشہیر کے لیے اور لغزش کھانے پر اور بوقت تعجب اور ذبح اور چھینک کے اگرچہ ان آخری تین کی کراہت میں علماء کا باہم اختلاف ہے اور شیخ یوسف بن عمر نے قابل فروخت چیز کی تشہیر کی جگہ کھانے کا ذکر کیا ہے اور رصاع نے ان پر اضافہ کرتے ہوئے اس صلوٰۃ کا بھی ذکر کیا ہے جو عوام شادی بیاہ وغیرہ کے موقعہ پر اپنے افعال لہو ولعب کی تشہیر اور لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے کہتے ہیں جس میں بہت بے توقیری اور ترک احترام ہوتا ہے بلکہ ہنسی مزاح اور کھیل کود کی صورت ہوتی ہے۔ پھر مزید برآں ان مقامات میں سے جن میں دُرود وصلوٰۃ مکروہ وممنوع ہے ان مقامات کو بھی شمار کیا جن میں پلیدی اور نجاست موجود ہو واللہ اعلم۔

(۲) علامہ اسماعیل حقی روح البیان میں فرماتے ہیں اور چھینک آنے پر بعض کے نزدیک درود شریف پڑھے اور اکثر علماء نے اس کو مکروہ کہا ہے جیسے کہ شرعۃ اور اس کی شرح میں مذکور ہے کہ چھینک کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہ کرے بلکہ الحمد للہ کہے اور نہ ذبح کے وقت حتّٰی کہ اگر بوقت ذبح بسم اللہ واسم محمدّ کہے گا تو وہ جانور حلال نہیں ہوگا کیونکہ یہ ذبح خالص اللہ تعالیٰ کے لیے نہیں رہے گی اور اگر بسم اللہ وصلی اللہ علی محمدّ کہے تو یہ مکروہ ہے اور نہ تعجب کے وقت دُرود بھیجے کیونکہ تعجب کے وقت سبحان اللہ کہنا چاہیئے۔ ص۲۳۲ ج ۷۔

دُرود وسلام کے جائز مقامات

قبل ازیں عرض کیا جا چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا" مطلق ہے اور وہ اپنے اطلاق کے لحاظ سے تمام اوقات اور احوال کو شامل ہے جس طرح کہ صلوٰۃ وسلام کے معنیٰ پر مشتمل ہر صیغہ کو لہٰذا کسی مقام میں اس کی ممنوعیت اور عدم جواز محتاج ثبوت ہے نہ کہ اس کا جواز اور اباحت یا استحباب لہٰذا جس جگہ علماء اسلام

نے عدم جواز کی تصریح کی ہو اور اس کا دار و مدار بھی کسی قطعی دلیل پر ہو تو وہ قول قابل قبول ہوگا اور حجت و سند جس طرح قبل ازیں عرض کیا گیا ہے کہ جو مقامات آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر اور اجلال و تکریم کے منافی ہیں وہاں مکروہ ہے اور جہاں یہ امر مانع متحقق نہ ہوگا وہاں پر جائز ہوگا جن میں بعض میں واجب، بعض میں سنت اور بعض میں مستحب و مستحسن ہوگا علامہ ابن القیم نے چالیس سے زیادہ مقامات کا ذکر کیا ہے جن میں صلوٰۃ و سلام واجب ہے یا تاکیدی مستحب و مستحسن اور علامہ سخاوی نے اٹھانثی سے زیادہ ایسے مقامات کی تصریح کی ہے لیکن حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور بعض دوسرے صحابہ کرام کے حق میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ مژدہ سنایا اور بشارت دی کہ پھر تو تمہاری تمام مشکلات حل ہو جائیں گی اور سب حاجات پوری ہو جائیں گی جب انہوں نے عرض کیا تھا کہ ہم اپنا تمام وقت دیگر اوراد و وظائف کی بجائے صرف آپ پر درود و صلوٰۃ پڑھنے میں ہی صرف کریں گے تو اس سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ صلوٰۃ و سلام کا حکم اپنے اطلاق اور عموم پر ہے اور فرائض و واجبات کے بعد تمام اوقات عزیز ان میں صرف کرنا بہت بڑی عبادت اور سعادت ہے۔ لہٰذا ان حضرات نے جو مقامات ذکر کئے ہیں وہ وجوب یا استحباب موکد کے مقامات ہیں نہ یہ کہ جواز و اباحت ان میں ہی منحصر ہے اور ان کے علاوہ مقامات میں جائز ہی نہیں۔

اذان سے پہلے اور اس کے بعد درود و صلوٰۃ کا حکم

بدقسمتی سے آج کل یہ مسئلہ انتہائی اختلافی بن چکا ہے اور ایک فریق شب و روز اس کی حرمت اور عدم جواز کو بیان کرنا اور اس سے لوگوں کو دور رکھنا اپنا فرض اولین سمجھنے لگا ہے اور پڑھنے والوں پر بڑے سخت الفاظ میں تنقید کرنے لگے ہیں۔ حالانکہ مسلم شریف میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے مروی حدیث جو قبل ازیں ذکر ہو چکی ہے اس میں اذان کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود درود و صلوٰۃ پڑھنے کا حکم دیا ہے اور ساتھ ہی یہ مژدہ بھی سنایا کہ تمہارے ایک درود کے بدلے اللہ تعالیٰ تم پر دس درود بھیجے گا اور یہی حدیث بروایت مسلم مشکوٰۃ شریف میں بھی مذکور ہے لہٰذا اذان کے بعد درود و صلوٰۃ سے منع کرنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو رد کرنے کے مترادف ہے اور امت کو اللہ تعالیٰ کی صلوات سے محروم کرنے کا موجب بھی جو کسی مسلمان کے بھی شایان شان نہیں چہ جائیکہ علماء اعلام وارثان انبیاء کے۔

سوال۔ وہ حکم تو صرف سامعین کے لیے ہے نہ کہ اذان کہنے والے کے لیے جبکہ کلام مؤذنوں کے صلوٰۃ پڑھنے میں ہے؟

جواب۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ مؤذن ہم سے اجر و ثواب میں بڑھ گئے اور ہم اس ثواب اور فضیلت سے محروم رہ گئے جو مؤذن کو حاصل ہوتی ہے تو اس کے تدارک اور اسی قدر اجر و ثواب حاصل کرنے کا طریقہ بیان کرتے

ہوئے آپ نے فرمایا کہ مؤذن کے ساتھ ساتھ اذان کے کلمات دہراتے چلے جاؤ ما سوائے حَيَّ عَلَى الصَّلٰوة اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے کیونکہ یہاں پر" لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" کہنے کا حکم ہے تو تمہیں بھی وہ اجر و ثواب حاصل ہو جائے گا لیکن درود اور دعائے وسیلہ کا حکم یہ سب کو شامل ہے۔ ورنہ یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ مؤذن کے لیے دعائے وسیلہ مانگنا بھی منع ہے حالانکہ اس کا کوئی بھی قائل نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے کیونکہ اس دعا پر استحقاق شفاعت کا مژدہ ہے اور اسے مؤذن کے حق میں ممنوع ٹھہرا کر اسے استحقاق شفاعت سے محروم کرنا لازم آئے گا اور اسی طرح درود وصلوٰۃ پڑھنے سے روکنا بھی اللہ تعالیٰ کے دس گنا درود وصلواۃ سے محروم کرنے کو مستلزم ہے اور علمی اصطلاح میں اس انداز بیان کو صنعت استخدام سے تعبیر کیا جاتا ہے یعنی قُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ کی ضمیر سے سامعین مراد ہیں اور دوبارہ اعادہ کی صورت میں مؤذن اور سامع سبھی مراد لیتے ہوئے ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ اور ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فرمادیا نیز درود وصلواۃ دعا سے قبل مسنون ہے اور دعا مؤذن کے لیے مسنون تو درود بھی مسنون۔

اسی طرح اذان سے قبل درود وصلواۃ کہنے کا حکم مخصوص اگرچہ وارد نہیں لیکن عمومات و اطلاقات نصوص اس کو بھی شامل ہیں اور اس میں کوئی بے ادبی اور بے توقیری بھی نہیں بلکہ مؤذن پاک جگہ میں بدن پاک اور لباس پاک کے ساتھ درود پڑھتا ہے لہٰذا اس کو ناجائز اور ممنوع ٹھہرانے کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔

سوال۔ اس طرح اذان میں اضافہ لازم آتا ہے اور وہ جائز نہیں ہے۔

جواب۔ اضافہ تو آخر میں پڑھنے سے بھی لازم آجاتا ہے لیکن وہ سنت ہے لہٰذا اضافہ کا بہانہ مشترک ہے مگر آخر میں اس دلیل کا مدلول اور نتیجہ متخلف ہے اور اس حکم یعنی عدم جواز کا دعویٰ باطل ہے لہٰذا اس شبہ کا قطعاً کوئی اعتبار نہیں ہے علی الخصوص جبکہ اذان کا لب ولہجہ اور انداز الگ ہوتا ہے اور درود شریف کا اس سے بالکل مختلف۔

نیز حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے متعلق ابوداؤد شریف "باب الاذان فوق المنارہ" کے تحت حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے بنو النجار کی صحابی انصاری عورت سے مروی و منقول ہے کہ میرا مکان مسجد نبوی کے اطراف میں سب مکانوں سے بلند تر تھا لہٰذا حضرت بلال فجر کی اذان اس پر دیتے تھے چنانچہ آپ پچھلی رات آکر مکان کی چھت پر بیٹھ جاتے اور طلوع فجر کا انتظار کرنے لگتے۔ جونہی فجر طلوع ہوتی تو اٹھ کھڑے ہوتے پھر کہتے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَحْمَدُكَ وَاَسْتَعِيْنُكَ عَلٰى قُرَيْشٍ اَنْ يُّقِيْمُوْا دِيْنَكَ۔ قَالَتْ ثُمَّ يُؤَذِّنُ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُهٗ كَانَ تَرَكَهَا لَيْلَةً وَاحِدَةً هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ۔ (ابوداؤد شریف جلد اول ص۷۷)

اے اللہ میں تیری حمد کرتا ہوں اور تجھ سے قریش پر مدد طلب کرتا ہوں کہ وہ تیرے دین کو قائم کریں۔ انصاریہ

فرماتی ہیں کہ پھر اذان کہتے اور بخدا ان کا ان کلمات کو کسی بھی رات میں ترک کرنا میرے علم میں نہیں ہے یعنی ہمیشہ یہ کلمات فجر کی اذان سے پہلے کہا کرتے تھے ...

فائدہ عظیمہ : حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا یہ روزمرہ کا معمول تھا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمام صحابہ کرام جو مدینہ منورہ میں موجود تھے ان کے علم میں تھا لیکن نہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اذان میں اضافہ معلوم ہوا اور نہ صحابہ کرام کو اور نہ خود حضرت بلال کو اور نہ ہی کسی نے ان کو منع فرمایا تو گویا ان کا یہ عمل حدیث تقریری اور اجماع صحابہ اور اجماع اہل مدینہ اور اجماع عترت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قبیل سے ٹھہرا جس کے بعد کسی مسلمان کے لیے اس قسم کے کلمات حمد اور دعا کے جواز میں شک وشبہ اور تردد و تذبذب کی گنجائش نہیں ہو سکتی تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اگر حمد خداوند تعالٰے اور قریش کی ہدایت اور ان کے لیے خدمتِ اسلام کی توفیق کی دعا جائز ہے اور یقیناً جائز ہے تو درود مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر ناجائز اور ممنوع ہو سکتا ہے؟ اور اسے اذان میں اضافے کے بہانے ناجائز کیونکر کہا جا سکتا ہے۔

اذان کے درمیان درود و صلوٰۃ

فقہائے کرام نے تصریح فرمائی ہے کہ جب موذن ” اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰه پہلی مرتبہ کہے تو سامعین کہیں ” صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه اور دوسری دفعہ کہے تو قُرَّةُ عَيْنِي بِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه “ کہے علّامہ اسماعیل حقی نے روح البیان میں فرمایا ” ثُمَّ اِنَّ لِلصَّلٰوتِ وَالتَّسْلِيْمَاتِ مَوَاطِنَ . مِنْهَا اَنْ يُصَلِّيَ عِنْدَ سَمَاعِ اِسْمِهِ الشَّرِيْفِ فِي الْاَذَانِ ” قَالَ الْقُهُسْتَانِيُّ فِيْ شَرْحِهِ الْكَبِيْرِ نَقْلًا عَنْ كَنْزِ الْعِبَادِ اِعْلَمْ اَنَّهُ يُسْتَحَبُّ اَنْ يُّقَالَ عِنْدَ سَمَاعِ الْاُوْلٰى مِنَ الشَّهَادَةِ .. صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعِنْدَ سَمَاعِ الثَّانِيَةِ.. قُرَّةُ عَيْنِيْ بِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ يُقَالُ .. اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ ،، بَعْدَ وَضْعِ ظُفْرِ الْاِبْهَامَيْنِ عَلَى الْعَيْنَيْنِ فَاِنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ قَائِدًا لَّهُ اِلَى الْجَنَّةِ انتهى ۔ (روح البیان جلد ۷ ص ۲۲۸)

خلاصہ مفہوم یہ کہ صلوات و تسلیمات کے بہت سے مقام ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اذان میں آپ کا نام مبارک سننے پر صلوٰۃ پڑھے علامہ قہستانی نے شرح کبیر میں کنز العباد سے نقل کیا ہے کہ جان لو کہ مستحب یہ ہے کہ شہادت رسالت کا کلمہ پہلی مرتبہ سننے پر ” صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه “ کہے اور دوسری مرتبہ سننے پر دونوں ہاتھ کے انگوٹھوں کے ناخنوں کو آنکھوں پر رکھ کر کہے ” قُرَّةُ عَيْنِيْ بِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه “ یعنی میری آنکھوں کی ٹھنڈک آپ کی بدولت ہے اے رسول باری تعالیٰ کیونکہ اس طرح کہنے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنت تک رسائی کے لیے اس کی قیادت اور

دستگیری فرمادیں گے۔ اور یہی مضمون طحطاوی علیٰ مراقی الفلاح میں موجود ہے۔ ملاحظہ ہو ص۱۲۲
علامہ شامی نے ردالمحتار حاشیہ درمختار میں ذکر فرمایا ہے ملاحظہ ہو جلد اوّل ص۳۷

اذان اور اقامت کے درمیان صلواۃ وسلام

جماعت کے قیام کا قرب بیان کرنے کے لیے جو کلمات استعمال کئے جاتے ہیں انھیں تثویب کہتے ہیں اور اس میں کسی خاص علامات کو معین کرلینا جائز ہے مثلاً تنحنح (کھنگھورنا) قامت قامت (نماز شروع ہو رہی ہے) اَلصَّلوٰۃُ الصَّلوٰۃُ (نماز کی طرف آؤ) وَلَوْ اَحْدَثُوْا اَعْلَامًا مُّخَالِفًا لِّذٰلِكَ جَازَ (اور اس کے علاوہ علامات مقرر کریں تو بھی جائز ہے۔ کذا فی النهر عن المجتبی شامی جلد اوّل ص۳۶۲ لہٰذا اگر صلواۃ و سلام کو بطور تثویب اور اطلاع کی نیت سے پڑھا جائے تو بھی جائز ہوگا۔

سلطان صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دورِ حکومت میں امراء و سلاطین پر مروج سلام کو ترک کرا کر سرور عالم صلّی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھنے کا حکم دیا اور علماء کرام نے اسی کو اختیار کیا درمختار میں فرمایا "اَلتَّسْلِيْمُ بَعْدَ الْاَذَانِ حَدَثَ فِيْ رَبِيْعِ الْاٰخِرِ سَنَةَ سَبْعِ مِائَةٍ وَّاِحْدٰى وَثَمَانِيْنَ فِيْ عِشَاءِ لَيْلَةِ الْاِثْنَيْنِ ثُمَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ بَعْدَ عَشْرِ سِنِيْنَ حَدَثَ فِي الْكُلِّ اِلَّا فِي الْمَغْرِبِ ثُمَّ فِيْهَا مَرَّتَيْنِ وَهُوَ بِدْعَةٌ حَسَنَةٌ"۔ ـــــــــ یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اذان کے بعد سلام پیش کرنے کا طریقہ ۷۸۱ھ ربیع الثانی میں شروع ہوا پہلے پہل صرف سوموار کی عشاء کو سلام پیش کیا جاتا تھا پھر جمعہ کے دن بھی یہ سلام مروج ہوگیا اور دس سال بعد ۷۹۱ھ میں مغرب کے علاوہ تمام نمازوں میں اذان کے بعد (اور جماعت سے قبل) رواج پذیر ہوگیا پھر نماز مغرب میں بھی دو دفعہ کہا جانے لگا اور یہ بدعت حسنہ ہے۔ اور علامہ شامی نے فرمایا کہ جو تاریخ صاحب درمختار نے ذکر کی ہے وہی نہر فائق میں سیوطیؒ کی کتاب حسن المحاضرہ سے منقول ہے ثُمَّ نَقَلَ عَنِ الْقَوْلِ الْبَدِيْعِ لِلسَّخَاوِيْ اَنَّهٗ فِيْ سَنَةِ ۷۹۱ھ وَاَنَّ اِبْتِدَاءَهٗ كَانَ فِيْ اَيَّامِ السُّلْطَانِ النَّاصِرِ صَلَاحِ الدِّيْنِ بِاَمْرِهٖ۔ پھر علامہ سخاوی کی کتاب القول البدیع سے نقل فرمایا کہ اس کا آغاز ۷۹۱ھ میں ہوا اور اس کی ابتداء سلطان ناصر صلاح الدین کے حکم سے ہوئی۔ اگرچہ سو سال سے زائد عرصہ کے علماء اعلام شوافع اور احناف کے نزدیک وہ بدعت حسنہ ہے اور کارِ ثواب اور ممنوع و مکروہ نہیں ہے تو اب اس کے خلاف شور و شر اور نزاع و خلاف قطعاً زیبا نہیں ہے اور اس کو روکنے کی کوشش کرنا دین میں مداخلت کے مترادف ہے کیونکہ بدعت شرعیہ صرف بدعت سیئہ ہے یعنی جو قرآن و حدیث کے خلاف ہو اور اس کے عموم و اطلاق اور دلالت النص یا اشارۃ النص اور

اقتضاء النص سے ثابت نہ ہو وہ ناجائز ہے اور جو عموم واطلاق میں داخل ہو یا دلالت و اشارت اور اقتضاء کے طور پر ثابت ہو تو اس پر عمل قرآن و حدیث پر عمل ہے اور اسے بدعت کہنا محض لغوی لحاظ سے ہے جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تراویح کی نماز با جماعت ایک امام کے پیچھے بدعت حسنہ قرار دیتے ہوئے فرمایا "نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ" یہ اچھی اور بہترین بدعت ہے۔ علامہ سخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "قَدْ اَحْدَثَ الْمُؤَذِّنُوْنَ الصَّلٰوةَ وَالسَّلَامَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" القول البدیع ص۱۹۲ یعنی موذنوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلواۃ وسلام کو اذان کے بعد جاری کر دیا۔ پانچوں فرائض کی اذانوں میں ماسوائے فجر اور جمعہ کے کہ ان میں اذان سے پہلے صلواۃ وسلام کہتے ہیں اور ماسوائے مغرب کے کہ اس کو وقت کی تنگی کی وجہ سے ترک کر دیتے ہیں (تا) وَقَدِ اخْتُلِفَ فِيْ ذٰلِكَ هَلْ هُوَ مُسْتَحَبٌّ اَوْ مَكْرُوْهٌ اَوْ بِدْعَةٌ اَوْ مَشْرُوْعٌ وَاسْتَدَلَّ لِلْاَوَّلِ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰی وَافْعَلُوا الْخَيْرَ وَمَعْلُوْمٌ اَنَّ الصَّلٰوةَ وَالسَّلَامَ مِنْ اَجَلِّ الْقُرَبِ لَاسِيَّمَا وَقَدْ تَوَارَدَتِ الْاَخْبَارُ عَلَى الْحَثِّ عَلٰی ذٰلِكَ (الی) وَالصَّوَابُ اَنَّهٗ بِدْعَةٌ حَسَنَةٌ يُؤْجَرُ فَاعِلُهٗ بِحُسْنِ نِيَّتِهٖ ص۱۹۳ اور اس میں اختلاف کیا گیا ہے کہ آیا وہ مستحب ہے یا مکروہ یا بدعت یا جائز اور مستحب ہونے پر اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے استدلال کیا گیا ہے کہ نیکی اور بھلائی کے کام کرو اور یہ ہر ایک کو معلوم ہے کہ صلواۃ وسلام عظیم و جلیل عبادات کے قبیل سے ہے خصوصاً جبکہ روایات کثیرہ میں اس کی طرف ترغیب دلائی گئی ہے (تا) اور صواب و صحیح یہی ہے کہ وہ بدعت حسنہ مستحبہ ہے اس پر کاربند شخص کو اس کے حسن نیت کی وجہ سے اجر و ثواب عطا کیا جائے گا۔ وکذا فی النہر الفائق ورد المحتار ص۳۶۲ جلد ۱

تنبیہ: اگرچہ صلواۃ وسلام بعض مقامات میں مباح بلکہ مستحب ہوتا ہے مگر جب اس کی اباحت اور استحباب کا انکار کیا جائے اور حرمت و کراہت کا قول کیا جائے تو اس کی اباحت اور استحباب کو برقرار رکھنے کے لیے وہ مؤکد ہو جاتا ہے جیسے وضو حوض سے کرنا مباح ہے لیکن معتزلہ نے جب اسے ناجائز قرار دیا تو علمائے اہل سنّت نے اس کو مستحب مؤکد قرار دے دیا تاکہ ترک عمل کی وجہ سے لوگوں کے ذہن میں عدم جواز اور ممنوعیت راسخ نہ ہو جائے۔ وَالتَّوَضِّيْ مِنَ الْحَوْضِ اَفْضَلُ مِنَ النَّهْرِ رَغْمًا لِلْمُعْتَزِلَةِ اَيْ لِاَنَّ الْمُعْتَزِلَةَ لَا يُجِيْزُوْنَهٗ مِنَ الْحِيَاضِ فَتَرْغَمُهُمْ بِالْوُضُوْءِ مِنْهَا قَالَ فِي الْفَتْحِ وَهٰذَا اِنَّمَا يُفِيْدُ الْاَفْضَلِيَّةَ لِهٰذَا الْعَارِضِ فَفِيْ مَكَانٍ لَا يَتَحَقَّقُ يَكُوْنُ النَّهْرُ اَفْضَلُ (درّ مختار مع شامی ص۱۷۲ ج۱)

ترجمہ: اور وضو حوض سے کرنا نہر کی نسبت افضل ہے معتزلہ کی تذلیل کے لیے یعنی اس لیے کہ معتزلہ اس کو حوضوں سے جائز نہیں رکھتے لہٰذا تم حوض سے وضو کے ذریعے ان کی تذلیل اور مقصد میں ناکامی کا سامان کیا کرو۔ علامہ ابن ہمام نے فتح القدیر میں فرمایا کہ حوض کو نہر پر افضلیت اس امر عارض کی وجہ سے ہے لہٰذا جہاں پر یہ امر عارض موجود نہیں ہوگا تو وہاں پر نہر سے

وضو کرنا بنسبت حوض کے افضل ہو گا۔

اور اس قاعدہ کو علمائے دیوبند نے اس طرح بے دریغ استعمال کیا کہ زاغ معروفہ کا کھانا جہاں برا سمجھا جاتا ہو وہاں اس کے کھانے کو مستحب اور کار ثواب بنا دیا ملاحظہ ہو فتاوی رشیدیہ از شیخ رشید احمد گنگوہی ص۱۶۲ جلد ۲۔ لہٰذا اس ضابطہ اور قاعدہ کے تحت جہاں اذان کے بعد اور دعائے وسیلہ سے قبل اسے ناجائز کہا جائے تو اس کی سنیت زیادہ مؤکد ہو کر درجہ وجوب تک پہنچ جائے گی کیونکہ وہ صریح حدیث کا انکار ہے اور بطور تثویب پڑھنے یا اذان سے پہلے پڑھنے سے مطلقاً منع کیا جاتا ہو تو وہاں بھی اس کا پڑھنا مستحب مؤکد ہو جائے گا کیونکہ کالا کوا کھانا اگر بذات خود علمائے دیوبند کے نزدیک مباح تھا مگر اہل سنّت کی مخالفت میں کار ثواب بن گیا تو صلوٰۃ وسلام تو پہلے ہی اہم عبادت اور قربت تھا اور موجب سعادت اور باعث ترقی درجات اور حصول شفاعت تو اس کا استحباب مزید مؤکد ہو جائے گا اور یہ مقدر کی بات کہ کوئی صلوٰۃ وسلام بارگاہِ رسالت پناہ صلّی اللہ علیہ وسلم میں پیش کر کے ثواب و درجات حاصل کرتا ہے اور کوئی کالے کوّے کھا کھا کر ؎

گلیم بخت کسے کہ بافند سیاہ ۔۔۔ بآب زمزم و کوثر سفید نتواں کرد

هٰذَا مَا تَيَسَّرَ لِهٰذَا الْعَبْدِ الضَّعِيفِ عَلٰى سَبِيلِ الْاِرْتِجَالِ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ بِحَقِيْقَةِ الْحَالِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الْكُرَمَاءِ وَاَصْحَابِهٖ الْبَرَرَةِ التُّقٰى وَالنُّقٰى وَالتَّابِعِيْنَ لَهُمْ بِالْاِحْسَانِ اِلٰى يَوْمِ الْجَزَاءِ۔

ابو الحسنات محمد اشرف سیالوی

۱۹۹۳—۱—۶

يا أيها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما

القرآن

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حضرت خواجہ محمّد عبدالرّحمٰن صاحب چھوہروی قدس سرہ العزیز کی صلوات الرسول صلّی اللہ علیہ وسلّم پر مشتمل عظیم ترین کتاب کے پڑھنے اور مطالعہ کرنے کا شرف حاصل ہوا اور ساتھ ہی ترجمہ کرنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔

یہ مقدس کتاب درود و صلوات پر مشتمل تمامتر کتابوں کا نسخۂ جامعہ ہے اور ہر کتاب میں متفرق طور پر مذکور صلوات کو محیط ہے اور مؤلف موصوف نے صرف صلوات کے جمع کرنے پر ہی اکتفاء نہیں فرمایا بلکہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کے اوّل المخلوقات ہونے اور وجود نورانی کے لحاظ سے اوّل الموجودات ہونے کو انوکھے انداز میں بیان فرمایا، ولادت باسعادت کے روح پرور کیفیات اور حالات، اخلاق عالیہ اور صفحات کاملہ، اختصاصات و امتیازات، معجزات اور خوارق عادات، معراج شریف اور دیگر مدارج عالیہ کے بیانات سے بھی مزین فرما کر اس کو کُتب سیرت اور کُتب خصائص کا مجموعہ بنا دیا ہے۔

سیّد عالم و عالمیان صلّی اللہ علیہ وسلّم کے احکام شرع سے متعلق ارشادات کو اس میں درج کر کے اسے کُتب کلامیہ اور کتب فقہ کا خلاصہ بنا دیا ہے۔ زہد اور فقر اختیاری پر مشتمل فرمودات کو اس میں شامل فرما کر اسے کُتب تصوّف خلاصہ بنا دیا ہے۔ انتہائی مشکل اور پیچیدہ عبارات اور عجیب و غریب تشبیہات اور استعارات درج فرما کر عربی ادب کا گرانقدر خزانہ بنا دیا ہے۔ مسائل تصوّف کی باریکیوں اور اصطلاحی پیچیدگیوں کو دیکھ کر حضرت ابن عربی کا رنگ ڈھنگ نظر آتا ہے اور فلسفہ و منطق اور ریاضی کی اصطلاحات کے بے تکلفانہ استعمال سے حکماء و فلاسفہ کا عقل دنگ معلوم ہوتا ہے۔

بایں ہمہ یہ معلوم کر کے کہ حضرت خواجہ محمّد عبدالرحمٰن قدس سرہ العزیز اُمی تھے اور ایک دن بھی مدرسہ گئے نہ کسی کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا زبان سے بیساختہ اس حقیقت کا اظہار ہوتا ہے ؎

دل چوں روشن شد کتاب و دفترے در کار نیست

آپ کی ذات اقدس میں عطاء اعلام اور ارباب حقیقت کے اس دعویٰ کی صداقت و حقانیت کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے کہ تحصیل علم کے محتاج صرف وہ لوگ ہیں جو قوتِ قدسیہ سے محروم ہیں۔ جنہیں فیاض اقدس جل و علیٰ نے قدسی نفوس اور قویٰ سے بہرہ ور فرما دیا ہو اور اس نعمت سے مالا مال کر دیا ہو علوم اکتسابی ان کے سامنے دست بستہ حاضر رہتے ہیں اور معارف و حقائق ان کے سامنے محسوسات و مشاہدات کی صورت میں آموجود ہوتے ہیں اور معانی و مطالب اور اسرار و رموز جسمانی شکل و صورت میں ان کے پیش نظر ہوتے ہیں۔

حضرت علامہ محمد عبدالحکیم سیالکوٹی المعروف فاضل لاہوری نے اسی لیے فرمایا:

فان ما عرفه علماء الظواهر منها بافكارهم قليل بالنسبة الى ما عرفه الاولياء ۔ حاشیہ بیضاوی صـــ۱۱ یعنی علمائے ظاہر کے علوم کی علمائے باطن اور ارباب روحانیت کے علوم کے مقابل کوئی حیثیت نہیں بلکہ وہ اقل قلیل ہیں۔

شبہ کا ازالہ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ رسمی علوم میں کامل دسترس حاصل کئے بغیر ولایت حاصل نہیں ہوسکتی، ان کی دلیل یہ ہے کہ رسول معظم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا " مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلِيًّا جَاهِلًا "، اللہ تعالیٰ نے کسی جاہل کو اپنا ولی نہیں بنایا اور غالباً اسی لیے حضرت سعدیؒ نے فرمایا ہے ؎

پئے علم چوں شمع باید گداخت
کہ بے علم نتواں خدا را شناخت

یعنی علم کو حاصل کرنے میں اپنے آپ کو شمع کی طرح پگھلانا چاہیئے کیونکہ بے علم شخص اللہ تعالیٰ کو پہچان نہیں سکتا۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ محض رسمی علوم پر اللہ تعالیٰ کا عرفان اور ولایت کا حصول موقوف ہے اور اس کے بعد ہی روح کی جلاء اور آئینۂ قلب کی صفائی حاصل ہوتی ہے بلکہ جب عنایت ازلی شامل حال ہوتی ہے۔ اور مبدء فیاض کا بحر جود وکرم جوش پر آتا ہے تو خوش بخت اور سعادتمند بندوں کے دل و دماغ اور قلوب وارواح انوار الٰہیہ سے منوّر کر دیئے جاتے ہیں اور انہیں خدائی علوم و ادراکات کا مظہر بنا دیا جاتا ہے، حضرت آدم علیہ السّلام کو اپنے تصرّف الوہیت سے مجمع العلوم والمعارف بنا کر جنات وملائکہ پر علم میں فائق بنا دیا اور امام الانبیاء والمرسلین صلّی اللہ علیہ وسلّم کو اُمّی ہونے کے باوجود ولی گر بنایا بلکہ انبیاء ورسل کا استاد اور مربی اور مرشد ورہبر بنایا اوران کی شریعتوں پر خطِ نسخ کھینچنے والا اوران کی کتابوں کو منسوخ فرمانے والا ؎

یتیمے کہ ناکردہ قرآں درست
کتب خانۂ چند ملت بشست

آپ صرف اپنی اُمّت کے لیے کتاب وحکمت کے معلّم نہ بنے بلکہ تمام انبیاء ورسل کے لیے بھی معلم حقائق ومعارف بنے اور استاذ الاساتذہ اور استاذ الکل قرار پائے ؎

نگارِ من کہ بمکتب نرفت وخط ننوشت
بغمزہ مسئلہ آموزِ صد مدرس شد

لہٰذا اس میں تعجّب اور اچنبھے کی کیا بات ہوسکتی ہے کہ عالم اسباب اور معمول وعادتِ جاریہ سے ہٹ کر کرشمۂ قدرت کا اظہار کرتے ہوئے اللہ رب العزّت نبی رحمت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے طفیل رسمی علوم کی تحصیل کے بغیر ہی بعض ازلی سعادتمندوں اور جواں بختوں کو علم وحکمت اور عرفان کے خزائن عطا فرما دئے اور انہیں حقائق آگاہ اور معارف پناہ اولیاء بنا دے۔ یعنی ولایت کا حصول ان علوم رسمیہ کے حصول کے بعد ہو لیکن طریقۂ حصول رسمی نہ ہو۔

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ظاہری فیض صحبت سے جس طرح صحابہ کرام علیہم الرضوان نے فیوض و برکات اور معارف و حقائق کے خزائن حاصل کئے اور امی ہونے کے باوجود خلائق کے امام اور ہادی و رہبر بن گئے اور ولایت کے اعلیٰ مدارج پر فائز ہوگئے اسی طرح آپ کے باطنی اور روحانی فیض صحبت سے ابتک اور قیام قیامت تک فیوض و برکات اور معارف و حقائق کے خزائن تقسیم ہوتے رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے اور کئی خوش نصیب اور جواں بخت آپ کی صفت اُمیت کے مظہر بن کر مخزن علوم و معارف اور مصدر فیوض و برکات بنے اور بنتے رہیں گے۔

حضرت خواجہ محمّد عبد الرحمان صاحب قدس سرہ العزیز بھی انہیں مقدس طینت، منزہ فطرت اور ارباب قوائے قدسیہ میں سے ہیں اور آپ کی یہ عظیم کتاب آپ کے فیضانِ قدسی کا مظہر اتم ہے اور اُمّت محمّدیہ علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ والسلام کے لیے عظیم خزانۂ فیض ہے اور سامان رشد و ہدایت۔ بلاشبہ یہ کتاب جہاں ہزاروں درودوں اور صلوات کا ذخیرہ و خزانہ ہے وہیں عقائد و اعمال اور اخلاق و عادات کی اصلاح کے لیے کتابِ رشد و ہدایت بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی بارگاہ عالیہ اور رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جنابِ مقدسہ میں شرف قبولیت بخشے مسترشدین و مستفیدین کو بالخصوص اور جملہ اہلِ اسلام کو بالعموم اس سے استفادہ و استفاضہ کی سعادت بخشے ؎ ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہ محمد و اٰلہ وصحبہ وذریتہ واولیاء امتہ اجمعین ط

احقر الخلائق

ابوالحسنات **محمد اشرف سیالوی** کان اللہ لہٗ

يا أيها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما

مختصر حالات و کمالات

شہسوارِ عاشقاں و سالارِ قافلۂ محبوباں خواجۂ خواجگاں حضرت خواجہ عبدالرحمٰن صاحب چھوہروی قدس اللہ سرہ العزیز

مُصنّف و مؤلفِ کتاب محیرّ العقول فی بیانِ اوصافِ عقل العقول المسمٰی بہ

مجموعۂ صلوٰۃ الرّسول صلی اللہ علیہ وسلم

من چہ گویم وصفِ آں عالی جناب   نیست پیغمبر وے دارد کتاب
من چہ گویم شرحِ وصفِ آں جناب   آفتاب است آفتاب است آفتاب

منبعِ معارفِ لدُنیہّ مخزنِ علوم الہیّہ واقفِ علوم شریعت مرشدِ طریقت کاشفِ اسرارِ حقیقت استاذِ علوم تفصیلیّہ امکانیہ و معلمِ حقائقِ وجوبیّہ قدیمیّہ ازلیہ اجمالیہ ومفسرِ معارفِ توحیدیہ و مبیّنِ رموزِ حروفِ مقطعاتِ قرآنیہ صاحبِ قوتِ روحانیّ عالمِ ربانیّ عارفِ لاثانیّ صاحبِ حکمتِ لقمان آصف ہذاالزمان خلیفہ شاہ جیلان فخر متاخرین بقیۂ سلف صالحین متخلّق باخلاقِ اللہ متصف باوصافِ رسولِ اللہ نمونہ اصحابِ رسولِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم غوثِ اعظم مرکزِ عالَم مولٰنا و مرشدنا ووسیلتنا فی الدّارین خواجہ خواجگان جناب حضرت خواجہ عبدالرحمٰن صاحب چھوہروی قدس اللہ سرّہ العزیز۔ آپ علوی ہیں نسبًا حنفی ہیں مذہبًا قادری ہیں مشربًا جائے ولادت موضع چھوہر شریف ہے جو شہر ہری پور کے قریب ضلع ہزارہ صوبہ سرحد میں واقع ہے آپ کی عمر شریف تقریبًا اسّی سال کی تھی۔ حضور پُرنور کا وصال یکم ذی الحج ۱۳۴۲ھ میں بروز شنبہ بعد نماز مغرب ہوا۔ حضور پُرنور کے والد بزرگوار عالی تبار اپنے زمانہ کے فقرائے اخیار واولیائے کبار میں سے تھے نوجوانی کی عمر میں رات کے وقت تنہائی میں کچھ گا رہے تھے کہ یکایک ایک نہایت خوبصورت شخص عمدہ لباس پہنے ہوئے آپ کے پاس موجود ہوئے اور فرمانے لگے گانا سُناؤ جب آپ گانا سنا چکے تو وہ شخص کہنے لگے مجھے پہچانتے ہو

میں کون ہوں آپ نے عرض کیا میں آپ کو نہیں پہچانتا ہوں وہ فرمانے لگے میں خضر ہوں تمہاری خوش آوازی کے سبب تمہارے پاس آیا ہوں۔ آئندہ بھی آیا کروں گا اس کے بعد حضرت خضر علیہ السلام کے خاص توجہ و محبت کے سبب آپ مدارجِ فقر کو طے کر کے مقامِ غوثیتِ کبریٰ و ولایتِ عظمیٰ کے عالی مقام پر متمکن ہوئے حضرت خضر علیہ السلام نے آپ کو حکم فرمایا کہ میں نے آپ کی تکمیل کردی ہے مگر بیعت سنت ہے کسی بزرگ سے جا کر بیعت ہو جاؤ جب آپ اپنے ہادیِ طریقت سے بیعت ہو گئے تو وہیں قیام پذیر ہوئے اپنے مرشد کے ساتھ جب کبھی آپ تفریح کے واسطے بوقتِ عصر یا بوقت صبح نکلتے تو دونوں برابر ہو کر چلتے ایک دن کسی نے پیر و مرشد قدس اللہ سرّہ العزیز سے پوچھا کہ حضرت ضلع ہزارہ کے درویش کے ساتھ جب آپ سیر کو نکلتے ہیں تو دونوں برابر چلتے ہیں نہ وہ آگے ہوتے ہیں نہ آپ آگے ہوتے ہیں حضور والا نے فرمایا کہ یہ درویش اس وقت کا غوثِ اعظم ہے اس واسطے ادبًا میں ان کے آگے نہیں چل سکتا ہوں اور یہ اس واسطے آگے نہیں ہوتے ہیں کہ خوش قسمتی سے میں ان کا پیر بن گیا ہوں اس لیے آپ کا لقب خضری تھا۔ آپ کے دردِ عشق کا یہ حال تھا کہ سینہ بے کینہ میں سات زخم ہو گئے تھے روزانہ ہلدی کو گھی میں تل کر ان زخموں پر پھایا لگایا جاتا برف باری کے ایام میں عشاء کی نماز پڑھ کر اپنے نہایت نرم و گرم بستر ے میں آپ آرام فرماتے اور ہمیشہ عشاء کے وضو سے صبح کی نماز ادا فرماتے خدا جانے کیا چیز تھی جو نیند سے مانع تھی ؎

اے مرغِ سحر عشق ز پروانہ بیاموز کاں سوختہ را جاں شد و آواز نیامد
ایں مدعیاں در طلبش بیخبر انند کاں را کہ خبر شد خبرش باز نیامد

آپ اُمّی تھے جب آپ سے کوئی مسئلہ پوچھتا اگر معلوم ہوتا بتا دیتے اگر نہ معلوم ہوتا فرماتے تھوڑا صبر کرو میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کر کے جواب دوں گا آنکھیں بند نہ کرتے مراقب نہ ہوتے تھوڑی دیر کے بعد فرماتے میں نے حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کر لیا ہے ایسا نہیں ایسا ہے جب حضور کے فرزند ارجمند حضرت خواجہ عبد الرحمان صاحب قدس اللہ سرّہ العزیز کی عمر شریف آٹھ سال کی ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ ایک میان میں دو تلواریں نہیں آ سکتیں اب اپنا وقت قریب آ گیا۔ آپ کے کمالات ظاہری و باطنی اور کرامات و خرق عادات لاتعداد و حدِ شمار سے باہر ہیں مشتے نمونہ از خروار اس تھوڑے سے بیانِ حال شیریں مقال پر اکتفا کر کے اصل مقصد کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ جب حضور پرنور حضرت خواجہ عبد الرحمان صاحب قدس اللہ سرّہ العزیز کی عمر شریف تقریبًا آٹھ سال کی ہوئی آپ کے والد بزرگوار عالی مقدار حضرت خواجہ خضری قدس اللہ سرّہ العزیز دارِ فانی سے تشریف فرمائے عالم جاودانی ہوئے تو اسی خرد سالی و نابالغی کی حالت میں آپ نے چلہ کا ارادہ فرمایا آپ نے مکان میں دریافت فرمایا

کہ میری خدمت کون کرے گا قریبی رشتہ داروں میں سے کسی نے وعدہ کیا کہ آپ کی خدمت میں کروں گا آپ نے فرمایا میرے پاس ایک برتن رکھ دو چنانچہ روزانہ وقتِ مقررہ پر آپ اپنے منہ مبارک کو اس برتن کی طرف جھکا کر خون قے کر لیتے کھانا پینا بند تھا ہر روز آلائشات عناصر اربعہ و تکدرات قوائے بہیمیہ اور ثقالت و کثافت جسمانی کا اخراج بذریعہ خونی قے کے فرماتے کچھ ایام تک خون آتا رہا جب بدن مبارک میں خون خلاص ہو گیا تو قے میں پانی آنا شروع ہو گیا یہاں تک کہ چالیس دن پورے ہو گئے یوں بھی آپ گناہوں سے پاک نابالغ و معصوم بچے تھے اسپر اس غضب کا چلہ کہ اولیاء اللہ میں نہ کسی نے ایسا چلہ کیا نہ سنا اس ریاضتِ شاقہ کے ذریعہ سے جسمِ عنصری کی ثقالت و کثافت و اخلاق بہیمیہ کے ظلمات من کل الوجوہ مستہلک و محو ہو کر لطافتِ کلی و روحانیت تامہ نصیب ہوئی ؎

اس چلّہ کے بعد جب بدن مبارک میں قوت آئی تو آپ حضرت اخون صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس سوات تشریف لے گئے حضرت اخون صاحب قدس اللہ سرہ العزیز اپنے زمانہ میں خاندانِ قادریہ کے اولیائے کبار میں سے تھے۔ جب آپ بمعیت چند رفقا سیدو شریف حضرت اخون صاحب کے دربار گہربار میں پہنچے خلق اللہ کا ہجوم و ازدحام دیکھ کر آپ کے رفقائے طریق کہنے لگے کہ اس مجبوب کی ملاقات غیر ممکن ہے پٹھان لوگ اندر جانے کی کوشش کرتے ہیں مگر مار کھا کھا کر محروم واپس کئے جاتے ہیں جب یہ لوگ اس مجبوب کے دیدار سے محروم ہیں تو ہم لوگ کس گنتی میں ہیں بہتر یہ ہے کہ صبح سویرے بلا ملاقات و دیدار محروم واپس مکان چلے جاویں حضور پرنور نے اپنے ہمراہیوں کے مشورہ کو قبول فرمایا رات گذر گئی بوقت صبح ان سب نے تقاضا شروع کیا کہ صاحب زادہ صاحب اپنے وعدہ کو پورا فرمایئے اور چلئے واپس مکان چلیں ؎

دور سے آئے تھے ساقی سن کے میخانے کو ہم
بس ترستے ہی چلے افسوس پیمانے کو ہم

حضور پُر نور نے اپنے ہمراہیوں سے فرمایا کہ تھوڑا صبر کرو حضرت اخون صاحب چاشت کے وقت اپنی مسجد کی اونچی سیڑھی پر بیٹھ کر دور سے اپنا دیدار خلق اللہ کو دکھائیں گے ہم لوگ بھی دُور سے اس مجبوب کو ایک نظر دیکھ کر چلے جائیں گے بوقت چاشت حضرت اخون صاحب کے خادم نے آپ کے خلوت خانہ کا دروازہ کھولا آپ نے اس کو حکم فرمایا کہ باہر جا کر ان مسافروں میں ضلع ہزارہ کا ایک شخص ہو گا تلاش کر کے اس کو میرے پاس لے آؤ اس خادم نے باہر جا کر باآواز بلند پکارا کہ ضلع ہزارہ کا کوئی شخص ہے صاحب نے یاد فرمایا ہے چونکہ خلق اللہ کا ہجوم تھا۔ خادمانِ اخون صاحب ہر چہار طرف شور مچانے لگے اس دُرِّ یتیم کے ہمراہیوں نے آپ کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ آپ فرما دیویں کہ میں

ہوں ضلع ہزارہ کا باشندہ حضور پُرنور نے فرمایا ضلع ہزارہ کے بہت لوگ یہاں ہوں گے ہم کس گنتی میں ہیں جس کو حضرت اخون صاحب طلب کرتے ہیں آپ ڈھونڈلیں گے ہم اپنے مُنہ سے کچھ نہ کہیں گے ...... تلاش کرتے کرتے خادمانِ اخون صاحب قدس اللہ سرہ العزیز غصّہ ہونے لگے کہ جس شخص کو صاحب نے یاد فرمایا ہے وہ اپنے کو ظاہر کیوں نہیں کرتے حضور پرنور کے رفقاء میں سے ایک نے اشارہ سے بتایا کہ یہ بچّہ ضلع ہزارہ کا باشندہ ہے خادمانِ اخون صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضور پُرنور قدس اللہ سرّہ العزیز کو گود میں اُٹھا کر حضرت اخون صاحب کے خلوت خانہ میں لے گئے حضرت آخون صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جب اس آفتابِ ولایت کو دیکھا تو جوش میں آکر فرمانے لگے دغہ دی دغہ دی دغہ دی اپنی پشتو زبان میں تین بار فرمایا یہی ہے یہی ہے یہی ہے جس کو میں تلاش کرتا ہوں جب ہمارا دریکتا غوثِ ہر دو سرا یتیم بچہ حضرت اخون صاحب کے روبرو رونق افروز ہوئے تو حضرت اخون صاحب نے فرمایا کہ اے درِّ یتیم دعا کرو حضور فرماتے ہیں کہ جب اخون صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دست مبارک دُعا کے لیے اٹھائے تو مجھے ایسا محسوس ہوا کہ ساتوں آسمان کا بوجھ میرے اُوپر آگیا ہے اور جب دُعا سے فارغ ہوئے تو وہ بوجھ وسعت و فرحت انبساط کے ساتھ بدل دیا گیا ۔

یک زمانہ صحبتے با اولیاء — بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا
گر تو خواہی ہمنشینی با خدا — گو نشین اندر حضورِ اولیاء
چشم روشن کن زخاکِ اولیاء — تا بہ بینی ز ابتداء تا انتہا

حضرت آخون صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ سے فرمایا کہ رات کو خواب میں کچھ دیکھا ہے آپ نے فرمایا جس مقام پر چلہ کیا کرتا ہوں وہ جگہ دیکھی ہے حضرت اخون صاحب نے فرمایا کہ اسی جگہ میں جاکر قیام پذیر ہوجئے کہیں مت جایئے آپ کے پیر صاحب آپ کے مکان پر آکر مرید فرمالیں گے پھر آپ حضرت اخون صاحب سے رخصت ہوکر اپنے مکان پر تشریف لائے اور اپنے خلوت خانہ میں بیٹھ کر یادِ خدا میں مشغول ہوئے ۔ کچھ ایام کے بعد حضور پُرنور شہنشاہِ ولایت مرشد برحق نور مطلق جناب مولانا و وسیلتنا فی الدارین حضرت یعقوب شاہ صاحب گن چھتری قدس اللہ سرّہ العزیز ملک کشمیر سے ضلع ہزارہ رونق افروز ہوئے خاص مقام چھوہر میں تشریف لاکر وہاں کے باشندے سے دریافت فرمایا کہ تمہارے گاؤں میں کوئی کم سن بچہ عبدالرحمٰن نام ہے لوگ آپ کو آپ کے فرزند ارجمند کے عبادت خانہ میں لے گئے آپ کو جب خبر ہوئی اپنے ہادی اپنے مرشد کے استقبال کے لیے آگے بڑھے بعد اس کے حضرت شاہ صاحب قدس اللہ سرّہ العزیز آپ کو آپ کے خلوت خانہ میں لے جاکر بیعت فرمائی ۔ اور حضور نے بے حد مہربانیاں

اپنے دریکتا و گوہر بے بہا فرزند ارجمند کے حال پر مبذول فرمائیں۔ حضور پُرنور حضرت خواجہ عبدالرحمٰن صاحب قدس اللہ سرہ العزیز اُمّی تھے فقط قرآن پاک آپ نے اُستاد سے پڑھا تھا باقی علوم مروجہ علم حدیث تفسیر فقہ اصول منطق وغیرہ علوم آپ نے کسی استاد سے نہیں سیکھے نہ خط آپ نے کسی سے سیکھا تھا آپ نابالغ کم عمر تھے کہ اپنے والد بزرگوار حضرت خواجہ خضری صاحب قدس اللہ سرہ العزیز کے جانشین ہو کر مقام غوثیت کبریٰ و قطبیت علیا پر متمکن ہوئے حضرت خواجہ عبدالرحمٰن صاحب قدس اللہ سرہ العزیز سے آپ کے مرض الموت میں کسی شخص نے دریافت کیا کہ قطب عالم یعنی غوث اعظم اس وقت کا کون شخص ہے آپ نے فرمایا حضور پُرنور شاہ جیلاں رضی اللہ عنہ کے بعد کوئی شخص اس مرتبۂ علیا کا دنیا میں نہیں آیا آپ کی جگہ خالی رہی زمانۂ دراز کے بعد ایک لڑکا پیدا ہوا کم سنی میں وہ لڑکا یتیم ہو گیا وہ اسی حالت یتیمی و کم سنی میں شاہنشاہ اکوان شاہ جیلان سیدنا و سید کل حضرت عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا حقیقی جانشین ہوا اور ابھی تک وہی شخص مدبر و منصرف و غوث عالم ہے۔ حضور پُرنور نے ایک مرتبہ مجھے فرمایا کہ غوثیت کبریٰ خاندان قادریہ کے ساتھ مخصوص ہے اگر خاندان قادریہ میں کوئی شخص اس لائق نہ نکلا تب دوسرے خاندان میں سے غوث اعظم لیا جاتا ہے حضور پرنور نے یہ بھی فرمایا کہ بڑے شرم کی بات ہے کہ ہماری نالائقی کے سبب ہمارے گھر کی چیز دوسروں کو دی جائے۔

ایک مجلس پاک میں حضور پُرنور نے فرمایا کہ میں نے اللہ پاک سے دُعا مانگی ہے کہ جب تک میں دنیا میں رہوں مجھے کوئی نہ پہچانے نیز جو لوگ میرے پاس آویں مساکین، فقراء و علمائے دین ہوں امراء و اغنیاء پر میرے یہاں کا دروازہ بند ہو پھر حضور پرنور نے فرمایا کہ اللہ پاک نے میری دُعا کو قبول فرمالیا ہے ایک صاحب طریقت نے ایک مرتبہ حضور پُرنور کو فرمایا کہ آپ کے مہمان زیادہ آتے ہیں اور آمدنی کم ہے میں آپ کو فلاں وظیفہ کی اجازت دیتا ہوں اس کے پڑھنے سے آمدنی زیادہ ہوگی آپ چپ رہے حضرت پیر صاحب نے مکرر سہ کرر اپنے خیال کا اظہار فرمایا تو حضور پرنور نے فرمایا کہ پیر صاحب خدا سے شرم آتی ہے کہ باہر سے لوگ پیر خیال کرکے آویں اور اندر پیسوں کے لیے وظیفہ پڑھا جاوے حضور پرنور کم سخن تھے لاف زنی و اظہار مشیخت اور کثرت کلام سے متنفر تھے مگر جب کچھ کلام فرماتے مخاطب کا خیال کرکے نہایت شیریں و لذیذ پیرایہ میں سلسلۂ کلام کو جاری رکھتے۔ اثنائے کلام میں تصنع و مبالغہ نہ فرماتے مدعیانِ فقر کی طرح جوش و خروش کے کلمات زبانِ پاک پر کبھی نہ لاتے منطق و فلسفہ کے پیچیدہ مسائل میں ایک عالم پریشان تھے آپ کی خدمت میں عرض کی کہ ان مسائل کا حل فرمایا جاوے حضور پُرنور نے نہایت سادہ و سہل طریقہ سے ان کے شکوک کو رفع فرمایا اور مولوی صاحب کو کہہ دیا کہ میری تقریر کا حال کسی کو نہ کہنا۔ میں نے ایک مرتبہ عرض کیا کہ

مرید جب خواب میں اپنے مرشد کو اس طور پر دیکھے کہ وہ مجھے کچھ ہدایت فرمارہے ہیں تو پیر کو بھی اس خواب کی خبر ہوتی ہے یا نہیں ہوتی حضور نے فرمایا ہر پیر کو نہیں ہوتی بلکہ اس پیر کو خبر ہوتی ہے جس کو اللہ پاک علوم اولین و آخرین عطا کر دیتا ہے حضور پرنور نمونہ اصحاب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مجلس پاک میں ایک مرتبہ میں نے عرض کیا کہ مشہور ہے اولیاء اللہ قدس اللہ اسرارہم ہمیشہ بیت اللہ میں نماز ادا کرتے ہیں یہ بات صحیح ہے آپ نے فرمایا جسمانی حاضری کمال ہے نہ کہ روحانی بحضور آپ کی مراد یہ تھی کہ جسم عنصری کا حضور بوقت صلوٰۃ خمسہ اماکن مقدسہ میں قابل اعتنا رہے صرف روحانی حاضری معمولی بات ہے۔ حضور پُر نور متصرف و مدبر عالم تھے کتاب "مُحَیِّرُ العُقُولِ فِی بَیَانِ کَمَالَاتِ عَقْلِ العُقُولِ المُسَمّٰی بہ مجموعہ صَلوٰۃُ الرَّسُولؐ" میں آپ نے اپنے تصرفات و تدابیر عالم اجسام و عالم ارواح کو مختلف طرق سے نہایت وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے علمائے حقانی و فقرائے ربانی جب اس کتاب کو نظر غور سے مطالعہ فرمائیں تو حضور والا کے کمالات خود ان پر ظاہر ہو جائیں گے آپ کے تصرفات میں بڑی خوبی یہ ہے کہ فطرتُ اللہ و سنّتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق ہیں جذبات و جلالیت سے محفوظ ہیں ربوبیت و رحمانیت کے رنگ میں آپ کے تصرفات مصبوغ ہیں "صِبْغَةَ اللهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللهِ صِبْغَةً" آپ کے تصرفات میں قیومیتِ تامہ کارفرما ہے میں نے ایک مرتبہ عرض کیا کہ ولی کا آخری درجہ "تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ الله" ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں ولی کا آخری مقام قدرت کاملہ ہے رَبِّ زِدْنِی عِلْمًا ؎

اے برادر بے نہایت در گہیست
ہر چہ بروے می رسی بروے مایست

یہ بات میں سابق ہی عرض کر چکا حضور پُرنور شاہنشاہ چھوروی اپنے کمالات کو چھپاتے تھے اس بارہ میں اللہ پاک نے آپ کو ایسا ملکہ عطا کیا تھا کہ آپ کا ورد آپ کا عشق آپ کا عرفان آپ کے کمالاتِ ظاہری و باطنی میں من کل الوجوہ پردۂ اخفا میں رہے اپنی زبان مبارک سے کبھی نہیں فرمایا کہ میں کچھ جانتا ہوں اولیاء اللہ کی عادت ہوتی ہے کہ احیاناً جذبہ میں آ کر کچھ نہ کچھ زبان سے کہہ دیتے ہیں دُعا یا بددُعا کر دیتے ہیں جس سے ان کے جذبات و کمالات ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اور مخلوق ان کی معتقد ہو جاتی ہے۔ مگر حضور پُرنور اپنے افعال اپنے صفات اپنے جذبات اور اپنے تمام کمالات کے اظہار و عدم اظہار پر قدرتِ تامہ رکھتے تھے ؎

تو مباش اصلا کمال این است وبس　　تو درو گم شو وصال این است وبس
تا توئی کے یار گردد یارِ تو　　چون نباشی یار باشد یارِ تو

گشت واصل چوں بدریا آب جو　　　　آب جو را باز از دریا مجوے

اکثر اوقات آپ فرماتے ہیں اُمّی ہوں جب ہر کوئی شخص آپ سے مسئلہ دریافت کرتا آپ مسکراتے ہوئے فرماتے میں نے کتابیں نہیں پڑھی ہیں کسی عالم سے دریافت کرلو۔ یہ کتاب مخیر العقول فی بیان اوصاف عقل العقول برسول سے تیار ہو چکی تھی مگر حضور نے اپنی زندگی میں اس کو چھپائے رکھا ایام وصال آپ کے جب قریب پہنچے تو مجھے بذریعہ خط کے حکم فرمایا کہ میں نے ایک کتاب مجموعۂ صلوات الرسول تالیف کی ہے جو بخاری کے طرز پر تیس پاروں پر مشتمل ہے ہر پارہ قرآن شریف کے پاروں سے کچھ بڑا ہے اگر ممکن ہو تو تم وہاں کے لوگوں سے چندہ کر کے اس کتاب کو چھپوا دو تاکہ خلق اللہ کو اس سے فائدہ ہو خلاصہ یہ کہ آپ نے اپنے کمالات کو تا حین حیات پوشیدہ رکھا اور اس اخفائے راز میں کمال فراست سے کام لیا لوگ اظہار کمالات کے لیے طرح طرح کے مکروفن کرتے ہیں اور میرے محبوب نے اپنے حسن وجمال اور اپنے کمالات کے اخفا کے لیے طرح طرح کے مکروحیلے ایجاد فرمائے وَمَكَرُوْا وَ مَكَرَ اللّٰهُ وَ اللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ؕ

من چہ گویم یک رگم ہشیار نیست　　　　شرحِ آں یارے کہ اورا یار نیست

شرحِ ایں ہجراں ایں خونِ جگر　　　　ایں زماں بگذار تا وقتِ دگر

آپ کے اخلاق نمونۂ اخلاق رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم تھے نشست و برخاست اکل و شرب لباس وغیرہ تمام امور میں پوری اتباعِ سنّت ملحوظ رہتی حدیث کی کتابیں زیر مطالعہ ہوتیں جو جو کام حضور پُرنور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کیئے ہیں وہ تمام مستحبات آپ نے ادا کئے ہیں ایک مرتبہ آپ کتاب دیکھ رہے تھے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلّم نے مسجد کی چٹائی سیکر درست فرمائی ہے آپ بھی کتاب چھوڑ کر اپنی مسجد کی چٹائی سی رہے تھے کہ اُوپر سے ایک بزرگ شاہ ولی بابا تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ اُٹھو ہمیں اندر سے مکھن لادو حضور نے چٹائی سینے میں کچھ دیر لگائی تو شاہ ولی بابا برجستہ فرمانے لگے کہ تمام چٹائی کا سینا سنت نہیں ہے سنت ادا ہو گئی اُٹھو مکھن لادو مجھے دیر ہوتی ہے حضور نے فرمایا مجھے شاہ ولی بابا کی صفائی پر ہنسی آگئی اور اندر جاکر ان کے لیے مکھن لے آیا حضور پُرنور شاہنشاہ ولایت کے رہنے کا مکان کچا تھا۔ جس کی دیواریں جا بجا گری ہوئی تھیں چھت کا یہ حال تھا کہ ایام بارش میں باہر پانی کم ہوتا اور اندر مکان پانی سے بھر جاتا رات کو گھر کے لوگ سوئے رہتے اور آپ اندر کا پانی برتن میں بھر بھر کر باہر پھینکتے۔

علماء فقراء اور اپنے مہمانوں کی خدمت اپنے دستِ مبارک سے کیا کرتے تھے جب گھر میں روٹی تیار ہوجاتی

مسجد سے گھر میں جاکر مہمانوں کے لیے ایک دستِ مبارک میں ترکاری کا برتن اور دوسرے میں روٹی اُٹھاکر لے آتے اور جو ترکاری روٹی مسافر کھاتے خود بھی تناول فرماتے رات کی بچی ہوئی روٹی اگر مل جاتی تو نہایت خوشی کے ساتھ تناول فرمالیتے اور تازہ روٹی کی طرف التفات نہ فرماتے اور جو کچھ تیار ہوتا مہمانوں کے سامنے رکھ دیتے جیسا اس وقت کے پیرلوگ اپنے لنگر کو نہایت دھوم دھام اور تکلیف کے ساتھ دیا کرتے ہیں حضور پرنور کے یہاں ان باتوں کا نام و نشان بھی نہ تھا شہرت طلبی سے آپ بیزار تھے۔ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ کا پورا پورا نمونہ تھے رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبِیًّا وَّ بِمُرْشِدِیْ هَادِیًا مَّهْدِیًّا طالب علموں کے ساتھ آپ کو دلی محبّت تھی حضور پرنور قدس اللہ سرّہ العزیز کے مدرسہ اسلامیہ ہری پور کے طلباء کے لیے لنگر سے روٹی جایا کرتی تھی ایک مرتبہ عشاء کے وقت ایسی زور کی بارش برسنے لگی کہ گھر سے باہر نکلنا دشوار تھا خانقاہ شریف میں جو لوگ موجود تھے آپ نے ان کو فرمایا کہ مدرسہ میں روٹی لے جاؤ مگر کسی کو ہمت نہیں ہوئی آپ نے جب دیکھا کہ مدرسہ میں طلباء بھوکے ہوں گے یہ لوگ بھی نہیں جاتے ہیں تو خود روٹی ترکاری لے کر مدرسہ تشریف لے چلے مدرسہ اسلامیہ خانقاہ شریف سے ایک میل سے زیادہ فاصلہ پر ہے رات اندھیری بارش نہایت زوروں پر تھی راستہ میں ایک گہرا نالہ پانی کا آتا ہے جو نہایت دشوار گزار جگہ ہے جب حضور پرنور وہاں پر پہنچے اُوپر سے نالے کے اندر گر پڑے تمام کپڑے پانی اور کیچڑ میں خراب ہوگئے روٹی ترکاری پانی میں بہہ گئی آپ اس حالت میں واپس تشریف لائے اس زمانہ کے پیروں مریدوں میں جو بدعات وخرافات مروج ہوگئی ہیں حضور پرنور کے یہاں ان مخترعاتِ خلافِ شرع کا نام ونشان تک نہ تھا وہاں کے غیر مقلدین امتحاناً حضور کے یہاں ہفتہ ہفتہ تک اس خیال سے مقیم رہتے کہ دیکھیں یہ شخص سنّت نبوی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے خلاف کوئی کام کرتے ہیں یا نہیں کرتے آپ کا پاجامہ نصف ساق تک ہوتا کرتا لمبا بٹن کھلا ہوتا عموماً موٹا کھدر پہنتے

حضور پرنور نے دو چیزوں سے توبہ کرلی تھی ایک کشف سے دوسری اپنی ضروریات زندگی کے خیال سے ایک مرتبہ حضور پرنور مُتَوَکِّلْ بِاللّٰہِ نے گھر میں کہہ دیا کہ میرے واسطے دوہری چادر سیاہ رنگ کی بنادو یہ فرماکر گھر سے باہر تشریف لے گئے تھوڑی دیر بعد پھر گھر میں تشریف لائے اور گھر میں منع فرمادیا کہ میرے واسطے چادر مت بناؤ دوسرے دن ایک شخص آیا اُس نے سوت لاکر دیا رنگائی اور بنوائی کے پیسے بھی حضور کو دیئے اور عرض کرنے لگا کہ میں کہیں باہر جاتا ہوں آپ اپنے لیے دوہری چادر تیار کروا لیجئے کہ سردی کے دن قریب آگئے ہیں حضور فرماتے ہیں میں نے توبہ کرلی ہے کہ اپنے لیے کسی چیز کا خیال بھی نہ کروں گا اس روز سے

اللہ پاک سرما کے کپڑے موسم سرد میں اور گرما کے کپڑے موسم گرم میں بلا خیال وطلب عنایت کر دیتا ہے حضور فرماتے ہیں ایک جگہ بیٹھا ہوا تھا ایک شخص آیا اور غسل کیا جب فارغ ہوا تو میں نے اس کو کہا تم نے زنا کیا ہے اول تو منکر ہوا جب میں نے اس کو پکڑا تو زنا کا اقرار کیا اور معافی مانگنے لگا میں نے دل میں خیال کیا کہ اللہ پاک اپنے بندوں کے گناہ دیکھ کر پردہ پوشی فرماتا ہے اور میں صاحب کشف ہوا تو خلق اللہ کی پردہ دری کرتا ہوں اس روز سے کشف سے بھی توبہ کر لی ہے

آپ متواضع تھے نہایت خلیق وحلیم اور غایت درجہ کے بردبار وخاکسار تھے محب وجلیس فقراء تھے علماء و فقراء جب آپ کے مجلس پاک میں حاضر ہوتے تعظیماً کھڑے ہو جاتے آپ کی نشست گاہ میں کوئی فرش فروش کا سامان نہ تھا نہ آپ کے ملاقات کے لیے کوئی وقت مقرر تھا نہ آپ کے یہاں کوئی پرتکلف مکان تھا اکثر آپ کا قیام مسجد میں ہوتا ضرورت کے وقت مکان میں بھی تشریف لے جاتے خلق اللہ کے ہجوم سے یا خلاف طبع کوئی بات ہو جاتی خفا نہ ہوتے مگر ایک مرتبہ بہت خفا ہوئے حضرت صاحبزادہ ذی شان جناب حاجی محمد فضل سبحان صاحب نے کسی کے سکھانے سے حضور پرنور کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ آپ کے بعد آپ کا گدی نشین کون ہو گا حضور پرنور نہایت غضبناک ہو کر فرمانے لگے گدی پر تو گدھے بیٹھتے ہیں ہم چٹائی پر بیٹھنے والے ہیں۔ آپ کا قد مبارک قدرے چھوٹا تھا دست وقدم مبارک اور ان پر انگلیاں چھوٹی چھوٹی تھیں سینہ پاک از کینہ وسیع ومضبوط تھا چہرہ مبارک خوبصورت تھا نہ بالکل بے نمک سفید اور نہ سانولا تھا بلکہ گندم گوں وملاحت آمیز تھا آنکھیں بہت خوبصورت تھیں ہر وقت مست اور خمار بھری ہوئی لال ڈوریوں سے مزین رہا کرتی تھیں داڑھی مبارک نہایت گھنی وگنجان اور گول تھی سفید اور نہایت خوبصورت تھی ؎

قامت است ایں یا الف یا سرو یا نخل مراد یا مگر گلدستۂ باغ جناں آراست ایں
چشم تو جادو ست یا آہوست یا صیاد خلق یا دو یا دام سیہ یا نرگس شہلاست ایں

اگر کسی کو شوق ہو کہ حضور پرنور کے جسم الطف والطہر کو بعد وصال دنیا میں پھر ملاحظہ کرے تو اس کو چاہیئے کہ شاہزادہ ذی شان حضرت مولانا ومرشدنا فضل الرحمان صاحب عرف چن پیر مدظلہ العالی کو دیکھ لے گویا ہو بہو حضور پرنور مرکز عالم غوث اعظم کو دیکھ لیا۔ اللہ پاک اس مکمل شبیہ اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْہِ کو عمر دراز عطا فرماوے آمین گذشتہ سال جب میں وطن کو گیا حضور پرنور کے وصال کو ایک مہینہ ہو چکا تھا دربار گہر بار میں مریدین ومخلصین جمع تھے ایک شخص میرے قریب رو رہا تھا انہوں نے مجھ سے دریافت کیا تم کہاں سے آئے ہو میں نے کہا رنگون سے آیا ہوں

وہ اشارہ کرکے فرمانے لگے کہ اس درخت کو جب دیکھتا ہوں مجھے رونا آجاتا ہے میں نے سبب دریافت کیا تو وہ ذیل کا قصہ فرمانے لگے کہ حضور پُرنور منصرفِ عالم قدس اللہ سرہ العزیز نے ایک مرتبہ مجھ کو بلا کر حکم فرمایا کہ تم میری طرف سے تحائف وہدایا لے کر حجِ بیت اللہ وزیارتِ روضۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جاؤ اور یہ اشیاء وہاں پر فلاں فلاں لوگوں کو دے دو میں حیران ہوا کہ خداوندا یہ کام مجھ سے کیوں کر سرانجام ہوگا میں تو بہت سوتا ہوں مجھے کوئی ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے جب بھی بیدار نہیں ہوتا ہوں یہ تو دور دراز کا سفر ہے مگر آپ کے سامنے انکار نہ کر سکا حضور پرنور نے سفر کا سامان تیار کرکے مجھے رخصت کرنے کے لیے چند قدم رنجہ فرمائے جب اس توت کے درخت کے پاس حضور پہنچے تو اس کو مخاطب کرکے فرمانے لگے کہ اے توت تو اس شخص کی نیند کو اپنے پاس امانت رکھ لو پھر آپ نے میرے لیے دُعا فرمائی میں آپ سے رخصت ہوکر حسن ابدال ریلوے اسٹیشن پر پہنچا وہاں سے بمبئی کا ٹکٹ لیا ریل پر سوار ہوکر بمبئی پہنچا سفر ریل میں اونگنی آجاتی جس سے میری طبیعت آسودہ ہوجاتی مگر یہ اونگنی دو تین منٹ سے زیادہ نہ ہوتی بمبئی سے جہاز پر سوار ہوکر جدہ مکرمہ پہنچا جدہ سے مکہ معظمہ بیت اللہ شریف میں تمام ضروریات سے فارغ ہوکر مدینہ منوّرہ پہنچا روضہ اقدس میں چند ایام قیام کرکے آپ کے تحائف لوگوں کو دے کر واپس بیت اللہ شریف سے جدہ پہنچا ان چند مہینوں کے سفر میں میری نیند مفقود تھی خلاصہ یہ کہ جدہ سے بمبئی بمبئی سے آستانہ پاک چھور شریف پہنچا جب حضور سے ملاقات ہوئی آپ نے فرمایا تم نے اپنی امانت لے لی اتنا فرمانا تھا کہ مجھے نیند نے پکڑا مسجد میں جاکر سو گیا نیند کے غلبہ سے چند وقت کی نماز قضا ہوگئی آدھی رات کو حضور نے آن کر جگایا کہ اُٹھو روٹی کھا کر پھر سو جاؤ اس سے معلوم ہوا کہ غیر ذوی العقول اور نباتات وغیرہ مخلوقات بھی آپ کے تصرف میں منسلک تھے

احمد الدین برادر یوسف مرحوم ترکھان سکنہ چھوہر نے ایک مرتبہ حضور پُرنور کے سفر حج کا عجیب وغریب قصہ میرے سامنے بیان کیا وہ کہتے ہیں حضور نے فرمایا کہ میں اور ایک پیر صاحب سفر حج میں ایک ساتھ ہوگئے عرب شریف جب پہنچے تو ایک درویش نے ہم دونوں کے پاس آکر فریاد کی کہ میں فلاں گاؤں میں رہتا ہوں اور میری عادت ستار بجانے کی ہے میرے گاؤں میں ایک عالم رہتے ہیں انہوں نے مجھ پر کفر کا فتویٰ دے دیا ہے آپ دونوں مہربانی کرکے میرے ساتھ تشریف لے چلیں اور اس عالم کو سمجھا دیں کہ مجھے کافر نہ کہیں میں ان کے اس فتویٰ سے بہت تنگ ہوں میں اور پیر صاحب دونوں درویش صاحب کے ساتھ ہوکر ان کے گاؤں میں عالم صاحب کے مکان پر پہنچے عالم صاحب سے پیر صاحب نے دریافت کیا کہ آپ نے اس درویش پر کفر کا فتویٰ کیوں دیا ہے عالم نے فرمایا یہ ستار بجاتے ہیں اس واسطے میں نے ان پر کفر کا فتویٰ دیا ہے پیر صاحب نے چاہا کہ درویش صاحب کو ستار بجانے سے روک دیں اور عالم صاحب اپنا

فتویٰ واپس لے لیں حضور فرماتے ہیں میں نے پیر صاحب سے کہہ دیا کہ آپ فی الحال ان کے درمیان فیصلہ نہ کریں جب ہم لوگ واپس آجائیں گے تب ان کا فیصلہ کیا جائے گا حضور فرماتے ہیں جب ہم دونوں واپس آ گئے تو میں نے پیر صاحب کو یاد دلایا کہ عالم اور درویش کا فیصلہ دونوں کو سنانا باقی ہے ان کے گاؤں میں چلیے ہم دونوں درویش کے گاؤں میں مولوی صاحب مفتی کے درس گاہ میں جا کر کیا دیکھتے ہیں کہ گرداگرد طلباء ہیں درمیان میں مولوی صاحب تشریف فرما ہیں گود میں ستار ہے نہایت ذوق شوق سے ستار بجا رہے ہیں۔ ہم دونوں کو دور سے دیکھ کر ستار بجاتے ہوئے تعظیماً کھڑے ہو گئے میں خاموش تھا پیر صاحب نے مولوی صاحب سے دریافت فرمایا کہ یہ کیا حال ہے آپ کا آپ تو ستار بجانے کو کفر کہتے ہیں اور آج خود اس کفر میں بتلا ہو گئے عالم صاحب نے فرمایا آپ دونوں میں سے کسی کی برکت سے یہ نعمت مجھے نصیب ہوئی دُعا کرو جب تک زندہ رہوں ستّار بجاتا رہوں جب مروں ستّار بجاتے مروں قیامت کے دن جب اللہ پاک کے سامنے جاؤں ستّار بجاتے جاؤں پیر صاحب نے حضور سے فرمایا کہ فقیر صاحب آپ نے یہ کیا کھیل بنایا۔ حضور نے فرمایا آپ نے کچھ کیا ہوگا پیر صاحب نے فرمایا میں جو کچھ ہوں خوب جانتا ہوں بتایئے اصلی قصّہ کیا ہے تب حضور نے فرمایا کہ جب آپ نے ان دونوں کے درمیان فیصلہ کرنا چاہا کہ درویش صاحب ستّار بجانا چھوڑ دیں اور عالم صاحب اپنا فتوئ کفر یہ واپس لے لیں تو درویش صاحب جب آپ کے ساتھ وعدہ کر لیتے کہ میں ستّار نہ بجاؤں گا وہ تو وعدہ خلافی کبھی نہ کرتے مگر ستار کا بجانا ان کے لیے بمنزلہ حیات و غذائے روح کے بن گیا ہے اس لیے وقتِ مقررہ پر اگر ان کو اپنی غذا نہ ملتی اسی وقت مر جاتے اور ان کا خون آپ کی گردن پر ہوتا تو میں نے چاہا کہ آپ خون سے بچ جائیں اور مولوی صاحب جو اپنے علم پر نازاں و فرحاں ہو کر دردمندوں کو کافر کہتے ہیں ان کو بھی درد سے آشنا کر دیا جاوے مصرعہ چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار ؎

ب۔ بے درد کی جانن ہیرے دردمنداں دیاں آہیں بھڑکن بھائیں
با جوں درد دیدار نہ حاصل بن درداں کجھ ناہیں سمجھ کدائیں
اَلْعِشْقُ نَارٌ یُحْرِقُ مَا سِوَی اللہِ عشق چنگیرا تائیں ہر دم چاہیں
لگا نیہوں نہ توڑیں باہل جو ہر حال بنا ہیں عشق تداہیں

؎ بہار آئی ہے بھر دے بادۂ گلگوں سے پیمانہ
رہے لاکھوں برس ساقی تیرا آباد میخانہ

اس قصّہ سے معلوم ہوا کہ آپ میں جذبات و تصرفات خضر علیہ السّلام جلوہ گر تھے جس شخص میں جو کیفیت پیدا

کرنا چاہتے ادنےٰ توجہ سے پیدا کر دیتے کیفیاتِ عشقیہ وجذباتِ صدریہ پر آپ بوجہ اتم متصرف تھے ؎

آناں کہ خاک را بنظر کیمیا کنند
سگ را ولی کنند و مگس را ہما کنند

میں جب رنگون آیا اور یہاں کے بعض لوگوں سے محبت ہوئی تو کبھی کبھی حضور پُرنور کے کمالات کا تذکرہ ان ان کے سامنے کر لیا کرتا رفتہ رفتہ یہاں کے لوگوں کو حضور پُرنور کے ساتھ غائبانہ محبت ہوگئی یہاں تک کہ بعض نے بیعت کی خواہش ظاہر کی میں نے آپ کی خدمت اقدس میں ایک خط لکھا کہ یہاں کے لوگ آپ سے بیعت ہونا چاہتے ہیں مگر دور و دراز ملک کا معاملہ ہے اگر بذریعہ خط ان کو بیعت فرمایا جاوے تو ؎

بر کریماں کار ہا دشوار نیست

کچھ ایّام بعد حضور نے بذریعہ ایک صحیفہ مکرمۂ مطہرہ مجھے تسلّی فرمائی کہ گھبراؤمت میں ایک رومال بعتیہ عنقریب تمہاری طرف روانہ کروں گا جو شخص تہجّد کی نماز پڑھ کر اسی مصلّے پر رو بہ قبلہ ہو کر رومال پر ہاتھ رکھ دے اور خدا و رسول کو اپنے پاس حاضر جان کر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرلے تو اس کی بیعت اللہ پاک منظور فرمائے گا چنانچہ حضور پُرنور قدس اللہ سرّہ العزیز نے ململ سفید کا ایک رومال میرے نام پر ارسال فرمایا جس وقت رومال مبارک پہنچا لوگ حضور سے مرید ہونے لگے رفتہ رفتہ لوگوں میں اس بات کا چرچا ہوتے لگا کہ پیر صاحب تو ملک پنجاب ضلع ہزارہ مقام چھور شریف میں تشریف فرما ہیں اور لوگوں کو بذریعہ رومال کے رنگون میں مرید کرتے ہیں تعجب کی بات ہے مقام حیرت ہے کہ شراب خوار بدکار فاسق فاجر جب رومال پر ہاتھ رکھ کر مرید ہو جاتا ہے نماز گذار نیکو کار تہجّد گزار بن جاتا ہے۔ اور اس کے چہرہ پرنور ایمان کی ملاحت و خوبصورتی دیکھ کر اوروں کو رغبت پیدا ہو جاتی ہے سلسلہ ہدایت دن بدن ترقی کرنے لگا دیگر پیران طریقت اپنے حضور میں اپنے مریدوں کو اتنا نفع نہیں پہنچا سکتے جتنا کہ قطبِ عالم غوث اعظم شہنشاہِ چھوروی نے اپنے فرزندانِ رنگون کو دو ہزار میل سے مرید فرما کر فائدہ پہنچایا ؎

چشم روشن کن زخاکِ اولیا
تا بہ بینی زابتدا تا انتہا

ایک مرتبہ مجلس پاک میں حضور شاہنشاہِ چھوروی قدس اللہ سرّہ العزیز نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا قربِ جانی رابعدِ مکانی نیست میں حیران ہوا کہ یہ بے ربط جملہ حضور والا نے کیوں فرمایا لیکن رنگون میں آکر اس مختصر جملہ کے مطالب و معانی اور قربِ جانی کی شرح اور بعدِ مکانی ارضی کا انقطاع کلی یہ ایسے رموز ہیں کہ بحرِ محیط کو کوزہ میں آپ نے بند کر

دیا ہے ؎

من چہ گویم شرحِ وصفِ آں جناب
آفتاب است آفتاب است آفتاب

آپ کے کمالات ذاتی وصفاتی اجمالی وتفصیلی ظاہری وباطنی جسمانی وروحانی ہمارے بیانِ ناقص البیان سے مستغنی ہیں آپ نے اپنے علوم ومعارف اپنے جذباتِ عشقیہ اور تصرفاتِ عالم ملکوت وناسوت اور علوم حقائق وجوبیّہ قدمیہ ازلیہ اجمالیّہ اور علوم مراتبِ صفاتیہّ امکانیہّ تفصیلیہ واقسامِ مراتب توحید یہ وجودیہ اور شہودیہ وغیرہ کمالات کو اپنی کتاب مجیر العقول فی بیان اوصاف عقل العقول میں اجمالاً وتفصیلاً اشارۃً وکنایۃً بیان فرما دیا ہے

یہ کتاب آپ کے کمالات پر شاہدِ عال ہے یہ کتاب آپ کے حسن وجمال کا مظہرِ اتم ہے اس کتاب کے علوم کا ماخذ ومنبع قرآنِ حکیم واحادیثِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہے اس کے اوراد و وظائف سو سے زائد کتبِ معتبرہ سے نقل کئے گئے ہیں اس کتاب میں ایسے مضامین بھی ہیں جو عقلاء اور عرفاء کو حیرت میں ڈالتے ہیں اس کتاب کی ترتیب اور نقوش والفاظ میں کچھ اس قسم کی تاثیر ہے کہ اس کی تلاوت سے تعلق رکھتی ہے اس کتاب کی تلاوت سے کتب منطق فلسفہ فقہ اصول فقہ تفسیر حدیث وغیرہ ادق علوم میں قوتِ مطالعہ پیدا ہوتی ہے۔ یہ کتاب برزخِ وجوب وامکان کی معیت میں پایہ تکمیل کو پہنچی ہے دائرۂ اولیۂ امکانیہ کے مرکز اعلیٰ سے اس کتاب کے علوم لیے گئے ہیں۔ اس کتاب میں ایسے مضامین بھی ہیں جو مخصوص ہیں آپ کے ساتھ یہ طرز وطریقہ جو آپ نے اپنی کتاب میں ایجاد فرمایا ہے متقدمین و متاخرین کی تصانیف میں نہیں پایا جاتا ہے چونکہ ذاتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم صفتِ علمیۂ واجب الوجود ہے۔ اس واسطے قرآنِ حکیم نے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالاتِ ذاتیہ اجمالیہ کا اظہار فرمایا اور کتاب محیر العقول فی بیان اوصاف الوسول حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالاتِ صفاتیہ تفصیلیہ کو طرقِ متعدد کے ساتھ بیان کرتی ہے چونکہ ذات محمدی ذاتِ واجب الوجود کے لیے صفت اُولی اور ممکنات کے لیے ہیولےٰ ہے۔ اجمالاً اور صفات و کمالاتِ محمدی واجب الوجود کے صفت ظاہر کے لیے مظہر اتم ہیں تفصیلاً تو شہنشاہ زمان خواجہ خواجگان حضرت خواجہ عبدالرحمان صاحب قدس اللہ سرہ العزیز نے اپنی کتابِ لاجواب میں عقلِ اوّل یعنی صفتِ حقیقیہ ذاتیہ اولیہ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسنِ ذاتی وکمالاتِ صفاتی کو اجمالاً وتفصیلاً بطرزِ عجیب وترتیبِ غریب اس طور پر بیان فرمایا ہے کہ بڑے بڑے علمائے کاملین وعرفائے راسخین حیرت درحیرت ہیں علاوہ بریں حضور پُرنور قدس اللہ سرہ العزیز اُمّی تھے۔ علوم مروجہ سے آپ بظاہر ناواقف تھے یعنی آپ نے کسی اُستاد سے علم ظاہری نہیں سیکھا تھا جو شخص آپ کے کمالات سے

ناواقف اوران کا طالب ہو اس کو چاہیئے کہ آپ کی کتاب محیر العقول فی بیان اوصاف عقل العقول المسمّٰی بہ مجموعہ صلوٰۃ الرسول کو غور سے مطالعہ کرے ؎

آفتاب آمد دلیلِ آفتاب
گر دلیلت باید از وے رو متاب

اس کتاب کو حضور پُرنور نے بارہ۱۲ سال آٹھ مہینہ بیس۲۰ دن میں تالیف و تصنیف فرمایا ہے ۔ باوجود اُمّی ہونے کے آپ نے اپنے خیالات وجذبات وعلوم کو نہایت سہل وسلیس عربی زبان میں ظاہر فرمایا۔ یہ کتاب آپ کے علوم و معارف کے دریا کا ایک قطرہ ہے جو اہل دُنیا پر بعد از انتقالِ پُرملال آپ نے بطور تحدیثِ نعمتِ منعم جلّ وعلیٰ ظاہر فرمایا۔ ؎

من چہ گویم شرح وصفِ آں جناب
آفتاب است آفتاب است آفتاب

حضور پُرنور نے مجھے ایک خط کے ذریعہ فرمایا تھا کہ مجموعہ صلواۃ الرسول کے لیے ایک مقدمہ بنایا جاوے جس میں درود شریف کے فضائل اور تلاوت وقراءتِ کتاب ہٰذا کے طرق کا بیان ہو چنانچہ حضور پُرنور قدس اللہ سرہ العزیز نے اپنی حیات پاک میں اس امر کا شرف برادر مکرم واخی معظم مولانا اولنا حضرتِ مولوی عصمت اللہ صاحب سری کوٹی کو بخشا مولوی صاحب نے بامر حضور والا مقدمہ تیار کرکے حضرت اقدس میں پیش کیا آپ نے فرمایا مقدمہ اچھا ہے مگر قدرے ترمیم کی ضرورت ہوگی اس واسطے مولانا صاحب نے ثانیاً مقدمہ تیار کرکے میری طرف شہر رنگون میں ارسال فرمایا قدرے ترمیم کے ساتھ مولانا کا مقدمہ اور حضور پرنور کے مختصر حالات نیز شجرۂ قادریہ مبارکہ ان تینوں کو ترتیب دے کر ایک مختصر رسالہ کی شکل میں طبع کرایا گیا تاکہ خلق اللہ کو عموماً اور غوث الورٰی کے متبعین کو خصوصاً نفع ہو۔ آمین

وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ

خوشتر آں باشد کہ سرِّ دلبراں
گفتہ آید در میانِ عاشقاں

اب مولانا عصمت اللہ صاحب سری کوٹی کا مقدمہ جو بامر حضور پُرنور مرشد برحق نورِ مطلق خواجہ خواجگاں حضرت خواجہ عبد الرحمان صاحب قدس اللہ سرہ العزیز تیار کیا گیا ذیل میں درج کیا جاتا ہے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ الَّذِیْ اَرْسَلَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ وَاَنْزَلَ عَلَیْہِ الْقُرْاٰنَ الْحَکِیْمَ وَجَعَلَہٗ اٰیَۃً وَّمُعْجِزَۃً اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ فَھَدَانَا بِہٖ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ وَفَضَّلَ حَبِیْبَہٗ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی سَائِرِ الْاَنْبِیَاءِ بِسِتٍّ اَعْطٰی لَہٗ جَوَامِعَ الْکَلِمِ وَنَصَرَہٗ بِالرُّعْبِ وَاَحَلَّ لَہُ الْغَنَائِمَ وَجَعَلَ لَہُ الْاَرْضَ مَسْجِدًا وَّطَھُوْرًا وَّاَرْسَلَہٗ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّۃً وَّخَتَمَ بِہِ النَّبِیّٖنَ ثُمَّ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَّبِیِّہٖ وَحَبِیْبِہٖ وَمَظْھَرِہِ الْاَتَمِّ مِنْ خَلِیْقَتِہِ الَّذِیْ جَآءَ الْحَقُّ بِمَجِیْئِہٖ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ بِظُھُوْرِہٖ وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِہٖ وَعَلٰی اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ وَاَصْحَابِہِ الرَّاشِدِیْنَ الْفَائِزِیْنَ۔

امابعد اے عزیزانِ ملّت جس ذات بابرکات نے مجھ ہیچمدان عصمت اللہ سری کوٹی کو اس کتابِ لاجواب کے مقدمہ کے لیے مامور فرمایا ہے اور جس کو میں اپنے لیے فخر سمجھتا ہوں اوّل تو اس کتاب کی تالیفی نسبت ہی ایسی مبارک ہستی کی طرف ہے جو ہمیں مقدمہ کی تسوید سے بے نیاز کرتی ہے دوم یہ کتاب ایسے مسلم راس الامر پر مشتمل ہے کہ خود خداوند بے نیاز اور اس کے فرشتے اس کام میں مشغول ہیں اور اس کی طرف ہر وقت تمام مومنین ومومنات کو دعوت دے رہے ہیں اور وہ صلوٰۃ علی النبی المختار ہے لہٰذا آفتاب آمد دلیل آفتاب کی مصداق مجھ جیسے کم علم کے مقدمہ سے یہ کتاب کلیتہً مستغنی ہے **حاجتِ مشاطہ نیست روے دل آرام را** ؛ لیکن باوصف اس کے فرمانِ مقدمہ کو بندہ نوازی تصور کرتا ہوں از شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا ؛ تزکیۂ نفس وتکمیل انسان کے لیے دو چیزیں ضروری ہیں ۔ **علمؔ وعملؔ** اس کتاب کے علوم ومعارف توحیدیہ اور جذباتِ عشقیہ ایسے عالی پایہ کے ہیں جو بذاتہٖ موصل ہیں ذات بطن البطون و ھویت بحت کے بارگاہِ اقدس کی طرف اور عمل کے لیے جو مقدس روش اس کتاب میں اختیار کی گئی ہے وہ اعلیٰ واحسن طریقہ ہے جو خود خداوند جل وعلےٰ اور اس کے فرشتے اس میں شریک عمل ہیں یعنی ارسالِ درود وسلام بہترینِ انام پر کما قال اللہ سبحانہ وتعالیٰ : اِنَّ اللہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ؕ **ترجمہ** : بیشک اللہ اور اس کے فرشتے تحفۂ درود بھیجتے ہیں نبی پر اے ایمان والو تم بھی تحفۂ درود وسلام ان کی خدمتِ اقدس میں پیش کیا کرو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہ وہ نسخۂ جامعِ علم وعمل طبع ہو کر آپ کے سامنے موجود ہے یعنی کتاب محیر العقول فی بیان اوصاف عقل العقول المسمّٰی بہ

مَجْمُوعَہ صَلوٰۃُ الرَّسُوْل

اس نسخۂ عجیبۂ دافع امراض جسمانی وروحانی کے موجد ومرتب حکیم اُمّت استاذِ علوم لدنیہ ومعلم معارفِ الٰہیہ

قامع بدعت وقاطع ضلالت ہادیٔ راہِ شریعت مرشد طریقت واقف اسرارِ حقیقت حضرت مولنا الشیخ الکامل جناب خواجہ عبدالرحمٰن صاحب چھوروی قدس اللہ سرہ العزیز ہیں شَكَرَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ سَعْيَهُ۔

حضور والا ان برگزیدہ مشائخ عظام واولیائے کرام میں سے ہیں جن کے فیوضات سے اہل ہزارہ وکوہستان وکشمیر وسرحد وافغانستان وپنجاب وہندوستان وبنگال وملک برما وعرب وعجم کامیاب وفیضیاب ہوئے ہیں آپ صاحب حالات سنی ومظہراتم شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَتَوَسَّلُ بِهٖ اِلَيْكَ۔

یہ مجموعہ صلواۃ الرسول جس جامعیت وحسنِ ترتیب سے حضور پُرنور نے مرتب فرمایا ہے۔ آپ ہی اپنی نظیر ہے یہ اپنے قاری کے لیے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تصور اور آپ کے کمالات نورًا وظہورًا علمًا وعملًا واخلاقًا دینًا ودنیاویًا ان تمام امور کا ایک عمدہ ومقدس معنوی مجسّمہ قائم کرتی ہے جس سے کسب تجلیات اور اسوۂ حسنہ نبویہ کی رہبری یقینی ہے اس کے قاری کے شوق وطاقتِ علمی میں روزافزوں اضافہ ہوتا جاتا ہے اس کا ہرایک جملہ ترغیب الصلوٰۃ کا کام دیتا ہے اکثر مواقع میں مناسب ادعیہ واسمائے الٰہی سے استعانت لی گئی ہے اس کتاب کے قاری کو سرور انبیاء علیٰ نبیّنا وعلیہم الصّلوٰۃ والتسلیم کی کامل سوانح عمری پر عبور اور جملہ قسم کے درود شریف سے فوائد اور سرور حاصل ہوتا ہے

ضروری اطلاع

اس میں کچھ شک نہیں کہ نفوس کاملہ کی خاص ترتیب وتعداد واجازت میں ایک کیمیائی تاثیر ہوا کرتی ہے آپ نے اس کتاب کی ترتیب تیس ۳۰ پاروں پر رکھی ہے اور وصیت فرمائی ہے کہ روزانہ ایک پارہ یا نصف پارہ تلاوت کیا جاوے فرصت کم ہو تو رُبع پارہ روزانہ ورد کیا جاوے اگر بلا ومصیبت اور قحط وبا وطاعون وشر ظالم میں خلق اللہ مبتلا ہو تو ایک مجلس میں اس کا ختم کیا جاوے تمام آفات وبلیات سے نجات نصیب ہوگی ایصال ثواب رسانی کے لیے بھی اس کا ختم ازحد مفید ہے فَيَا فَرْحًا کہ اس مبارک کتاب محیر العقول فی بیان اوصاف عقل العقول المسمی بہ مجموعہ صلوٰۃ الرسول کی تحریک طباعت ونشر کا شرف اخی المکرم جناب مولوی حافظ سید احمد صاحب کو میسّر ہُوا اور مصارف طباعت کا فخر وباقیات الصالحات کی توفیق جناب سیٹھ احمد اللہ صاحب کیاؤ بالقایہ ودیگر اخوان رنگون کو حاصل ہوا شَكَرَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ سَعْيَهُمْ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔

حَاشَا اَنْ يَّحْرُمَ الرَّاجِىْ مَكَارِمَهٗ اَوْ يَرْجِعَ الْجَارُ مِنْهُ غَيْرَ مُحْتَرَمٖ

فضائل درُود شریف

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ؕ

ترجمہ : اللہ پاک اور اس کے فرشتے درود پڑھتے ہیں نبی پر اے ایمان والو تم بھی درود و سلام پڑھو اس محبوبِ خُدا پر ۔

۱ وعن ابی ھریرۃ قال قالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا (رواہ مسلم)

ترجمہ : ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ وہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلّی علیہ وسلّم نے کہ جو شخص ایک درود میرے اُوپر پڑھتا ہے اللہ پاک دس مرتبہ درُود اس پر پڑھتا ہے ۔

۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً وَاحِدَۃً صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرَ صَلٰوتٍ وَحُطَّتْ عَنْہُ عَشْرَ خَطِیْئٰتٍ وَرُفِعَتْ لَہٗ عَشْرَ دَرَجَاتٍ ۔ (رواہ النسائی)

ترجمہ : انس سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ جو شخص ایک مرتبہ میرے اُوپر درُود پڑھتا ہے اللہ پاک دس مرتبہ درود اس پر پڑھتا ہے اور دس گناہ اس کے مٹا دیتا ہے اور دس درجے اس کے بلند کر دیتا ہے ۔

۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاحِدَۃً صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَمَلٰٓئِکَتُہٗ سَبْعِیْنَ صَلٰوۃً ۔ (رواہ احمد)

ترجمہ : عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جو شخص درُود پڑھے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم پر ایک مرتبہ اللہ پاک اور اس کے فرشتے ستّر مرتبہ اس پر درُود پڑھتے ہیں ۔

۴ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْھَا شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّکَ ۔ (رواہ الترمذی)

ترجمہ : حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بلاشک دُعا زمین اور آسمان کے درمیان موقوف رہتی ہے اللہ پاک کے حضور میں قبول نہیں ہوتی جب تک کہ تو درُود نہ پڑھے اپنے نبی پر صلی اللہ علیہ وسلم

۵ وَعَنْ اَبِیْ طَلْحَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَاءَ ذَاتَ یَوْمٍ وَالْبِشْرُ فِیْ وَجْھِہٖ فَقَالَ اِنَّہٗ جَاءَنِیْ جِبْرَئِیْلُ فَقَالَ اِنَّ رَبَّکَ یَقُوْلُ اَمَا یُرْضِیْکَ یَا مُحَمَّدُ اَنْ لَّا یُصَلِّیَ عَلَیْکَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِکَ اِلَّا

صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا رواہ النسائی والدارمی۔

ترجمہ : ابی طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وسلم ایک دن تشریف لائے اس حالت میں کہ خوشی کے آثار آپ کے چہرہ مبارک میں نمودار تھے پھر فرمانے لگے تحقیق حضرت جبرائیل نے میرے پاس آکر خبر دی کہ آپ کا پروردگار فرماتا ہے کہ اے محمّد کیا آپ اس بات سے خوش نہیں کہ آپ کی اُمّت میں سے کوئی شخص آپ پر درُود نہیں پڑھتا، مگر میں اس پر دس مرتبہ درُود پڑھتا ہوں اور آپ کی اُمت میں سے کوئی شخص آپ پر سلام نہیں بھیجتا مگر میں اس پر دس مرتبہ سلام بھیجتا ہوں یعنی آپ کا اُمتی جب ایک مرتبہ درُود بھیجتا ہے تو اللہ پاک اس پر دس مرتبہ درُود بھیجتا ہے اور جب ایک مرتبہ سلام پڑھتا ہے تو اللہ پاک دس مرتبہ اسپر سلام پڑھتا ہے۔

درُود شریف کے فضائل وفوائد حد حصر واحصا سے متجاوز ہیں ان کا ضبط قلم وزبان سے ایک متعسر امر ہے سب سے پہلی فضیلت اور فائدہ درُود شریف کا امتثال امر فضل الٰہی عزاسمہٗ ہے (۲) موافقت ومشارکت درود پڑھنے والے کی ہے اللہ جل وعلیٰ اور اس کے ملائکہ کے ساتھ جو درُود شریف بھیجتے ہیں (۳) ایک دفعہ درُود پڑھنے سے اللہ تبارک وتعالیٰ سے دس صلواۃ کا حصول (۴) دس درجوں کا عروج (۵) دس حسنات کا اعمال نامہ میں درج ہونا (۶) دس گناہوں کا محو ہونا (۷) بعض احادیث میں دس غلام آزاد کرنا اور بیس غزوات کے مساوی واقع ہوا ہے (۸) بعدازدرُود برنبی المختار دُعا کا قبول ہونا (۹) درُود پڑھنے والے کے لیے آپ کی شفاعت کا واجب ہونا (۱۰) درُود پڑھنے والے کے حق میں آں سرورِ انبیاء کا گواہی دینا (۱۱) روزِ قیامت میں سب سے پہلے سرورِ انبیاء علیہ الصلواۃ والسّلام کے ساتھ لاحق ہونا (۱۲) درُود پڑھنے والے کے تمام امور کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا متولی ہونا (۱۳) سب مشکلات کی آسانی (۱۴) سب حوائج کی قضا (۱۵) گناہوں کی مغفرت (۱۶) سب سیآت کی کفارت ولقولے فوت شدہ نمازوں کی کفارت (۱۷) صدقہ کا قائم مقام ہونا (۱۸) تفریج کرب (۱۹) شفائے بیماراں (۲۰) دافع خوف (۲۱) موجب اظہار برائت متہم (۲۲) ذریعہ فتح (۲۳) باعث حصولِ رضائے الٰہی (۲۴) قاریٔ صلواۃ کا لوگوں میں محبوب ہونا (۲۵) سبب زکا وتنمیۂ عمل ومآل (۲۶) صفائیٔ دل (۲۷) حصول برکت سب امور میں حتٰی کہ اولاد واولادِ الاولاد تا طبقۂ رابعہ (۲۸) اہوالِ قیامت سے نجات (۲۹) آسانی سکرات الموت (۳۰) مہالک دنیا سے خلاصی (۳۱) روزگار کی تنگی مضائق سے رستگاری (۳۲) بددعا وجفا سے خلاصی (۳۳) تطییب مجلس (۳۴) غشیان رحمت اہل مجلس کو (۳۵) مرور صراط پر زیادتیٔ نور ثابت رہنا قدم کا طرفۃ العین میں اس سے نجات (۳۶) قاریٔ صلوٰۃ کا نام آنحضرت کی خدمت اقدس میں پیش ہونا (۳۷) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ محبّت پیدا ہونا (۳۸) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم سے مصافحہ کرنا (۳۹) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کو خواب میں دیکھنا (۴۰) محبوب ملائکہ ہونا

(۴۱) حصول دعائے ملائکہ درُود پڑھنے والے کے لیے (۴۲) ملائکہ سیاحین کا حضور پرُ نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں اس طور پر عرض کرنا کہ فلاں ابن فلاں نے آپ پر درُود پڑھا (۴۳) حصول جواب سلام خیر الانام کہ صد سلام مرابس یکے جواب از تو ۞ وَ كَانَ يُبَادِرُ بِالسَّلَامِ ــــ آپ کی عادت مبارک تھی کہ سلام میں سبقت فرماتے توجو شخص آپ پر درُود وسلام بھیجے گا۔ آپ ضرور جواب دیتے ہیں کیونکہ آپ حیات النبی ہیں بلکہ دنیوی حیات سے برزخ کی حیات افضل واعلے ترہے يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى حَبِيْبِكَ بِعَدَدِ جَمِيْعِ مَخْلُوْقَاتِكَ۔ (۴۴) درود شریف پڑھنے والے کے گناہ تین دن تک نہیں لکھے جاتے (۴۵) قاری صلواۃ کا قیامت میں عرش کے نیچے ہونا (۴۶) ترازوئے اعمال کی گرانی (۴۷) قیامت کی پیاس سے امن (۴۸) جنت میں کثرت ازواج (۴۹) دُنیاو آخرت کے مصالح میں رشد و ہدایت (۵۰) درود شریف کا ذکر الٰہی پر مشتمل ہونا (۵۱) شکریہ پر متضمن ہونا (۵۲) حق سبحانہ و تعالیٰ کی حق نعمت کی معرفت واقرار

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جس نے حضرت عزت عزاسمہ، کو اَللّٰھُمَّ سے یاد کیا اس نے سب اسماء میں سے شریف ترین اسم کے ساتھ یاد کیا لفظ اَللّٰھُمَّ سب اسماء وصفات باری تعالےٰ کے لیے مرأت ہے

مقالات المشائخ رحمہم اللہ تعالیٰ

بعض مشائخ فرماتے ہیں کہ شیخ کامل نہ ملنے کے وقت طالب مولیٰ کے لیے یہی درُود شریف طریقہ موصل الی اللہ ہے۔ توجہ بلفظ اَللّٰھُمَّ سے وصول بدرگاہ الٰہی و قرب حضرت رسالت پناہی نصیب ہوگا بعض مشائخ قدس اللہ اسرارہم قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ اور کثرت درُود شریف کی وصیت فرماتے ہیں اس لیے کہ اول الذکر سے واحد احد اور ثانی الذکر سے سرور انبیاء علی نبینا وعلیہم الصلوت والتسلیمات کے ساتھ محبت وہم صحبتی حاصل ہوتی ہے ۞

مشائخ متاخرین قدس اللہ اسرارھم فرماتے ہیں کہ مرشد کی عدم موجودگی یا نہ ملنے کے وقت طریق سلوک و تحصیل معرفت الٰہی کے لیے متابعت شریعت و دوام ذکر اور کثرت صلواۃ علیٰ خیر البریات کا التزام باطن میں نور عظیم اور بے واسطہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض پہنچاتی ہے

مُحدِّثین رحمہم اللہ تعالیٰ کے مقالات

سخاوی و دیگر مُحدّثین رحمہم اللہ سے منقول ہے کہ محمّد بن سعید بن مطرب رات کو سُونے سے پہلے ایک تعداد معیّن درُود شریف کا درد پڑھا کرتے تھے ایک رات کو رسالت پناہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو اپنے گھر میں تشریف لاتے دیکھا کہ نور نبوی سے میرے گھر کا ہر کونہ منوّر ہوگیا آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے محمّد بن سعید اپنا مُنہ جس سے تو مجھ پر کثرت سے دُرود پڑھا کرتا ہے۔ میرے پاس لے آتا کہ اس پر بوسہ دوں محمّد بن سعید کہتے ہیں مجھے شرم معلوم ہوئی کہ اپنا منہ حضرت کے سامنے کروں میں نے اپنا رخسارہ حضور کے سامنے کیا حضور پرنور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے میرے رخسار پر بوسہ دیا جب بیدار ہوا تو اپنا گھر کستوری کی خوشبو سے بھرا ہوا پایا اور آٹھ روز تک میرے رخسار سے مشک کی خوشبو آتی تھی

شیخ احمد بن ابی بکر رواد صوفی محدث اپنی کتاب میں با سانید شیخ مجد الدین فیروز آبادی رحمتہ اللہ علیہم روایت کرتے ہیں۔ کہ اقنی نے کہا ایک دن حضرت شبلی قدس اللہ سرہ العزیز حضرت ابوبکر مجاہد قدس اللہ سرہ العزیز کے پاس تشریف لائے حضرت ابوبکر نے ان کے اکرام کے لیے کھڑے ہو کر حضرت شبلی کے ساتھ معانقہ کیا اور دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا میں نے کہا یا سیدی یہ اکرام و اعزاز اس شبلی کے ساتھ جس کو آپ اور اہل بغداد دیوانہ کہتے ہیں ابوبکر قدس اللہ سرہ العزیز نے فرمایا کہ میں نے یہ اکرام از خود نہیں کیا بلکہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے خواب میں دیکھا کہ شبلی حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلّم کے مجلس پاک میں آئے حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم شبلی کے لیے کھڑے ہو کر ان کے ساتھ بغل گیر ہوئے اور ان کی آنکھوں کے درمیان حضور پُر نُور صلی اللہ علیہ وسلّم نے بوسہ دیا میں نے کہا یا رسول اللہ یہ اعزاز و محبت شبلی کے ساتھ حضور پُر نُور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا شبلی نماز کے بعد یہ آیت پڑھ کر کثرت سے میرے اُوپر درُود بھیجا کرتا ہے ؛ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۔

شیخ احمد اسی کتاب میں حضرت شبلی قدس اللہ سرہ العزیز سے ناقل ہیں کہ میرا ایک پڑوسی فوت ہوا میں نے اس کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ پاک نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا اس نے کہا مصائب و ہول ہائے عظیم دیکھے منکر و نکیر کے سوالات نے مجھے مشکل میں ڈالا میں نے دل میں کہا کہ شائد دین اسلام پر نہیں مرا عذاب کے فرشتے حملہ آور ہوئے یکایک ایک جمیل شخص طیب الرائحہ میرے اور ان کے درمیان حائل ہوا اس نے مجھے دلائل توحید اور ایمان کی حجت یاد دلائی میں نے کہا تم پر خدا کی رحمت ہو آپ کون ہو کہ ایسی مُصیبت کے وقت آپ نے میری

مدد فرمائی اس خوبصورت شخص نے فرمایا کہ میں ایک مرد ہوں جو کہ تمہارے کثرت درُود شریف پڑھنے سے پیدا ہوا ہوں مجھے اللہ پاک نے مامور فرمایا ہے۔ کہ ہر شدّت و مُصیبت کے وقت تمہاری اعانت و مدد کروں یہی حکایت کتاب مصباح الظلام میں بلا ذکر شبلی قدس اللہ سرہ العزیز مذکور ہے

شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب جمع الجوامع میں ابنِ عساکر سے نقل کرتے ہیں کہ ابن عساکر اپنی تاریخ میں حفص بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابوذراعہ کو خواب میں دیکھتا ہوں کہ آسمان اوّل پر فرشتوں کے امام ہو کر نماز پڑھتے ہیں ۔ میں نے پوچھا یہ مرتبہ آپ نے کس وجہ سے پایا انہوں نے فرمایا کہ ہزارہا حدیثیں اپنے ہاتھ سے لکھا کرتا تھا جب حضور پُرنور صلّی اللہ علیہ وسلّم کا اسم مبارک آجاتا تو میں اپنی طرف سے صلی اللہ علیہ وسلم لکھ لیا کرتا تھا اور حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا۔

ترجمہ : جو شخص میرے اُوپر ایک مرتبہ دُرود پڑھے گا۔ اللہ پاک اس پر دس مرتبہ پڑھے گا

حکایت عجیب

مروی ہے کہ ایک شخص صلحاء میں سے ...۳ تین ہزار دینار کا مقروض تھا کوئی صورت خلاصی کی نہ تھی صاحب دین نے قاضی کے پاس جاکر دعویٰ کیا قاضی صاحب نے مدیون کو ایک ماہ کی مہلت دی مدیون قاضی سے رخصت ہو کر محراب مسجد میں تضرع وزاری کے ساتھ توجہ الی اللہ کرکے درُود شریف میں مشغول ہوا اسی ماہ کی ۲۷ تاریخ کو خواب میں کسی نے آواز دی کہ حق تعالیٰ تمہارا قرضہ ادا کردے گا تم علی بن موسیٰ وزیر کے پاس جاکر کہو کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں کہ تین ہزار دینار میرے قرضہ کے بیسے دے دو میں جب خواب سے بیدار ہوا تو دل میں خوشی کے آثار معلوم ہونے لگے پھر دل میں یہ خیال آیا کہ اگر وزیر مذکور اس واقعہ کے صدق کی دلیل طلب کرے تو کیا جواب دوں گا۔ الغرض یہ خیال اس روز وزیر کے پاس جانے سے مانع ہوا دوسری رات پھر سرور کائنات صلّی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا وہی فرمایا جو پہلی رات آپ نے فرمایا تھا صبح کو خوشی کا اثر اوّل سے زیادہ تھا لیکن بمقتضائے بشریت سابقہ خیال پھر دامنگیر ہوا اور وزیر کے پاس نہ گیا تیسری رات میں نے پھر رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وزیر کے پاس نہ جانے کی وجہ دریافت فرمائی میں نے عرض کیا کہ اس واقعہ کی صداقت کی دلیل اگر وزیر پوچھے تو کیا جواب دوں گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے اس سوال پر خوش ہوئے اور فرمایا کہ وزیر کو

کہو اس واقعہ کی تصدیق یہ ہے کہ تم ہر صبح بعد از نمازِ فجر مجھ پر پانچ ہزار بار دُرود بھیجا کرتے ہو اور تیرے دُرود پڑھنے پر بجز اللہ جل شانہ و کراماً کاتبین اور تیرے سوا اور کسی کو خبر نہیں پھر وزیر کے پاس گیا سب ماجرا بیان کیا صدق واقعہ کی دلیل سے وزیر نہایت خوش ہوا اور مجھ کو کہا مَرْحبًا بِرَسُوْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ حَقًّا۔ وزیر خوش نصیب نے اسی وقت تین ہزار دینار دیئے اور کہا اس سے اپنا قرضہ ادا کرو۔ تین ہزار دینار اور دیئے اور کہا اس کو نفقۂ عیال میں خرچ کرو تین ہزار دینار اور عنایت فرمائے اور کہا اس سے تجارت کرو اور تاکید فرمائی کہ مجھ سے رابطہ مودت منقطع نہ کرو جو حاجت تمہاری ہو اطلاع دیا کرو وزیر سے جب رُخصت ہوا تو تاریخ مقررہ پر عدالت میں جا کر قاضی صاحب کے پاس حاضر ہوا تین ہزار دینار گن کر پیش قاضی رکھ دیا کہ صاحبِ دین کو دیوے قرض خواہ دیکھ کر تحیّر میں مبہوت و ملہوف ہوا کہ یہ رقم کہاں سے اس کو مل گئی ہیں نے قاضی صاحب کو سب قصّہ سُنا دیا قاضی صاحب نے کہا یہ سب کرامت وزیر کو کیوں نصیب ہو میں خود تمہارے سب قرض کا متولی ہوں قرض خواہ نے کہا یہ درجۂ بلند تنہا آپ کو کیوں نصیب ہو میں زیادہ مستحق ہوں کہ اللہ جلّ جلالہٗ وعمّ نوالہٗ اور رسول اللہ علیہ وسلّم کی رضا و خوشنودی کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول اور قاصد کو بریّ الذمہ کردوں میں سب اشرفیاں وزیر و قاضی سے لے کر اپنے گھر آیا۔ اور خداوند جلّ و علیٰ کا شکر بجا لایا۔ دُرود شریف کے فضائل و ثمرات بے انتہا ہیں اس تھوڑے سے بیان پر بخوف تطویل مقدمہ اکتفا کرتا ہوں۔

اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِکُمْ یَوْمُ الْجُمُعَةِ فِیْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْهِ قُبِضَ وَفِیْهِ النَّفْخَةُ وَفِیْهِ الصَّعْقَةُ فَاَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِیْهِ فَاِنَّ صَلَوَاتَکُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَیَّ۔

ترجمہ: تمہارے ایام میں سے افضل دن جمعہ کا دن ہے اس میں سیّدنا آدم علیٰ نبیّنا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا کئے گئے اور جمعہ کے دن وفات پائی اسی دن میں نفخۂ صور اور صاعقہ ہوگا پس زیادہ پڑھو مجھ پر دُرود اس دن میں کیونکہ تمہارا دُرود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے ؞

فِیْ مَفَاخِرِ الْاِسْلَامِ۔ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ لَیْلَةِ الْجُمُعَةِ مِائَةَ صَلٰوةٍ قَضَی اللّٰهُ لَهٗ مِائَةَ حَاجَةٍ سَبْعِیْنَ حَاجَةً مِّنْ اُمُوْرِ الدُّنْیَا وَثَلٰثِیْنَ مِنْ اُمُوْرِ الْاٰخِرَةِ۔

ترجمہ: کتاب مفاخر الاسلام میں ہے کہ جس نے مجھ پر شبِ جمعہ کو ایک سو دفعہ درود پڑھا اللہ پاک اس کی سو حاجتیں پوری فرماتا ہے ستّر دنیا میں اور تیس آخرت میں۔

وَاَیْضًا فِیْهِ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ ثَمَانِیْنَ مَرَّةً یَوْمَ الْجُمُعَةِ غُفِرَتْ

ذُنُوْبُهٗ ثَمَانِيْنَ سَنَةً كَذَا نَقَلَهُ الزُّمَيْرِيُ فِيْ شَرْحِ الْمِنْهَاجِ

ترجمہ: فرمایا نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے جس نے مجھ پر اسّی دفعہ جمعہ کے دن دُرود پڑھا اُس کے اسّی برس کے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ شبِ دوشنبہ بھی یہی فضیلت رکھتا ہے اس میں بندوں کے اعمال بحضور ربّ العزّت پیش ہوتے ہیں اسی لیے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم دوشنبہ میں روزہ رکھتے ہیں اور یہی فضیلت پنج شنبہ کو حاصل ہے۔

مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ يَوْمَ الْخَمِيْسِ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَفْتَقِرْ اَبَدًا۔

ترجمہ: جس نے پنج شنبہ کے دن سو دفعہ مجھ پر دُرود پڑھا ہرگز محتاج نہ ہوگا۔

دُرود شریف کے ذریعہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کو خواب میں دیکھنا۔ مفاخرالاسلام میں ہے۔ اگر کوئی شخص بروز جمعہ ہزار دفعہ دُرود شریف بصیغہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلِّمْ پڑھے تو حضرت سرورِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں اور اپنی منزل جنّت میں دیکھے گا۔ اگر نہ دیکھے تو یہ عمل مکرر تا پانچ جمعہ کرے۔ ایضاً اگر کوئی شخص جمعرات کو دو رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ گیارہ دفعہ سورۂ اخلاص اور بعد از سلام سو دفعہ دُرود پڑھے بصیغہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَ اٰلِهٖ وَسَلِّمْ۔ حضرت سرورِ کائنات صلّی اللہ علیہ وسلّم کو خواب میں دیکھے گا۔ تین جمعوں سے متجاوز نہ ہوگا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

حضرت شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ میں نے خود تجربہ کیا ہے۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذَالِكَ لیکن باوصفِ طہارت پاک بستر پر سوئے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ صَلٰوةً دَآئِمَةً بِدَوَامِكَ بَاقِيَةً بِبَقَآئِكَ صَلٰوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضًا وَّ لِحَقِّهٖ اَدَآءً صَلٰوةً مَّقْبُوْلَةً لَّدَيْكَ مَعْرُوْضَةً عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمْ

يا أيها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما

الف

بسم الله الرحمن الرحيم
نحمده و نصلي على رسوله الكريم

وصلى الله على نورٍ كزوشدنورهاپيدا :. زمين از حب او ساكن فلك درعشق او شيدا.

العتبة القادرية العالية بسيد آباد شريف (شتالو) سريكوت ايبت آباد من مضافات باكستان. الحياة الطيبة المختصرة لشيخ المشائخ غوث الزمان مرشد الطريقة مجاهد الدين والملة مقتدى اهل السنة واقف اسرار المعرفة الحضور العلامة الحاج الحافظ القارى السيد احمد الشاه القادرى عليه رحمة البارى

ان زبدة الاصفياء سند الاتقياء الحضرة العلامة مولانا و اولٰينا و ماوى ناوملجأنا الحافظ القارى مرشدنا السيد احمد الشاه السريكوتى رحمة الله عليه قد طبع مصنف شيخه مجموعة صلوات الرسول صلى الله عليه وسلم مرة اولى فى سنة ۱۹۳۳عيسوية فى رنغون من برهما وهو حينئذٍ كان مقيما فيه وقد طبعها مرة ثانية فى سنة ۱۳۷۲ هجرية تطابق سنة ۱۹۵۳ عيسوية تحت اهتمام مولانا امير شاه البشاورى واذا نفد النسخ الاولى فطبعها اخوان الطريقة من اهل جاتجام و داكا خمسة آلاف نسخة مرة ثالثة تحت المجلس الرحمانية الاحمدية السنية فى سنة ۱۹۸۲ء بامر ابن شيخ المشائخ الحضرة العلامة المزين سجادة الراشد الحقيق المرشد الكامل على التحقيق مولانا الحافظ القارى السيد محمد طيب الشاه القادرى اطال الله ظله البارى وقد صرف فيها خمس مائة الف روبية تخميناً. اللهم تقبل بجاه حبيبه الكريم صلى الله عليه وسلم.

واذ كان شيخ المشائخ السيد احمد القادري السريكوتي موجودا فى رنغون فارسل اليه شيخه قطب الزمان صاحب الفضيلة الحضور الخواجة عبدالرحمن الجهوروى عليه

رحمة الباری مرسلة وکتب فیها ان المدرسة الرحمانیة الهریبوریة علی ذمتك ایضاً بعد طبع مجموعة صلوات الرسول صلی الله علیه وسلم واذا فرغ عن الطبع والاشاعة لهذا الکتاب العظیم فاقام شوری رحمانیة برنغون فی سنة ١٩٢٥عیسویة وعَمَّرَ ستة مکانات عظیمة ومعها لوازماتها ایضاً لامداد المدرسة علی نحو شمال من ارض المدرسة الرحمانیة الهریبوریة متصلة بشارع عام. وعَمَّرَ ایضاً مکانا علیا بجانب الجنوب مشتملا علی منزلتین.

وکانت تاتی الشهریة من رنغون مع صرفات المدرسة وکان یمد مجلس شوری جاتجامیة (فی الحال المجلس الرحمانیة الاحمدیة السنیة) وقتاً فوقتاً ربنا تقبل من خدمات ساکنی جاتجام ورنغون . آمین ثم آمین.

فالآن المجلس الانتظامیة المنظمة قائمة للمدرسة تحت مزین السجادة مولانا الحاج محمد محمود الرحمن مدظله العالی والمدرسة تفوز یوماً فیوماً ویمدها اهل باکستان کافیا مکافیا تقبل الله تبارك وتعالی امدادهم آمین ثم آمین.

وآخر الامرأنَّ شیخ المشائخ المجاهد الاعظم یعنی السید احمد الشاه القادری علیه رحمة الباری صار عازماً الی الفردوس الاعلی بتاریخ اثنی عشر ذی قعدة بیوم الخمیس فی سنة ١٣٨١ هجریة تطابق سنة ١٩٦١ عیسویة وسعی سعیا بلیغاً علي تکمیل ماعطاه شیخة الجهوروی من ذمة المدرسة الرحمانیة بالمحبة والخلوص والاحترام الی آخر العمر الشریف.

وان غوث الزمان الحضور السید احمد الشاه القادری رحمة الله علیه قد اسس بنیان الجامعة الاحمدیة السنیة العالیة بسوله شهر جاتجام بنغلادیش فی سنة ١٩٥٤عیسویة وهی حصین لاستیصال الفرق الباطلة ومرکز لاهل السنة والجماعة واسس بنیان دارالعلوم

الاسلامية الرحمانية ايضاً.

وبعده خلفه الرشيد الراشد المرشد خليفته الاعظم قبلة العالم حضرة العلامة مزين السجادة الحاج الحافظ القارى السيد محمد طيب الشاه مدظله العالى للعتبة القادرية العالية قد اسس بنيان الجامعة القادرية الطيبية بداكا فى سنة ١٩٦٨ عيسوية ثم المدرسة الطيبية الودودية السنية بسند رغونة والمدرسة الطيبية الاسلامية السنية بحالى شهر والمدرسة الطيبية الحافظية السنية بكالورغات ايضاً.

وقد اشتغل بخدمة الدين فى بلاد مختلفة من الممالك المختلفة كثير من العلماء والحفاظ والقراء بعد الفراغ عن هذه الادارات المذكورة.

وان شيخ المشائخ غوث الزمان شبيه الغوث الاعظم السيد احمد الشاه القادرى رحمة الله عليه قد اهتم امور الدين وامور الشرع والسلوك فى افريقة وبرهما والهند وباكستان والبنغلاديش باحسن طريق.

انه كان شيخ المشائخ من بين الاقوامى بلاشك ولاريب وامثال خدماة الدينية قليلاً مايُراه فى تواريخ اولياء الله عليهم الرحمة لانه قد انتظم امور الشريعة والطريقة باحسن طريق وباحسن اسلوب ومريدوه قدكانوا موجودين الوفاً الوفاً فى البنغال ومن بعده مريدو خلفه الرشيد الراشد المرشد الشيخ الحقيق خليفته الاعظم قبلة العالم مزين السجادة الحضرة العلامة الحافظ القارى السيد محمد طيب الشاه القادرى اطال الله ظله البارى قد يزيدون فى اكناف العالم يوماً فيوماً وهذا العروج قد يحصحص ويدل على ان هذه السلسلة الحقة حق و مقبول عند الله و رسوله.

واعلموا ان اخوان الطريقة يسعون لفوز هذه الادارات الدينية بالخصوص وبطريق منظم ولهم اللجنة الانتظامية المستحكمة وتحتها ينعقد جلوس عيد ميلاد النبى صلى الله

عليه وسلم وعرس الغوث الاعظم عبدالقادر الجيلانی ومعين الدين الاجميری رحمهما الله تعالى وعرس الخواجة الحضور عبدالرحمن الجهوروی وعرس شيخ المشائخ غوث الزمان السيد احمد الشاه القادری رضى الله عنهم ورضو عنه وينعقد عرس غوث الزمان السيد احمدالشاه القادری رحمة الله عليه مهتما على سريكوت الشريف وجاتجام وداكا وعلى بلاد مختلفة ايضاً.

وشهرية معلمی المدارس و ملازميها وسكنا هم وغيرها من الامور الضرورية قد ينتظم كلها من اللجنة الانتظامية بلا اجرة رضا لله تعالي ولحبيبه صلى الله عليه وسلم ربنا تقبل آمين ثم آمين .

ولايخفى على اولى الالباب ان شيخ المشائخ السيد احمد الشاه عليه الرحمة وان كان سرحديا ولكن قد اسس الادارات الدينية السنية العظيمة الشان فی بلاد مختلفة لاستيصال الفرق الباطلة و لاعلاء كلمة الحق.وهذا درس عملي كما قال الله تعالى "انما المؤمنون اخوة" وهذا الامر تدل على ان الرابطة الروحانية اشد واقوى ولاتقطعها اية قوة كما قال النبى صلى الله عليه وسلم "معناه المسلمون كلهم كنفس واحدة "

واثبت اوليا ء الله رحمهم الله هذا القول فی معارج الوجود والخارج عملياً وفعلياً وحياتهم الطيبة حضرة الطريق والهادى المسلمی العالم ايضاً. وفق الله تبارك و تعالى للمسلمين ان يعملوا . ولله در للعلامة اقبال ومعناه لقوم المسلمين نفع واحد ونقصان واحد وللجميع نبى واحد و ايمان واحد الحرم واحد والله واحد والقرآن ايضاً ليت المسلمين ان اتفقوا لكان خيرا.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صلی اللہ علی نور کزوشدنورھاپیدا ⁘ زمیں از حب او ساکن فلک درعشق او شیدا۔

دربارِ عالیہ قادریہ سید آباد شریف (ستالو شریف) سریکوٹ ایبٹ آباد پاکستان

شیخ المشائخ، پیرِ طریقت، مجاھدِ دین وملت، پیشوائے اھلسنت، واقفِ اسرارِ معرفت

حضرۃ العلامہ الحافظ قاری سید احمد شاہ صاحب قادری رحمۃ اللہ علیہ کی پاکیزہ زندگی کے مختصر حالات

زبدۃ الاصفیاء حضرت مولانا سید احمد شاہ صاحب قادری سریکوٹی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے شیخ طریقت غوث زمان حضرت خواجہ خواجگان عبدالرحمٰن چھوہروی قدس سرہ العزیز کی تصنیف کردہ مجموعہ صلوات الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے مرشد برحق کے فرمان پر ۱۹۳۳ء میں جب آپ رنگون (برما) میں رونق افروز تھے پہلی بار اس عظیم ولاثانی کتاب کو چھپوایا۔ ۱۳۷۲ھ مطابق ۱۹۵۳ء میں حضرت مولانا محمد امیر شاہ صاحب پشاوری مدظلہ العالی کے زیر نگرانی دوبارہ چھپوایا۔ چونکہ پہلے نسخے ختم ہو چکے تھے۔

غوث زمان حضرت خواجہ عبدالرحمٰن چھوہروی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے خلیفہ اعظم حضرت شیخ المشائخ علامہ حافظ سید احمد شاہ صاحب قادری رحمتہ اللہ علیہ کو ایک خط تحریر فرمایا کہ مجموعہ صلوات الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چھپ جانے کے بعد مدرسہ رحمانیہ ہری پور بھی آپ کے ذمہ ہے مجموعہ صلوات الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طباعت اور اشاعت سے جب آپ کو فرصت ملی تو ۱۹۲۵ء رنگون شہر (برما) میں انجمن شورائے رحمانیہ رنگون کے نام سے ایک انجمن قائم فرمائی۔ مدرسہ کی آمدنی کیلئے چھ عظیم الشان مکانات بمعہ تمام لوازمات مدرسہ رحمانیہ ہری پور کی زمین پر شمالی جانب برلب سڑک تعمیر فرمائے۔ اور جانب جنوب عظیم الشان دو منزلہ بلڈنگ تعمیر فرمائی۔ تعمیری خرچ کے علاوہ مدرسین و ملازمین مدرسہ کی تنخواہیں وغیرہ باضابطہ رنگون سے آتی تھیں۔ انجمن شورائے رحمانیہ چاٹگام (فی الحال انجمن رحمانیہ احمدیہ سنیہ سولہ شہر چاٹگام) نے وقتاً فوقتاً مدرسہ کی کافی امداد فرمائی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ساکنان چاٹگام و رنگون کی خدمات قبول فرمائے آمین ثم آمین۔

حضرت باباجی غوثِ زمان خواجہ عبدالرحمٰن چھوہروی رحمتہ اللہ علیہ کے صاحبزادے سجادہ نشین الحاج مولانا محمد محمود الرحمٰن صاحب مدظلہ العالیٰ کے زیر صدارت منظّم کمیٹی قائم ہے۔ مدرسہ دن بدن ترقی پر ہے۔

اہالیانِ پاکستان دارالعلوم اسلامیہ رحمانیہ کی کافی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ان کی خدمات قبول فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

آخر دین کا یہ جانباز مجاہدِ اعظم اپنی تمام عمر خدمتِ دین اور اشاعتِ اسلام میں صرف کر کے ۱۲ ذیقعد ۱۳۸۱ھ مطابق ۱۹۶۱ء کو بروز جمعرات عازم فردوس ہوئے۔ مگر آخری وقت تک مدرسہ رحمانیہ کی خدمات اور اپنے مرشد برحق کی دی ہوئی ذمہ داریوں کو نہایت خلوص و محبت اور احترام سے پورا کرنے میں کوشاں رہے۔
شیخ زمان حضرت سید احمد شاہ صاحب قادری رحمتہ اللہ علیہ دارالعلوم اسلامیہ رحمانیہ کے اہتمام کے علاوہ چاٹگام سولہ شہر میں ۱۹۵۴ء کو باطل فرقوں کی سرکوبی کیلئے جامعہ احمدیہ سنّیہ عالیہ کی بنیاد رکھی جو تمام بنگلہ دیش میں اہلِ سُنّت والجماعت کا مضبوط قلعہ ہے جسے تمام ملک میں اہلسنّت والجماعت کا مرکزی مقام حاصل ہے۔

اس کے بعد حضور قبلہ رحمتہ اللہ علیہ کے خلف الرشید خلیفہ اعظم قبلہ عالم زیب سجادہ دربار عالیہ قادریہ سریکوٹ شریف نے ڈھاکہ میں جامعہ قادریہ طیبیہ کی بنیاد رکھی پھر چندر گھونہ میں مدرسہ طیبیہ وددیہ سنّیہ اور حالی شہر میں اسلامیہ طیبیہ سنّیہ اور کالور گھاٹ میں طیبیہ حافظیہ سنّیہ عظیم الشان دینی سنی ادارے تعمیر فرمائے ہیں جن سے سالہا سال سے کافی تعداد میں عالم دین، حافظ و قاری فارغ التحصیل ہوکر ملک کے گوشے گوشے میں دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ حضرت شیخ الزمان حافظ مولانا سید احمد شاہ صاحب قادری سریکوٹی رحمتہ اللہ علیہ نے افریقہ، برما، انڈیا اور بنگلہ دیش میں عظیم الشان دینی خدمات احسن طریقے سے سرانجام دی ہیں۔ آپ بے شک بین الاقوامی شیخ المشائخ ہیں۔ آپ نے جس انداز اور منظّم طریقے سے دینی خدمات انجام دی ہیں اس کی مثال اولیاء اللہ علیہم الرحمتہ کی تواریخ میں بہت کم منظرِ عام پر آئی ہے۔ انہوں نے شریعت اور طریقت دونوں خدمات کو نہایت احسن اسلوب اور منظّم طریقے سے سرانجام فرمایا۔

آپ کے مریدین (روحانی اولاد) صرف بنگلہ دیش میں لاکھوں کی تعداد میں موجُود ہیں۔ حضرت قبلہ رحمتہ اللہ علیہ کے خلف الرشید خلیفہ اعظم مرشد برحق حضرت علّامہ حافظ قاری سید محمد طیب شاہ صاحب قبلہ مدظلہ العالی کے مریدین کی تعداد میں بھی کثرت سے اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ یہ عروج و ترقی اس سلسلہ حقہ کی حقانیت اور مقبولیت کی بین دلیل ہے۔ برادرانِ طریقت ان اداروں کو اور سلسلہ برحق کو منظّم طریقے اور نہایت پر خلوص اور بے لوث محبت سے خدمات کرنے اور ترقی دینے میں از حد کوشاں ہیں۔ برادرانِ طریقت اور روحانی اولاد کی ایک مستحکم اور منظّم کمیٹی ہے جس کی زیرِ نگرانی ان تمام مدارس کی خدمات "جشن جلوس عید میلاد النبی" صلی اللہ علیہ وسلم نیز شہنشاہ بغداد حضرت غوث الاعظم سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ اور خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ اور غوث زمان حضرت خواجہ عبدالرحمٰن چھوہروی رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت شیخ المشائخ پیر طریقت علامہ سید احمد شاہ صاحب قادری سریکوٹی رحمتہ اللہ علیہ کے عرس مبارک کے اہتمام سریکوٹ شریف،

چاٹگام، ڈھاکہ اور دوسری جگہوں میں بھی نہایت شان و شوکت سے منائے جاتے ہیں۔ اور ان دینی اداروں کے اساتذہ کرام و ملازمین کی تنخواہیں اور ان کی رہائش اور تمام سہولتیں کمیٹی کی طرف سے اللہ تبارک و تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی رضامندی کے لئے مفت ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔

واضح رہے کہ حضرت شیخ الزمان علامہ، حافظ سید احمد شاہ صاحب قبلہ و کعبہ گرچہ سرحدی اور سریکوٹی ہیں لیکن عالم اسلام کو فرق باطلہ کی دام فوبب سے بچاکر اعلاء کلمہ الحق کے لئے چاٹگام، ڈھاکہ، مختلف ملکوں میں عظیم الشان دینی ادارے قائم کئے ہیں یہ "انما المومنون اخوۃ" کا عملی سبق ہے جس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ مسلمانوں کے روحانی رشتے اتنے مضبوط ہیں کہ دنیا کی کوئی طاقت ان روحانی رشتوں کو نہیں توڑ سکتی اور حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے موافق تمام دنیا کے مسلمان ایک جان کی طرح ہیں اس فرمان کو اولیاء اللہ رحمتہ اللہ علیہم اجمعین نے عملی طور پر ثابت کر دیا ہے اور ان ہی حضرات کی پاکیزہ زندگی مسلمانان عالم کے لئے نشان راہ ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ مسلمانوں کو عمل کی توفیق نصیب فرمائے آمین۔

اس سلسلہ میں علامہ اقبال علیہ الرحمتہ کا کلام قابل ذکر ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

منفعت ایک ہے اس قوم کی نقصان بھی ایک ایک ہی سب کا نبی دین بھی ایمان بھی ایک
حرم پاک بھی اللہ بھی قرآن بھی ایک کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک

مجموعہ صلواۃ الرسول کے اردو ترجمہ میں فخر المشائخ زینت گلشن قادریہ مشعل طریقت منبع فیوض و برکات حضرت الحاج الحافظ پیر سید محمد طیب شاہ قادری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی سعی جمیلہ کا مختصر جائزہ!

مرشد بر حق حضرت پیر طریقت سید احمد شاہ صاحبؒ سریکوٹی کے فرزند ارجمند زیب سجادہ دربار عالیہ قادریہ سریکوٹ شریف شیخ المشائخ پیر کامل مرشد بر حق حضرت العلامہ الحاج حافظ قاری سید محمد طیب شاہ صاحب قبلہ مدظلہ العالی کے حکم پر چاٹگام اور ڈھاکہ کے برادران طریقت نے انجمن رحمانیہ احمدیہ سنیہ کے زیر اہتمام ۱۴۰۲ھ بمطابق ۱۹۷۲ء میں چاٹگام میں پانچ ہزار نسخوں پر مشتمل یہ عظیم کتاب تیسری مرتبہ چھپوائی۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں قبول فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

مجموعہ صلواۃ الرسول اپنی ضخامت، عربی کے دقیق الفاظ تسکین دل و جان و فیوضات کریمانہ کی فقید المثال اور بینظیر تصنیف ہے۔ اگرچہ مریدین میں اس کے پڑھنے اور ورد کرنے کا شوق کم نہیں ہوا۔ لیکن چونکہ عربی زبان اور بغیر اعراب کے ہونے کی وجہ سے عام قاری اس کے مطالب و مفاہیم اور درست تلفظ سے محروم رہ جاتا تھا اس بات کا اظہار حضرت صاحب قبلہ نے ایک نجی محفل میں حاجی عبد الجبار المعروف یونس کمپنی چاٹگام والے سے فرمایا تو حاجی صاحب نے فوراً عرض کیا کہ حضرت یہ تو میرے دل کی آواز ہے۔ اس لیے اس کے اعراب لگوانے

اور ترجمہ کروانے کی سعادت اپنی خصوصی شفقت و سرپرستی میں مجھ حقیر و فقیر کے سپرد کردیں۔ لہٰذا اس کے اردو ترجمہ میں حضرت قبلہ پیر سید محمد طیب شاہ قادری رحمتہ اللہ علیہ کی خصوصی توجہ اور کرم نمایاں ہے۔ آپ کی ذات گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ کی خدمات اظہر من الشمس ہیں۔ جہاں آپ دنیائے اسلام میں اہلسنّت والجماعت کی سب سے بڑی تنظیم انجمن رحمانیہ احمدیہ سنیہ چاٹگام بنگلہ دیش کے سرپرست اعلیٰ تھے۔ تو دوسری طرف مختلف ایشیائی ممالک میں مختلف دینی تنظیموں اور مذہبی یونیورسٹیوں کے سرپرست اعلیٰ بھی تھے۔ یہی نہیں بلکہ تیس چالیس لاکھ مریدین کے روحانی پیشوا بھی تھے۔

حضرت قبلہ پیر صاحب اپنے حلقہ مریدین میں اکثر و بیشتر صلواۃ الرسول کی فضیلت اور اسے پڑھنے کی تلقین و تاکید فرماتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت باباجی نے فرمایا کہ جب مجموعہ صلوات الرسول الاز ہر یونیورسٹی کے پروفیسرز صاحبان کو بطور تحفہ پیش کیا گیا تو انہوں نے پڑھ کر بڑا تعجب کیا اور بے ساختہ بول اٹھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ایسے لوگ بھی آئے ہیں کہ جنہوں نے اس قدر گراں قدر کارنامے سرانجام دیئے اور اپنے آپ کو پوشیدہ رکھا یقیناً یہ بہت بڑی کرامت ہے۔

حضرت قبلہ پیر سید محمد طیب شاہ رحمتہ اللہ علیہ نے بہ نفس نفیس اس عظیم مجموعہ کے ترجمے و اعراب کا کام اپنی خصوصی نگاہ کرم سے اپنی حیات اقدس میں ہی شروع کروا دیا۔ صلوات الرسول کے جب بائیس پارے اردو ترجمہ کے ساتھ مکمل ہوئے تو مرشد کامل آفتاب ولایت حضرت الحاج الحافظ سید محمد طیب شاہ قادری رحمتہ اللہ علیہ اس دار فانی سے پردہ فرما گئے۔ اور ترجمے کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی بھاری ذمہ داری آپ کے صاحبزادگان حضرت الحاج پیر سید محمد طاہر شاہ سجادہ نشین دربار عالیہ قادریہ سید آباد سریکوٹ شریف ہزارہ اور الحاج صاحبزادہ سید محمد صابر شاہ سابق وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد کے سر آن پڑی۔ جس میں انہوں نے انتہائی دلچسپی لی اور آج بفضل خدا مجموعہ صلوات الرسول کا مکمل اردو ترجمہ پایہ تکمیل تک پہنچا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کے فیوض و برکات سے تمام مریدین اور امت محمدیہ کو فیضیاب کرے۔ یاد رہے کہ اس کار خیر کی تکمیل میں حضرت خواجہ پیر محمد طیب الرحمٰن صاحب سجادہ نشین چھوہر شریف ہری پور کی سعی جمیلہ اور خصوصی دعائیں شامل حال رہیں۔ دارلعلوم اسلامیہ رحمانیہ ہری پور اور دربار عالیہ قادریہ چھوہر شریف کے حوالے سے آپ کی خدمات روزِ روشن کی طرح عیاں ہیں۔ اس عظیم تصنیف کا اردو ترجمہ کرنے کا اعزاز جناب مناظر اہل سنت حضرت علامہ شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد اشرف سیالوی مدظلہ کو حاصل ہوا۔

حضرت قبلہ حافظ پیر سید محمد طیب شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے جملہ مریدین و عقیدت مند آپ سے بڑی محبت اور عقیدت رکھتے ہیں۔ لیکن مجموعہ صلوات الرسول مع ترجمہ چھپوانے کے لئے حضرت کی کرم نوازی نے جناب مجاہد ملت الحاج غازی محمد عبدالجبار القادری المعروف یونس کمپنی آف چاٹگام بنگلہ دیش کا انتخاب کیا۔ خوش نصیبیں

جناب حاجی عبدالجبار صاحب صد آفرین و خراج تحسین کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس نیک جذبے کو اپنی بار گاہ میں قبول فرمائے۔ (آمین)

اس مجموعہ صلوات الرسول کو پانچ مکمل خوبصورت جلدوں میں شائع کیا جا رہا ہے۔ ہر جلد چھ پاروں پر مشتمل ہے۔

شجرۂ عالیۂ قادریہ

کو بھی مقدمۂ کتاب محیر العقول فی بیان کمالات عقل العقول المسمّٰی بہ مجموعہ صلوٰۃ الرسول کے ساتھ بطور جزو مقدمہ کے شامل کرکے چھپوا دیا گیا تاکہ حضور پُرنور خواجۂ خواجگان جناب حضرت عبد الرحمٰن صاحب قدس اللہ سرّہ العزیز کے مریدین و متعلقین و عامۂ مسلمین کو فوائد ظاہری و باطنی جسمانی و روحانی اسمائے مشائخ طریقہ کی برکت سے نصیب ہوں

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِى السَّمَآءِ

سِلْسِلَۂ قَادِرِیَّہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ نَوَّرَ قُلُوْبَ الْعَارِفِيْنَ بِنُوْرِ الْمَعْرِفَةِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۟ اَمَّا بَعْدُ فَهٰذِهٖ سِلْسِلَتِىْ مِنْ مَّشَآئِخِىْ فِى الطَّرِيْقَةِ الْقَادِرِيَّةِ الْمَحْبُوْبِيَّةِ الْاَعْظَمِيَّةِ الْعَالِيَّةِ الشَّرِيْفَةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ ۟ اِلٰهِىْ بِحُرْمَتِ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ خَلِيْفَةِ اللّٰهِ حَضْرَتِ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰهِی بِحُرْمَتِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاِمَامِ الْاَشْجَعِیْنَ
اَسَدِ اللهِ الْغَالِبِ مَظْهَرِ الْعَجَائِبِ وَالْغَرَائِبِ حَضْرَتِ عَلِیِّ ابْنِ
اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ
اِلٰهِیْ بِحُرْمَتِ اِمَامِ الشُّهَدَآءِ وَ
سَنَدِ الْاَتْقِیَآءِ سَیِّدِ شَبَابِ اَهْلِ
الْجَنَّةِ قُرَّةِ الْعَیْنَیْنِ سَیِّدِ الْکَوْنَیْنِ
حَضْرَتْ خَوَاجَهٗ اِمَامِ اَبِیْ عَبْدِ اللهِ
الْحُسَیْنِ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ اِلٰهِیْ
بِحُرْمَةِ شَهِیْدِ الْعِشْقِ اِمَامِ الْمُوَحِّدِیْنَ
حَضْرَتِ خَوَاجَهٗ اِمَامِ زَیْنِ الْعَابِدِیْنَ
عَلِیِّ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ اِلٰهِیْ
بِحُرْمَةِ الْاِمَامِ الْاَکْبَرِ حَضْرَتْ خَوَاجَهٗ
اِمَامِ مُحَمَّدِ الْبَاقِرِ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ
اِلٰهِیْ بِحُرْمَتِ حَرِیْقِ الْمَحَبَّةِ اِمَامِ

اِلٰهِیْ بِحُرْمَتِ قُدْوَةِ الْمُحَقِّقِیْنَ
زُبْدَةِ الْمُدَقِّقِیْنَ شَیْخِ الْمَشَائِخِ
حَضْرَتِ خَوَاجَهٗ اَبِی النَّصْرِ الْحَسَنِ
الْبَصْرِیِّ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ اِلٰهِیْ
بِحُرْمَتِ مُحِبِّ الْعَرَبِیِّ مَحْبُوْبِ
الْعَجَمِیِّ صَاحِبِ عِلْمِ الْیَقِیْنِ شَیْخِ
الْمَشَآئِخِ حَضْرَتْ خَوَاجَهٗ شَیْخِ الْعَجَمِیِّ
رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ اِلٰهِیْ بِحُرْمَتِ
اِمَامِ الْاَوْلِیَآءِ سَیِّدِ الْاَصْفِیَآءِ شَیْخِ
الْمَشَآئِخِ حَضْرَتِ خَوَاجَهٗ دَاؤدِ طَائِیْ
رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ اِلٰهِیْ بِحُرْمَتِ شَیْخِ
الْمَشَائِخِ عَارِفِ رُمُوْزِ السَّرْمَدِیِّ

لے ترتیب سلسلہ تو یوں ہے کہ سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد حسن بصری ان کے بعد حبیب عجمی ان کے بعد داؤد طائی ان کے بعد معروف کرخی ان کے بعد سری سقطی الی آخرہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین مگر حضور پُر نور قدس اللہ سرہ العزیز نے سید الشہداء حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ وحضرت امام زین العابدین وحضرت امام باقر وحضرت امام جعفر صادق وحضرت امام موسیٰ کاظم و حضرت امام موسیٰ رضی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو بھی تبرکاً وتشرفاً داخل سلسلۂ قادریہ فرمایا جن کے اسمائے پاک کے ساتھ توسل باعث خیرات وبرکات کثیرہ ہے۔ شجرۂ ہذا کے قاری کے لیے۔ منہ

الصَّادِقِیْنَ حَضْرَتْ خَوَاجَہ اِمَامِ
جَعْفَرِ الصَّادِقِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُ اِلٰھِیْ بِحُرْمَتِ غِیَاثِ الْوَرٰی
الْاِمَامِ الْاَعْظَمِ حَضْرَتْ خَوَاجَہ
الْاِمَامِ مُوْسٰی کَاظِمْ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُ اِلٰھِیْ بِحُرْمَۃِ قِبْلَۃِ الظَّاهِرِ
وَالْبَاطِنِ اِمَامِ الْھُدٰی حَضْرَتْ خَوَاجَہ
اِمَامِ اَبِی الْحَسَنِ عَلِیّ بْنِ مُوْسٰی
الرِّضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

الصَّمَدِیّ حَضْرَتْ خَوَاجَہ شَیْخ
مَعْرُوْفِ الْکَرْخِیّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُ اِلٰھِیْ بِحُرْمَتِ شَیْخ
الْمَشَآئِخ مَظْھَرِ اَسْرَارِ الْخَفِیّ
وَالْجَلِیّ حَضْرَتْ خَوَاجَہ
اَبِی الْحَسَنِ السِّرِّیّ السَّقْطِیّ
الْبَغْدَادِیّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُ اِلٰھِیْ بِحُرْمَتِ شَیْخ
الْمَشَآئِخ سُلْطَانِ الْعَارِفِیْن

سَیِّدِ الطَّآئِفَۃِ رَھْنُمَائے الشَّرِیْعَۃِ وَالطَّرِیْقَۃِ مُقْتَدَآءِ اَھْلِ
الْحَقِیْقَۃِ وَالْمَعْرِفَۃِ حَضْرَتْ خَوَاجَہ شَیْخ اَبِی الْقَاسِمِ جُنَیْدِ
الْبَغْدَادِیْ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِلٰھِیْ بِحُرْمَۃِ شَیْخ الْمَشَآئِخ
تَاجِ الْاَوْلِیَآءِ حُجَّۃِ اللّٰہِ حَضْرَتْ خَوَاجَہ اَبِیْ بَکْرِ جَعْفَرِ بْنِ
یُوْنُسِ الشِّبْلِیّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِلٰھِیْ بِحُرْمَۃِ شَیْخِ الْمَشَآئِخ
فَیَّاضِ الْفَضْلِ حَضْرَتْ خَوَاجَہ شَیْخ اَبِی الْفَضْلِ عَبْدِ الْوَاحِدِ
التَّمِیْمِیّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِلٰھِیْ بِحُرْمَۃِ شَیْخ الْمَشَآئِخ مَنْبَعِ
فُیُوْضِ الرَّحْمَانِیّ حَضْرَتِ خَوَاجَہ شَیْخ اَبِی الْفَرَحِ الطَّرْطُوْسِیّ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِلٰھِیْ بِحُرْمَتِ شَیْخ الْمَشَآئِخ مَظْھَرِ سِرِّ الْجُوْدِ

الْجُزْئِیّ وَالْکُلّی حضرتِ خواجہ شَیْخ اَبِی الْحَسَن عَلِیّ الْھَنکَارِیّ
الْقُرَشِیّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِلٰھِیْ بِحُرْمَتِ شَیْخِ الْمَشَآئِخ سُلْطَانِ
الْعَاشِقِیْنَ مَصْدَرِ شُھُوْدِ مَحْبُوْبِ الرَّبَّانِیّ حَضْرَتْ خواجہ شَیْخ اَبِی
سَعِیْدِ عَلِیّ اِلْمُبَارَکِ الْمَخْزُوْمِیّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِلٰھِیْ بِحُرْمَتِ
شَیْخِ الْمَشَآئِخ مُحِبِّ النَّبِیّ مَحْبُوْبِ سُبْحَانِی قُطْبِ الْاَقْطَابِ وَفَرْدِ
الْاَحْبَابِ غَوْثِ الثَّقَلَیْنِ وَسُلَالَۃِ الْحَسَنَیْنِ الْمِرْءَۃِ الْمُشَاھَدَۃِ
رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ حَضْرَتْ خَوَاجہ شَیْخ مُحْیِ الدِّیْن اَبِی مُحَمَّدٍ سُلْطَانِ
سَیِّدِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِلٰھِیْ بِحُرْمَتِ شَیْخِ
الْمَشَآئِخ قِبْلَۃِ الْعُشَّاقِ وَکَعْبَۃِ الْاٰفَاقِ حَضْرَتْ خواجہ سَیِّدِ
عَبْدُ الرَّزَّاقِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِلٰھِیْ بِحُرْمَۃِ شَیْخِ الْمَشَآئِخ
مُوْصِلِ الصَّالِحِیْنَ حَضْرَتِ خواجہ سَیِّدْ اَبِی صَالِح نَصْر رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِلٰھِیْ بِحُرْمَتِ شَیْخِ الْمَشَآئِخ مَظْھَرِ اللّٰہِ التَّامِ الصَّمَدِ
حَضْرَتِ خواجہ سَیِّدِ شَھَابِ الدِّیْنِ اَحْمَد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِلٰھِیْ
بِحُرْمَتِ شَیْخِ الْمَشَآئِخ شَرَفِ التَّارِکِیْنَ وَفَخْرِ الْعَاشِقِیْنَ حَضْرَتْ
خواجہ سَیِّدِ شَرَفِ الدِّیْنِ یَحْیٰی قُطْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِلٰھِیْ
بِحُرْمَتِ شَیْخِ الْمَشَآئِخ سِرَاجِ الْوَاصِلِیْنَ وَیُوْحِ الْعَارِفِیْنَ حَضْرَتِ
خواجہ سَیِّدِ شَمْسِ الدِّیْنِ مُحَمَّدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِلٰھِیْ بِحُرْمَتِ
شَیْخِ الْمَشَآئِخ سَیِّدِ السَّالِکِیْنَ وَسَیِّدِ الرَّاسِخِیْنَ حَضْرَتْ خواجہ

سَیِّدُ علاءِ الدِّین علی رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنْہُ اِلٰھی بِحُرمتِ شَیخِ
الْمَشَائِخِ بدرِ العارِفِین حضرتُ خواجہ سیِّد بدرِ الدِّین حُسین
رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنْہُ اِلٰھی بِحُرمتِ شَیخِ المَشائِخ شَرفِ الواصِلین وَ
تاجِ العارِفِین حضرتُ خواجہ سیِّد شَرفِ الدِّین یحییٰ ثانی رَضِیَ
اللّٰہُ تعالیٰ عَنْہُ اِلٰھی بِحُرمتِ شَیخِ المَشائِخ قاسِمِ المَحبَّۃِ لِلْاَشرفِین
حضرتِ خواجہ سیِّد شَرفِ الدِّین قاسِم رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنْہُ اِلٰھی
بِحُرمتِ شَیخِ المَشائِخ مَظْھرِ اَسرارِ الْاَحَدِ حضرتُ خواجہ سیِّد
اَحمد رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنْہُ اِلٰھی بِحُرمتِ شَیخِ المَشائِخ ضِیاءِ
الْخافِقَین حضرتُ خواجہ سیِّد حُسین رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنْہُ اِلٰھی
بِحُرمۃِ شَیخِ المَشائِخ غَرِیقِ المَحبَّۃِ حضرتُ خواجہ سیِّد عبدِ الباسِط
رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنْہُ اِلٰھی بِحُرمۃِ شَیخِ المَشائِخ وارِثِ الوِلایۃِ
القادِرِیۃِ حضرتِ خواجہ سیِّد عبدِ القادِر قادِری رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ
عَنْہُ اِلٰھی بِحُرمتِ شَیخِ المَشائِخ مُستَغرِق بحرِ الشُّھُودِ حضرتِ
خواجہ سیِّد محمود رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنْہُ اِلٰھی بِحُرمتِ شَیخِ المَشائِخ
فانِی فِی اللّٰہِ باقِی بِاللّٰہِ حضرتُ خواجہ سیِّد عبدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ
تعالیٰ عَنْہُ اِلٰھی بِحُرمۃِ شَیخِ المَشائِخ المُتَخلِّق بِاَخلاقِ اللّٰہِ وَ
المُتَّصِف بِاَوصافِ اللّٰہِ حضرتِ خواجہ شَیخ عنایتِ اللّٰہِ شاہ
رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنْہُ اِلٰھی بِحُرمتِ شَیخِ المَشائِخ مَظْھرِ کُنُوزِ اَسرارِ

اَحَدِ حضرتِ خواجہ شیخ حافظ احمد البارہ مولیٰ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ الٰہی بحرمۃ شیخ المشائخ منبع النور و شرح الصدور حضرت
خواجہ شیخ عبد الصبور رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت شیخ
المشائخ مظہر اسرار حقی و حقیقۃ محمدی حضرت خواجہ
سلطان گل محمد المعروف بخواجہ کنگال المعظم بعظمۃ
جلال ذی الجلال و المتجمل بتجمل جمال ذی الجمال رضی اللہ تعالیٰ
عنہ الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حریق المحبۃ حضرت خواجہ شیخ
محمد الرفیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمۃ شیخ المشائخ مظہر
فیوضات الٰہ حضرت خواجہ شیخ عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمۃ شیخ المشائخ فرید عصر سراسر منور مجذوب الاکبر حضرت
خواجہ شیخ محمد انور شاہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت شیخ
المشائخ محبوب المعبود المعلم باسرار الغیوب حضرت خواجہ شیخ
محمد یعقوب شاہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت شیخ المشائخ
سلطان العارفین محبوب الواصلین محب الاصفیاء والمرسلین ملجاء
الغرباء والمساکین والمستفیض بفیض تعلیم الطریق عن سلطان المعظم
سقاھم اللہ رحیق العفو و الغفران ابی الفضلان حضرت خواجہ محمد
عبد الرحمٰن الجہوروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت شیخ المشائخ
وارث ولایت قادریہ الحاج حافظ مولانا سید احمد شاہ صاحب مدّ فیوضہ

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ تُحِبُّنِيْ اَنْتَ وَاَوْصِلْنَا اِلٰى مَقَاصِدِنَا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَحْيِنَا عَلَى الْاِسْلَامِ وَاَمِتْنَا مَعَ الْاِيْمَانِ وَاَصْبِغْنَا مِنْ بَرَكَاتِ مَشَآئِخِنَا وَارْزُقْنَا جِوَارَهُمْ فِىْ بُحْبُوحَةِ الْفِرْدَوْسِ بِلَاحِسَابٍ وَّلَاعَذَابٍ اٰمِيْنَ ط ثُمَّ اٰمِيْنَ ط يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ط وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اما بعد کہ این وظیفۂ شریفہ موسومہ باصل اصول شریف از دلریش دلولہ کیش احقر الانسان فقیر محمد عبد الرحمٰن بن وارث النبی الامی سید العاشقین وسند المعشوقین شیخ الکل والجز ذی العلو والمجد حضرت خواجہ شیخ فقیر محمد عفی اللہ عنہما محض از عطیات الٰہی نا متناہی ظاہر گشت وَالشُّكْرُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ وَعَلٰى كُلِّ نعمائہ تَعَالٰى ومیگوید بدان فَرَّحَكَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِفَوْزِ اَصْلِ اُصُوْلِكَ کہ زکوٰۃ اصل اصول شریفہ اینکہ بسحر وقت صبح صادق دوشنبہ غسل کردہ جامۂ نو یا نوشستہ پوشیدہ دو رکعت نفل صلواۃ اعتکاف خواندہ بہر رکعت بعد الحمد بیست وہشت[۲۸] بار سورۂ اخلاص وبعدۂ ہر روز اول وآخر درود شریف یک صد وبیست وہشت بار میانش بیست وہشت ختم تمام کند ہر ختم یکصد وبیست وپنج ہزار اصل اصول شریف خواندہ باشد ہر مدتے کہ میسّر بود ادا کردہ آید بقیودات ذیل بلباس وخوراک پاک وطیّب وطاہر وصائم الدہر باحسن ارادت وصلواۃ با جماعت ونان پز باطہارت ومعہ ترک جلالی وجمالی با تلذذ کمالی اصل وصالی لایزالی وبسوخت بخورات وقت سحر از مشک ولوبان وعنبر بہر نماز استعمال عطر ودائم باوضو وغسل جمعہ وآخرش باز دو رکعت صلواۃ الوداع بقرأۃ صلواۃ اعتکاف مذکورہ خواندہ فارغ شدہ حتی المقدور صدقہ بفقیران الی الحق ومعصومان مطلق خرج نماید افادات وفیوضاتِ آن ظاہر وباہر است از طوالت عمر وترقی علم متبحر ومزید عمل متأثر وزیادتی تلذذ عشق ومحبت ووسعت رزق وروزی روزانہ واجرائے صدقات جاودانہ حاصل کہ لایزال ولا زالت شموس عاملہ ولا ایغایت یوح کاملہ الیٰ یوم الدین آمین یارب العلمین ؎

زہے وحدت بکثرت بس قبولست — زمیم احمد احد اصل اصول است

بلوح اول تغیر حرف قرآن — بہ بنیاد نہجی ہم نزول است

مقطعات رمز با محبّان — بشاراتِ بمحبوبان حلول است

لہٰذا فیض تقلیبی بہ کونین — حصول است وحصول است وصول است

هٰذَا اَصْلُ اُصُوْلِ شَرِیْف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اِلٰهِیْ بِحُرْمَتِ اَصْلِ اُصُوْلِ وُصُوْلِ حُصُوْلِ ا با تا ثا ج
حا خا د ذ ر ا ز ا س ش ص ض طا ظا ع غ فا ق
ک ل م ن وا ها یا وَبِحَقِّ رَمْزِ رُمُوْزِ رَامُوْزِ بُرُوْزِ
کُنُوْزِ الٓمّٓ ۝ الٓمّٓ ۝ الٓمّٓصٓ ۝ الٓر ۝ الٓر الٓر الٓمّٓر
الٓر الٓر کٓهٰیٰعٓصٓ طٰهٰ ۝ طٰسٓمّٓ ۝ طٰسٓ ۝ طٰسٓمّٓ ۝
الٓمّٓ ۝ الٓمّٓ ۝ الٓمّٓ ۝ یٰسٓ ۝ صٓ ۝ حٰمٓ ۝ حٰمٓ ۝
حٰمٓ ۝ عٓسٓقٓ ۝ حٰمٓ ۝ حٰمٓ ۝ حٰمٓ ۝ قٓ ۝ نٓ ۝

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ ۝

تمّت